DAWAT-E-ISLAMI

بہتر کون؟

(مع 51 دلچسپ حکایات)
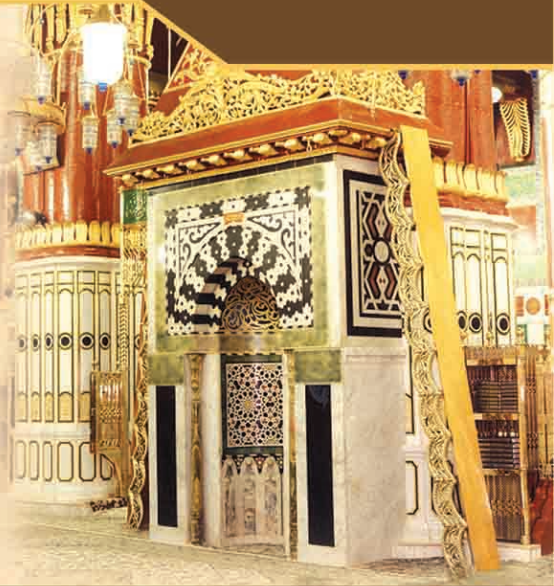
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ کتاب (139 صفحات) مکمّل پڑھ کر اپنے کردار کو مزید بہتر کرنے کی تدابیر کیجئے۔

حکایت: 1 فِرِشتوں کی اِمامت

حضرتِ سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُاللہ رَحِمَہُ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمامُ الْمُحَدِّثِین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زُرْعَہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو ان کی وَفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان پر فِرِشتوں کو نَماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے دَریافت کیا: اے اَبُو زُرْعَہ! آپ کو یہ اِعْزاز و اِکرام کیونکر ملا ہے؟ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا: ''میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور ہر حدیث میں ''عَنِ النَّبِی'' کے بعد ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ'' لکھا ہے اور تُم جانتے ہو کہ نبیِّ رَحمت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔

(شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار من رأی الموتی فی منامه......الخ، ص ۲۹۴ ملخصاً)

مــــــــــــــــــــــدینہ

[1]: اس کتاب کا یہ نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے رکھا ہے اور دارالافتاء اہلسنّت کے اسلامی بھائی نے شرعی تفتیش فرمائی ہے۔

(1) سب سے بہتر وہ جو کھانا کھلائے

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: خِیَارُکُمْ مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ رَدَّ السَّلَامَ یعنی تم سب میں بہتر وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔ (مسند احمد،٩/٢٤٠ حدیث:٢٣٩٨١)

حضرتِ **علّامہ عبدالرءُوف مناوی** علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الہادی اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: کھانا کھلانا بھائیوں، پڑوسیوں اور غربا و مساکین سب کو شامل ہے۔

(فیض القدیر،٣/ ٦٦٢ تحت الحدیث:٤١٠٣)

جنتیوں کا کام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سورۃُ الدَّھر کی آیت نمبر 8 میں جنتیوں کا ایک وصف یہ بھی بیان کیا گیا ہے:

وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ﴿٨﴾ (پ٢٩،الدھر:٨)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الہادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی ایسی حالت میں جب کہ خود انہیں کھانے کی حاجت و خواہش ہو اور بعض مفسّرین نے اس کے یہ معنٰی لئے ہیں کہ **اللہ** تعالٰی کی محبت میں کھلاتے ہیں۔ (خزائن العرفان،ص١٠٧٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:2 کبھی گوشت نہ چکھا

حضرتِ سیِّدُ نا عُتْبَۃُ الْغُلَام رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو سات سال تک گوشت کی خواہش رہی۔ایک روز اِرشاد فرمایا: مجھے اپنے نفس سے حیا آئی کہ میں 7 سال سے مسلسل اسے گوشت کھانے سے روک رہا ہوں، چنانچہ میں نے روٹی اور گوشت کا ٹکڑا خریدا اور اسے بھون کر روٹی پر رکھا ہی تھا کہ ایک بچے کو دیکھا، میں نے پوچھا: کیا تم فلاں کے بیٹے ہو اور تمہارے والد فوت ہو چکے ہیں؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے روٹی اور گوشت کا ٹکڑا اُسے دے دیا۔لوگ کہتے ہیں: پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ رونے لگے اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ''وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ⑧ '' (پ ۲۹ ، الدھر : ۸) (ترجمہ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (قیدی) کو)۔اس کے بعد آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے کبھی گوشت نہیں چکھا۔(احیاء علوم الدین،کتاب کسر الشهوتین،بیان طریق الریاضة فی کسر شهوات البطن،۱۱٦/۳)

ہر رات 80 اَفراد کو کھانا کھلاتے

حضرتِ سیِّدُ نا جَرِیر بن حازِم علیہ رحمۃ اللّٰہ الاکرم حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن سِیْرِیْن علیہ رحمۃ اللّٰہ المبین سے روایت کرتے ہیں کہ شام کے وقت شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اصحابِ صفہ کو دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں تقسیم فرما دیتے تو کوئی ایک آدمی کو لے جاتا، کوئی دو کو اور کوئی تین کو، یہاں تک کہ ابنِ

سِیْرِین رَحِمہ اللّٰہ المبین نے دس تک کا ذکر کیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا سعد بن عبادہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ہر رات **80** اصحابِ صفہ کو اپنے گھر لاتے اور کھانا کھلاتے۔

(المصنف لابن ابی شیبة،کتاب الادب،باب ما ذکرفی الشح،٦/٢٥٥ حدیث:١٦)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر کھانا کھلایئے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: خِیَارُ اُمَّتِیْ مَنْ یُّطْعِمُ الطَّعَامَ وَلَیْسَ فِیْہِ رِیَاءٌ وَّلَاسُمْعَۃٌ یعنی میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اور اس کھانا کھلانے میں ریاکاری اور سُمعہ[1] نہیں ہوتا۔

(مسند الفردوس،١/٣٦٣ حدیث:٢٦٩٢)

جنتی بالاخانہ

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا بالاخانہ ہے کہ جس کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے، یہ بالاخانہ اس کے لئے ہے جو محتاجوں کو کھانا کھلائے۔

(مسنداحمد،٨/٤٤٩ حدیث:٢٢٩٦٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مـــدینہ

[1] :سُمعہ یعنی اس لئے کام کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچھا جانیں گے۔ (بہارِ شریعت،٣/٦٢٩)

حکایت:3 روزانہ ہمارے ہاں ناشتہ کریں

حضرت سیّدُنا اَبان بن عثمان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرتِ سیّدُنا عبیدُاللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا اور قریش کے سرداروں کے پاس جا کر کہا: حضرت سیّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کل صُبح کے ناشتے پر آپ سب کی دعوت کی ہے چنانچہ وہ سب آ گئے حتّٰی کہ ان سے گھر بھر گیا، حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے یہ دیکھا تو پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ آپ کو پورا واقعہ بتایا گیا۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پھل خریدنے کا حکم دیا اور کچھ لوگوں سے فرمایا: کھانا اور روٹی تیار کرو۔ چنانچہ پہلے مہمانوں کو پھل پیش کیے گئے، ابھی وہ پھل کھا ہی رہے تھے کہ دسترخوان پر کھانا لگا دیا گیا حتّٰی کہ انہوں نے کھانا کھایا اور واپس چلے گئے۔ حضرتِ سیّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کھانا کھلانے والوں سے پوچھا: کیا ہم لوگوں کی روزانہ اس طرح کی دعوت کر سکتے ہیں؟ انہوں کہا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ان لوگوں سے کہہ دینا کہ روزانہ ہمارے ہاں آ کر ناشتہ کیا کریں۔

(احیاء علوم الدین ،کتاب ذم البخل وذم حب المال،حکایات الأسخیاء،۳/ ۳۰۵)

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مغفرت کے اَسباب میں سے ایک سبب بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا

ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: یا بھوک کے دن کھانا دینا۔

(پ ۳۰،البلد:۱٤)

(المستدرك للحاكم،كتاب التفسير،باب اطعام المسلم السغبان......الخ، ۳۷۲/۳۔

حديث:۳۹۹۰)

حکایت:4 کھانا بھی کھلایا، کپڑے بھی پہنائے

حضرتِ سیِّدُ نا عمرو رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ امام عالی مقام حضرتِ سیِّدُ نا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی زوجہ نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ ''ہم نے آپ کے لئے لذیذ کھانا اور خوشبو تیار کی ہے، اپنے ہم پلّہ لوگ دیکھیں اور انہیں ساتھ لے کر ہمارے پاس تشریف لے آئیں۔'' حضرتِ سیِّدُ نا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ مسجد میں گئے اور وہاں جو مساکین وسائلین تھے انہیں لے کر گھر تشریف لے گئے۔ ہمسایہ خواتین بھی آپ کی زوجہ کے پاس آگئیں اور کہنے لگیں: ''تمہارے گھر تو مساکین جمع ہو گئے!'' پھر حضرتِ سیِّدُ نا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اپنی زوجہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تمہیں اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا تم پر ہے کہ تم کھانا اور خوشبو بچا کر نہیں رکھو گی۔'' پھر انہوں نے ایسے ہی کیا۔ آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے پہلے مساکین کو کھانا کھلایا پھر انہیں کپڑے پہنائے اور خوشبو لگائی۔

(مكارم الاخلاق للطبرانی ، باب فضل اِطعام الطعام ، ص۳۷۵ ، رقم : ۱۷۲)

جہنم سے دور کردے گا

حضور نبی مُکَرَّم ،نُورِ مُجسَّم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہوگیا اور پانی پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوگیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کھلانے والے کو جہنم سے سات خندقوں کی مسافت دور کردے گا، ہر دو خندقوں کے درمیان 500 سال کی مسافت ہے۔

(شعب الایمان للبیھقی،باب فی الزکوٰۃ،فصل فی اِطعام الطعام وسقی الماء، ۲۱۷/۳،حدیث: ۳۳٦۸)

حکایت:5 فتویٰ بھی دیتے ہیں کھانا بھی کھلاتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم جُمَحِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بیان کرتے ہیں کہ ایک اَعرابی (دیہات کا رہنے والا) حضرتِ سیِّدُنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گھر میں داخل ہوا۔آپ کے گھر کے ایک جانب حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما فتوی دیا کرتے ،ان سے جو بھی سوال کیا جاتا اس کا جواب دیتے اور دوسری جانب حضرتِ سیِّدُنا عبیداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما ہر آنے والے کو کھانا کھلاتے ۔یہ دیکھ کر اس اَعرابی نے کہا: جو دنیا اور آخرت کی بھلائی چاہتا ہے وہ حضرتِ سیِّدُنا عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ تعالٰی عنہما) کے گھر ضرور آئے کیونکہ یہ فتویٰ دیتے ،لوگوں کو فقہ سکھاتے اور یہ کھانا بھی کھلاتے ہیں۔

(تاریخ مدینہ دمشق،عبیداللہ بن عباس،۴۸۰/۳۷)

جنت کی خوشخبری

حضرتِ سیِّدُ ناعبد اللّٰہ بن سلام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اِرشاد فرمایا: پہلی بات جو میں نے رسولِ اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی وہ یہ تھی: اے لوگو! سلام کو عام کرو، محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھا کرو، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب ۱۰۷، ۲۱۹/۴ حدیث: ۲۴۹۳)

تین افراد کی بخشش کا سامان

حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بیشک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ روٹی کے ایک لقمے اور کھجوروں کے ایک خوشے اور اس جیسی دوسری چیزیں جو مساکین کے لئے نفع بخش ہوں، کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا: (۱) گھر کے مالک کو جس نے صدقے کا حکم دیا (۲) اس کی زوجہ کو جس نے وہ چیز دُرُست کر کے دی (۳) اس خادم کو جس نے مسکین تک وہ صدقہ پہنچایا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاة، باب اجر الصدقة، ۲۸۸/۳ حدیث: ۴۶۲۲)

حکایت: 6 روٹی کھلانے کا ثواب گناہوں پر غالب آگیا

ایک راہب اپنی عبادت گاہ میں ساٹھ سال تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا رہا۔ پھر ایک عورت اس کے پاس آئی تو وہ اس کے پاس نیچے اتر آیا اور چھ راتیں اس کے ساتھ رہا، جب اسے اپنے اس عمل پر ندامت ہوئی تو وہ دوڑتا ہوا مسجد

کی طرف آیا۔ وہاں اس نے دیکھا کہ تین بھوکے شخص مسجد میں پناہ گزیں ہیں، چنانچہ اس نے ایک روٹی توڑ کر آدھی دائیں طرف والے اور آدھی بائیں طرف والے کو دے دی۔ اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا جنہوں نے اس راہب کی روح قبض کرلی۔ جب اس کی میزان کے ایک پلڑے میں 60 سال کی عبادت رکھی گئی اور دوسرے پلڑے میں چھ دن کے گناہ تو وہ گناہ عبادت پر غالب آ گئے لیکن جب روٹی رکھی گئی تو وہ ان گناہوں پر غالب آ گئی۔

(شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی ما جاء فی الایثار، ۲۶۲/۳، حدیث: ۳۴۸۸ ملتقطاً)

حکایت: 7 کفن کی واپسی

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا بیان ہے کہ ایک سائل نے لوگوں سے سوال کیا کہ اسے کچھ کھانا کھلا دیں لیکن انہوں نے نہ کھلایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے موت کے فرشتے کو اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا، چنانچہ فرشتے نے اس فقیر کی روح قبض کرلی۔ جب مؤذِّن مسجد میں آیا تو اس فقیر کو مردہ حالت میں پایا، اس نے لوگوں کو خبر دی اور لوگوں نے چندہ کر کے اس کی تدفین کا انتظام کیا۔ موذن تدفین کے بعد مسجد میں آیا تو اس نے دیکھا کہ فقیر کو دیا گیا کفن محراب میں موجود ہے اور اس پر لکھا ہوا ہے: یہ کفن تم لوگوں کو واپس کیا جاتا ہے، تم لوگ بہت بُری قوم ہو، ایک فقیر نے تم سے کھانا مانگا تو تم لوگوں نے نہ کھلایا یہاں تک کہ وہ بھوکا مر گیا، جو شخص ہمارے احباب میں شامل ہو ہم اسے غیروں کے حوالے نہیں کیا کرتے۔ (المستطرف، ۲۵۹/۱)

حکایت:8 فقیر کو کھانا کھلا دیا

حضرتِ سیِّدُنا امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی سے منقول ہے: ایک عورت زیتون کا تیل لے کر ایک بہت بڑے صوفی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اس تیل کو مسجد کی روشنی کے لئے استعمال فرمالیں۔ بزرگ نے استفسار فرمایا: تمہیں ان دونوں میں سے کون سی بات زیادہ پسند ہے: اس تیل سے حاصل ہونے والی روشنی (مسجد کی) چھت تک جائے یا پھر یہ کہ اس کی روشنی عرش تک جائے؟ عورت نے کہا: اس کی روشنی کا عرش تک پہنچنا مجھے زیادہ پسند ہے۔ ارشاد فرمایا: اگر اس تیل کو (مسجد کی) قندیل میں ڈالا جائے تو اس کی روشنی چھت تک جائے گی اور اگر کسی بھوکے فقیر کے کھانے میں ڈالا جائے تو اس کی روشنی عرش تک پہنچے گی، پھر بزرگ نے وہ تیل فقراء کو (غالباً کھانے میں ڈال کر) کھلا دیا۔

(فیض القدیر، ۱/۲۱٦ تحت الحدیث:۱۹۹)

حکایت:9 سلام بھی ایک تحفہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا اَشعَث بن قَیس اور حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بن عبدُاللّٰہ بَجَلِی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہما حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے ملاقات کے لئے نکلے تو انہیں مدائن کے گردونواح میں ایک جھونپڑی میں پایا، حاضر ہوکر سلام عرض کیا، کچھ دیر گفتگو کے بعد حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے استفسار فرمایا: ''تم کس کام سے آئے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ہم ملکِ شام سے آپ کے

بھائی کے پاس سے آئے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پھر پوچھا: وہ کون؟ عرض کی: حضرتِ ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ فرمایا: انہوں نے میرے لئے جو تحفہ بھیجا ہے وہ کہاں ہے؟ عرض کی: انہوں نے آپ کے لئے کوئی تحفہ نہیں بھیجا۔ فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور امانت ادا کرو! جو شخص بھی ان کے پاس سے آتا ہے وہ میرے لئے ان کا تحفہ لاتا ہے۔ بولے: آپ ہم پر تہمت نہ لگائیں! اگر آپ کو کوئی ضرورت ہے تو ہم اسے اپنے مال سے پورا کئے دیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے مال کی کوئی ضرورت نہیں، مجھے تو وہ تحفہ چاہیے جو انہوں نے تمہارے ہاتھ بھیجا ہے۔ انہوں نے عرض کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے ہمیں کوئی چیز دے کر نہیں بھیجا سوائے اس کے کہ انہوں نے فرمایا: تم میں ایک ایسا شخص موجود ہے کہ جب وہ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ہمراہ ہوتا تھا تو آپ کو کسی دوسرے کی حاجت نہیں ہوتی تھی، لہٰذا جب تم اُن کے پاس جاؤ تو **میرا اسلام کہنا**۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: یہی تو وہ تحفہ ہے جس کا میں تم سے مطالبہ کررہا تھا، اور ایک مسلمان کے لئے سلام سے افضل کون سا تحفہ ہوسکتا ہے! جو اچھی دعا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے برکت والی اور پاکیزہ ہے۔

(المعجم الکبیر، ۶/ ۲۱۹، حدیث: ۶۰۵۸)

﴿۱﴾ **سلام** (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر

10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت)﴿۲﴾ **السَّلامُ علیکم** کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ساتھ میں **وَ رَحمَۃُ اللّٰہ** بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور **وَبَرَکاتُہٗ** شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔﴿۳﴾ اِسی طرح جواب میں **وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکاتُہٗ** کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں ﴿٤﴾ **سلام** کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا **واجِب** ہے کہ **سلام** کرنے والا سُن لے۔ (سلام کی مزید سنّتیں اور آداب جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''101 مدنی پھول'' صفحہ 2 تا 5 ملاحظہ کیجئے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) توحیدو رسالت کی گواہی دینے والے بہترین لوگ ہیں

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: میری اُمّت میں سب سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اس بات کی گواہی دیں: '' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں'' اور یہ ایسے لوگ ہیں کہ جب یہ نیکی کا کام کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب ان سے گناہ ہو جاتا ہے تو اپنے رب سے معافی چاہتے ہیں۔(المصنف لعبد الرزاق، کتاب الصلوۃ ، باب الصیام فی السفر ، ۲/ ۳۷۳ ، حدیث : ٤٤٩٣)

کامل مومن کی ایک نشانی

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جسے گناہ پر رنج ہو اور نیکی پر خوشی وہ کامل مؤمن ہے۔

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی لزوم ...الخ، ٤/٦٧، حدیث: ٢١٧٢)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کا سوال کرو

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْدَاء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: جب تم کوئی نیکی کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو اس پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاؤ اور برائی ہو جانے پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کا سوال کرو۔

(المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام ابی الدرداء، ٨/١٦٧، حدیث: ٦)

حکایت:10 تمہاری آنکھ کیوں سوجی ہوئی ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا عُتبہ بن غَزْوان رَقَاشی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''تمہاری آنکھ کیوں سُوجی ہوئی ہے؟'' میں نے عرض کی: ''ایک مرتبہ کسی آدمی کی کنیز پر میری نگاہ پڑی تو میں نے ایک نظر اسے دیکھ لیا۔ جب مجھے خیال آیا تو میں نے اس آنکھ پر ایک طمانچہ دے مارا جس کی وجہ سے میری یہ آنکھ سوج گئی، اور اس کی یہ حالت ہوگئی جسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔'' حضرت سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرو! تم نے

اپنی آنکھ پر ظلم کیا ہے کیونکہ پہلی بار نظر پڑ جانا معاف ہے جبکہ دوبارہ دیکھنا جائز نہیں۔

(کتاب الثقات لابن حبان، کتاب التابعین، عتبة بن غزوان، ۲/ ۴۰۷، رقم: ۳۱۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) تم میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں پر بوجھ نہ بنے

حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی، شیرِ خدا کرم اللّٰہ تعالٰی وجھہ الکریم نے ارشاد فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ لَمْ یَتْرُکْ اٰخِرَتَہٗ لِدُنْیَاہُ وَلَا دُنْیَاہُ لِاٰخِرَتِہٖ وَلَمْ یَکُنْ کَلًّا عَلَی النَّاسِ یعنی: تم سب میں بہترین وہ ہے جو دنیا کو آخرت اور آخرت کو دنیا کے لئے نہ چھوڑے اور لوگوں پر بوجھ نہ بنے۔

(الجامع الصغیر، ص ۲۵۰، حدیث: ۴۱۱۲)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ دنیا آخرت کی گزرگاہ اور آخرت تک پہنچنے کا آسان ذریعہ ہے، اسی لئے حضرتِ لقمان رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا تھا: دنیا سے کفایت کے مطابق لو، زائد مال کو آخرت کے لئے محفوظ کرو اور دنیا کو بالکل ہی نہ ٹھکراؤ کہ محتاج ہو کر لوگوں پر بوجھ بن جاؤ۔ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی مزید فرماتے ہیں: (ضرورت کے مطابق دنیا جمع کرنا) توکل کے خلاف نہیں کیونکہ توکل اسباب کو چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ اسباب پر اعتماد نہ کرنے کا نام ہے، آنے والی تکلیف کو ختم کرنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ ضروری ہے جیسے گرتی دیوار کے نیچے سے

بھاگنا اور لقمہ اُتارنے کے لئے پانی پینا۔

(فیض القدیر، ۳/۶۶۵ تحت الحدیث : ۴۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(4) دنیا اور آخرت دونوں کمائیے

حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: لَیْسَ خِیَارُکُمْ مَنْ تَرَکَ الدُّنْیَا لِلْاٰخِرَۃِ وَلَاخِیَارُکُمْ مَنْ تَرَکَ الْاٰخِرَۃَ لِلدُّنْیَا وَلٰکِنَّ خِیَارَکُمْ مَنْ اَخَذَ مِنْ کُلٍّ. وہ لوگ بہتر نہیں جو دنیا کے لئے آخرت اور آخرت کے لئے دنیا کو چھوڑ دیں، ہاں تم میں بہترین وہ ہے جو دونوں سے لے۔

(تاریخ دمشق ، حذیفه بن یمان ، ۱۲/ ۲۹۳)

حلال اور حرام کمائی کا انجام

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ''دنیا میٹھی اور سرسبز ہے'' جس نے اس میں سے حلال طریقہ سے کمایا اور اسے کارِ ثواب میں خرچ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ثواب عطا فرمائے گا اور اپنی جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے اس میں حرام طریقہ سے کمایا اور اسے ناحق خرچ کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ذلت وحقارت کے گھر کو حلال کر دے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے مال میں خیانت کرنے والے بہت سے لوگوں کے لئے قیامت کے دن جہنم ہوگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿٩٧﴾ ترجمہ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔ (پ١٥، بنی اسرائیل:٩٧)

(شعب الا یمان ، باب فی القبض الید ----الخ، ٤/ ٣٩٦ ، حدیث : ٥٥٢٧)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(5) توبہ کر لینے والے بہتر ہیں

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: كُلُّ بَنِىْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ یعنی: سارے انسان خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔

(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التو به، ٤/ ٤٩١ حدیث: ٤٢٥١)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: تمام انسان گنہگار ہیں نہ کہ ہر انسان کیونکہ حضرات ِانبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) گناہوں سے معصوم ہیں کہ گناہ کر سکتے ہی نہیں اور بعض اولیاء (رَحِمَهُمُ اللّٰہُ المُبِین) محفوظ کہ گناہ کرتے نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ٣/ ٣٦٤)

گناہ سے توبہ کرنے والے کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ نجات نشان ہے: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا گناہ تھا ہی نہیں۔

(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التو به، ٤/ ٤٩١ حدیث: ٤٢٥٠)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: توبہ سے مراد سچی اور مقبول توبہ ہے جس میں تمام شرائطِ جواز و شرائطِ قبول جمع ہوں کہ حقوق العباد اور حقوقِ شریعت ادا کردیئے جائیں، پھر گزشتہ کوتاہی پر ندامت ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عہد۔ اس توبہ سے گناہ پر مطلقاً پکڑ نہ ہوگی بلکہ بعض صورتوں میں تو گناہ نیکیوں سے بدل جائیں گے۔ حضرتِ رابعہ بصریہ (رحمۃُ اللہ تعالی علیہا) (سیدنا) سفیان ثوری اور (سیدنا) فضیل ابن عیاض (رحمۃُ اللہ تعالی علیہما) سے فرمایا کرتی تھیں کہ میرے گناہ تمہاری نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں، اگر میری توبہ سے یہ گناہ نیکیاں بن گئے تو پھر میری نیکیاں تمہاری نیکیوں سے بہت بڑھ جائیں گی۔ (مرقات) (مراۃ المناجیح، ۳/۳۷۸)

معافی مانگنے کا طریقہ

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: مقبول اِستغفار وہ ہے جو دل کے درد، آنکھوں کے آنسو اور اخلاص سے کی جائے۔

(مراۃ المناجیح، ۳/۳۷۵)

دل گناہ کرنا بھول جائے

حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی (علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی) فرماتے ہیں کہ توبہ کا کمال یہ ہے کہ دل لذتِ گناہ بلکہ گناہ بھول جائے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۳۵۳)

کل نہیں آج بلکہ ابھی توبہ کرلیجئے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن ابنِ جَوْزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی گناہوں میں پڑے ہوئے اور توبہ کو آئندہ پر ٹالنے والے شخص کو علاج تجویز کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تَسْوِیف کرنے والا (یعنی توبہ کو آئندہ پر ٹالنے والا) یہ سوچے کہ اکثر جہنمی اسی تَسْوِیف کی وجہ سے جہنم میں پہنچیں گے۔ تَسْوِیف کرنے والا اپنے کام کی بنیاد ایسی چیز پر رکھتا ہے جو اس کے ہاتھ میں نہیں ہوتی یعنی زندہ رہنے کی امید، تو ممکن ہے وہ زندہ نہ رہے اور اگر بالفرض زندہ رہ بھی جائے تو ضروری نہیں کہ وہ آج جس انداز میں برائیوں کی روک تھام کرسکتا ہے کل بھی اسی انداز میں کرنے پر قادر ہو اور آج یہ نفسانی خواہشات کے غالب ہونے کی وجہ سے ایسا کرنے سے عاجز ہے تو کیا کل ایسا کرنے میں کامیاب ہوجائے گا؟ بلکہ عادت بن کر مزید پختہ ہوجائے گی۔ یہ لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں کیونکہ یہ دو ایک جیسی باتوں میں فرق کر بیٹھتے ہیں۔ تَسْوِیف (یعنی توبہ کو آئندہ پر ٹالنے) والے کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کوئی درخت اُکھاڑنا چاہے، پھر جب دیکھے کہ یہ تو بہت مضبوط ہے اور اسے اکھیڑنے کے لئے بہت مشقت کرنا پڑے گی تو بولے: میں ایک سال بعد اسے اُکھاڑوں گا، حالانکہ وہ جانتا ہے کہ درخت جب تک باقی رہے گا اس کی جڑیں مزید مضبوط ہوتی چلی جائیں گی اور جوں جوں اس کی اپنی عمر طویل ہوتی جائے گی یہ کمزور ہوتا جائے گا۔ تعجب ہے کہ طاقتور ہوتے ہوئے یہ اُکھاڑنے سے عاجز ہے اور کمزور ہوجانے پر اُکھاڑ لے گا! حالانکہ جب یہ کمزور ہوگا

درخت مضبوط ترین ہوجائے گا تو اس وقت یہ کیسے اس درخت پر غلبہ حاصل کرنے کی سوچ رکھے ہوئے ہے؟

(منهاج القاصدين ، ربع المنجيات ، كتاب التوبة ، ۳/ ۱۰۳۳)

لمبی امیدوں کی وجہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن ابنِ جَوْزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی مزید فرماتے ہیں: یہ بات علم میں رہے کہ لمبی امید کا سبب دو چیزیں ہیں: (1) دنیا کی محبت (2) جہالت۔ جہاں تک دنیا کی محبت کا تعلق ہے تو انسان جب دنیا اور اس کی فانی لذات کا رَسیا ہوجاتا ہے تو پھر اُس سے دِل ہٹانا مشکل ہوجاتا ہے، اِسی لئے دل میں موت کی فکر پیدا نہیں ہوتی جو دل ہٹانے کا اَصل سبب بنتی ہے۔ ہر شخص ناپسندیدہ چیز کو خود سے دور کرتا ہے۔ انسان جھوٹی امیدوں میں پڑا ہوا ہے، خود کو ہمیشہ اپنی مراد کے مطابق دنیا، مال و دولت، اہل وعیال، گھر بار، یار دوست اور دیگر چیزوں کی اُمیدیں دلاتا رہتا ہے، تو اس کا دل اسی سوچ میں اٹکا رہتا ہے اور موت کے ذِکْر سے غافل ہوجاتا ہے۔ اگر کبھی موت کا خیال آ بھی جائے تو توبہ کو آئندہ پر ڈالتے ہوئے اپنے نفس کو یہ دلاسہ دیتا ہے: ابھی بہت دن پڑے ہیں، تھوڑا بڑا تو ہوجا پھر توبہ کر لینا، اور جب بڑا ہوجائے تو کہتا ہے: ابھی تھوڑا بوڑھا تو ہوجا پھر توبہ کر لینا۔ جب بوڑھا ہوجائے تو کہتا ہے: پہلے یہ گھر بنالوں یا اس جائداد کی تعمیر وغیرہ کرلوں یا اس سفر سے واپس آجاؤں پھر توبہ کرلوں گا۔ یوں وہ ہمیشہ تاخیر پر تاخیر کرتا چلا جاتا ہے، اور ایک کام کی حرص مکمل

ہونہیں پاتی کہ دوسرے کی حرص آن پڑتی ہے، اسی طرح دن گزرتے چلے جاتے ہیں، ایک کے بعد ایک کام پڑتا ہی رہتا ہے یہاں تک کہ ایک وقت جس میں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اسے موت بھی آجاتی ہے اور اس کی حسرتوں کے سائے ہمیشہ کے لئے دراز ہوجاتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جَوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی مزید لکھتے ہیں: لمبی امید کا دوسرا سبب جہالت ہے۔ وہ یوں کہ انسان اپنی جوانی پر بھروسہ کر کے موت کو بعید (یعنی دُور) خیال کرتا ہے۔ کیا وہ یہ غور نہیں کرتا کہ اگر اُس کی بستی کے بوڑھے افراد شمار کئے جائیں تو وہ کتنے تھوڑے ہوں گے؟ اُن کے تھوڑے ہونے کی وجہ یہی ہے کہ جوانوں کو موت زیادہ آتی ہے اور جب تک کوئی بوڑھا مرتا ہے تب تک تو کئی بچے اور جوان مر چکے ہوتے ہیں۔ کبھی یہ شخص اپنی صحت سے دھوکا کھا بیٹھتا ہے اور یہ نہیں سمجھ پاتا کہ موت اچانک آتی ہے اگرچہ وہ اُسے بعید سمجھے کیونکہ مرض تو اچانک ہی آتا ہے، تو جب کوئی بیمار ہوجائے تو موت دُور نہیں رہتی۔ اگر وہ یہ بات سمجھ لے اور اس کی فکر پیدا کرلے کہ موت کا کوئی وقت گرمی، سردی، خزاں، بہار، دن یا رات مخصوص نہیں اور نہ ہی کوئی سال جوانی، بڑھاپا یا ادھیڑ پن وغیرہ مقرر ہے تب اسے معاملے کی نزاکت کا احساس ہو اور وہ موت کی تیاری کرنا شروع کردے۔

(منهاج القاصدين، ربع المنجيات، كتاب ذكر الموت ...الخ، ۳/ ۱۴۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6) توبہ کرنے والے سب سے بہترین لوگ ہیں

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: خِیَارُکُمْ کُلُّ مُفْتَنٍ تَوَّابٍ یعنی تم سب میں بہترین وہ ہیں جو فتنوں میں مبتلا ہو، توبہ کرتا ہو۔ (مسند بزار، ۲/۲۸۰ حدیث: ۷۰۰)

توبہ خود توبہ کی محتاج ہے

علامہ ابنِ حجر عسقلانی علیہ رحمۃ اللّٰہ الوالی فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک کا مطلب یہ کہ بار بار گناہ ہوجانے کے بعد بار بار توبہ کرتے ہیں، جب کبھی آدمی سے گناہ ہو تو فوراً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرے، توبہ ایسی نہ ہو کہ صرف زبان پر اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ. (ترجمہ: میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگتا ہوں) ہو اور دل گناہوں پر اَڑا رہے، ایسی توبہ خود توبہ کی محتاج ہے۔ (فتح الباری، کتاب التوحید، باب فی قول اللّٰہ تعالٰی "یریدون ان یبدلوا کلام اللّٰہ" ۱۴/۳۹۹)

سچی توبہ اللّٰہ تعالٰی کی نعمت ہے

میرے آقا اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ''فتاوی رضویہ شریف'' میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: سچی توبہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ نفیس شی بنائی ہے کہ ہر گناہ کے اِزالہ کو کافی ووافی ہے۔ کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک وکفر، سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی

نادم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم (ارادہ) کرے جو چارہ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے مثلاً نماز روزے کے ترک یا غَصَب، سَرِقہ، رشوت، رِبا (سُود) سے توبہ کی تو صرف آئندہ کے لئے ان جرائم کا چھوڑ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جو نماز روزے ناغہ کئے ان کی قضا کرے جو مال جس جس سے چھینا، چرایا، رشوت، سود میں لیا انھیں اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کر دے یا معاف کرائے، پتا نہ چلے تو اتنا مال تصدُّق کر دے اور دل میں نیت رکھے کہ وہ لوگ جب ملے اگر تصدُّق پر راضی نہ ہوئے اپنے پاس سے انھیں پھیر دوں گا۔ (فتاوی رضویہ، ۱۲۱/۲۱)

حکایت:11 تیری توبہ قبول کرلیں گے

بنی اسرائیل میں ایک جوان تھا جس نے بیس سال تک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی، پھر بیس سال تک نافرمانی کی۔ پھر آئینہ دیکھا تو داڑھی میں بال سفید تھے۔ وہ غم زدہ ہو گیا اور کہنے لگا: ''اے میرے خدا! میں نے بیس سال تک تیری عبادت کی اور بیس سال تک تیری نافرمانی کی اگر میں تیری طرف آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہو گی؟'' اس نے کسی کہنے والے کی آواز سنی: تم نے ہم سے محبت کی ہم نے تم سے محبت کی، پھر تو نے ہمیں چھوڑ دیا اور ہم نے بھی تجھے چھوڑ دیا تو نے ہماری نافرمانی کی اور ہم نے تجھے مہلت دی اور اگر تُو توبہ کر کے ہماری طرف آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔

(مکاشفة القلوب، الباب السابع عشر فی بیان الامانة والتو بة، ص ٦٢)

(7) بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ رحمت نشان ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، ۳/۴۱۰ حدیث: ۵۰۲۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قرآن سیکھنے سکھانے میں بہت وسعت ہے، بچوں کو قرآن کے ہجے روزانہ سکھانا، قاریوں کا تجوید سیکھنا سکھانا، علماء کا قرآنی احکام بذریعہ حدیث وفقہ سکھانا، صوفیائے کرام کا اَسرار و رُموزِ قرآن بسلسلہ طریقت سیکھنا سکھانا، سب قرآن ہی کی تعلیم ہے صرف الفاظِ قرآن کی تعلیم مراد نہیں، لہٰذا یہ حدیث فقہاء کے اس فرمان کے خلاف نہیں کہ فقہ سیکھنا تلاوتِ قرآن سے افضل ہے کیونکہ فقہ احکامِ قرآن ہے اور تلاوت میں الفاظِ قرآن چونکہ کلامُ اللہ تمام کلاموں سے افضل ہے لہٰذا اس کی تعلیم تمام کاموں سے بہتر اور اَسرارِ قرآن الفاظِ قرآن سے افضل ہیں کہ الفاظِ قرآن کا نزول حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے کان مبارک پر ہوا اور اَسرار واَحکام کا نزول حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے دل پر ہوا، تلاوت سے علم فقہ افضل،

رب تعالیٰ فرماتا ہے: نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ [1] عمل بالقرآن علمِ قرآن کے بعد ہے لہٰذا عالم عامل سے افضل ہے (حضرت) آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم تھے فرشتے عامل مگر حضرتِ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل (و) مسجود رہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۲۱۷)

حکایت:12 تلاوت سن کر فضول باتوں کے دلدادہ اٹھ گئے

حضرت سیِّدُنا عبید بن ابوجَعْد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک اَشْجَعی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کو پتا چلا کہ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ مدائن کی ایک مسجد میں ہیں تو وہ ان کے پاس جمع ہونے لگے، یہاں تک کہ ہزار کے لگ بھگ افراد وہاں جمع ہو گئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا: بیٹھو! بیٹھو! جب سب لوگ بیٹھ گئے تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے سورۂ یوسف کی تلاوت شروع کر دی، آہستہ آہستہ لوگ وہاں سے نکلنے لگے، یہاں تک کہ 100 کے قریب افراد باقی رہ گئے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جلال میں آ کر فرمایا: تم نے من گھڑت باتیں سننا چاہیں، لیکن میں نے تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام سنایا تو تم اُٹھ کر چل دیئے۔ (حلية الاولياء، ١/ ٢٦١، رقم: ٦٤٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ

[1] مکمل آیت یہ ہے: قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ ترجمہ کنزالایمان: تم فرما دو جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ قرآن اتارا اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتا اور ہدایت اور بشارت مسلمانوں کو۔ (پ ١، البقرة: ٩٧)

آیئے! ربّ تعالیٰ کا پیارا کلام (قرانِ کریم) سیکھیں اور سکھائیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت قرانِ پاک کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف مساجد میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا مدارس المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے۔جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارِج سے حروف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قران کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے ،نمازیں وغیرہ درست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مُفْت حاصل کرتے ہیں۔آپ بھی ان مدارِس المدینہ (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کی نیت کرکے دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کیجئے۔

حکایت:13 قرآن سیکھنے کا شوق رکھنے والے کو نگران بنادیا

قبیلۂ ثقیف کے ایک وفد نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا تو نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو ان پر امیر مقرر فرمادیا حالانکہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان میں سب سے چھوٹے تھے،اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اسلام کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے اور قران سیکھنے کی بہت زیادہ حرص رکھتے تھے۔

(السيرة النبوية لابن هشام،ص۵۲۵)(اسد الغابة،۳/۶۰۰)

جو سیکھ سکتا ہو وہ ضرور سیکھے

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ یہ

قرآن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ضِیافت ہے لہٰذا جو اس سے کچھ سیکھنے کی طاقت رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اسے سیکھے کیونکہ خیر سے سب سے زیادہ خالی وہ گھر ہے جس میں کتابُ اللہ سے کچھ نہ ہو اور جس گھر میں کتابُ اللہ سے کچھ نہ ہو وہ اُس ویران گھر کی طرح ہے جسے کوئی آباد کرنے والا نہ ہو، بے شک شیطان اُس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت سنتا ہے۔

(مصنف عبد الرزاق ،باب تعليم القران وفضله،٣/٢٢٥، حديث:٦٠١٨)

فرشتے اِستغفار کرتے ہیں

تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُ نا خالد بن معدان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: قرآن کے پڑھنے اور اس کے سیکھنے والے کے لئے سورت ختم ہونے تک فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اس لئے جب تم میں سے کوئی سورت پڑھے تو اس کی دو آیتیں چھوڑ دے اور دن کے آخری حصہ میں اسے ختم کرے تا کہ دن کے شروع سے آخر تک پڑھنے پڑھانے والے کے لئے فرشتے اِستغفار کرتے رہیں۔

(سنن دارمی،٢/٥٢٤ حديث :٣٣١٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(8) میری اُمت کے بہترین لوگ

رسولِ اکرم،نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّیْلِ یعنی میری اُمت کے بہترین لوگ قرآن

اٹھانے والے اور شب بیداری کرنے والے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی تعظیم القران، ۲/۵۵٦ حدیث:۲۷۰۳)

قرآن اٹھانے والوں سے کون مراد ہیں؟

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: قرآن اٹھانے والوں سے مراد قرآن کے حافظ ہیں یا اس کے محافظ یعنی حفاظ یا علمائے کرام کہ ان دونوں کے بڑے درجے ہیں۔ ﴿مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:﴾ حافظ الفاظِ قرآن کی بقا کا ذریعہ ہیں، علماء معانی و مسائل قرآن کی بقا کا ذریعہ اور صوفیاء اَسرارِ رموزِ قرآنی کے بقاء کا۔ رات والوں سے مراد تہجد گزار ہیں۔ سبحٰن اللہ! جس شخص میں علم و عمل دونوں جمع ہو جائیں اس پر خدا کی خاص مہربانی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۲٦۲)

حکایت:14 لوگوں میں سب سے اچّھا کون ہے؟

صاحِبِ قرانِ مُبین، مَحبوبِ ربُّ العٰلَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ایک مرتبہ منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم لوگوں میں سب سے اچّھا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قرانِ کریم کی تِلاوت کرے۔ (مسند احمد، ۱۰/۴۰۲ حدیث:۲۷۵۰٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:15 یہ خوشبوئیں کیسی ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ ابی الدُّنیا رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن حَبیب رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے روایت کی کہ ایک قَبر سے خوشبوئیں آتی تھیں۔ کسی نے صاحبِ قبر کو خواب میں دیکھ کر اُن سے پوچھا: یہ خوشبوئیں کیسی ہیں؟ جواب دیا: **تلاوتِ قرآن اور روزے کی**۔ (موسوعة لابن ابی الدنیا، ۱/۳۰۵ حدیث: ۲۸۷)

شب بیداری کا فائدہ

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے سنا کہ رات میں ایک گھڑی ہے اگر کوئی مسلمان **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے اس گھڑی میں دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے رب تعالٰی اسے دیتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں ہے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فی اللیل ساعۃ، ص ۳۸۰، حدیث: ۷۵۷)

اگر قبولیت دعا چاہتے ہو تو ایمان کامل کرو

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بعض علماء نے فرمایا کہ روزانہ شب کی یہ ساعتِ قبولیت پوشیدہ ہے جیسے جمعہ کی ساعت مگر حق یہ ہے کہ پوشیدہ نہیں گزشتہ حدیثوں میں بتادی گئی ہے یعنی رات کا آخری تہائی خصوصًا اس تہائی کا آخری حصہ جو ساری رات کا آخری چھٹا حصہ ہے جو صبحِ صادق سے مُتَّصِل ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس

وقت مومن کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی، اگر قبولیت چاہتے ہو تو ایمان کامل کرو۔(مراۃ المناجیح،۲/۲۵۶)

جنتی محلات

حضرتِ سیِّدُ نا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے: **خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جنت میں بالاخانے ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے ایک اَعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ کس کے لئے ہوں گے؟ نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو اچھی گفتگو کرے، کھانا کھلائے، ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

(ترمذی،کتاب البر والصلۃ،باب ماجاء فی قول المعروف،۳/۳۹۶حدیث:۱۹۹۱)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیث پاک کے اس حصے "**ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو نماز ادا کرے**" کے تحت فرماتے ہیں: ہمیشہ روزے رکھیں سوا ان پانچ دنوں کے جن میں روزہ حرام ہے یعنی شوال کی یکم اور ذی الحجہ کی دسویں تا تیرھویں، یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو ہمیشہ روزے رکھتے ہیں، بعض نے فرمایا کہ اس کے معنی ہیں ہر مہینہ میں مسلسل تین روزے رکھے، چونکہ نماز تہجد ریاء سے دور ہے اور تمام نمازوں کی زینت اس لئے اس

کے پڑھنے والے کو مزین دریچے دیئے گئے۔خلاصہ یہ ہے کہ جُود و سجود کا اجتماع بہترین وصف ہے۔(مراۃ المناجیح،۲/۲۶۰)

سب سے افضل نماز

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور صلّی اللّٰہ تعالی علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: رمضان کے بعد افضل روزے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔(مسلم،کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم،ص ۵۹۱،حدیث:۱۱۶۳)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: فرض سے مراد نماز پنجگانہ ہے مع سنن مؤکدہ اور وتر کے، اور رات کی نماز سے مراد تہجد ہے یعنی فرائض وتر اور سنن مؤکدہ کے بعد درجہ نمازِ تہجد کا ہے کیوں نہ ہو کہ اس نماز میں مشقت بھی زیادہ ہے اور خصوصی حضور بھی غالب، یہ نماز حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی، رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمِنَ الَّیۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ ﴿ترجمۂ کنزالایمان: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے﴾ (پ ۱۵،بنی اسرائیل:۷۹)

رب تعالیٰ نے تہجد پڑھنے والوں کے بڑے فضائل بیان فرمائے:

تَتَجَافٰی جُنُوۡبُهُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ ﴿ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے﴾ (پ ۲۱،السجدۃ:۱۶)

اور فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ (پ۱۹، الفرقان:۶۴) ﴿ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں﴾

وغیرہ۔ فقیر کی وصیت ہے کہ ہر مسلمان ہمیشہ تہجد پڑھے اور اس نماز کا ثواب حضور انور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی بارگاہ میں ہدیہ کر دیا کرے بلکہ انہی کی طرف سے ادا کیا کرے، اِنْ شَآءَ اللّٰه (عَزَّوَجَلَّ) وہاں سے بہت کچھ ملے گا۔ (مراۃ المناجیح،۲/۱۸۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) تم سب میں بہتر وہ ہے جو لوگوں سے کچھ قبول نہ کرے

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ لَمْ يَقْبَلْ مِنَ النَّاسِ شَيْئًا تم سب میں بہتر وہ ہے جو لوگوں سے کچھ قبول نہ کرے۔ (فردوس الاخبار، ۱/ ۳۶۱، حدیث: ۲۶۷۲)

اللّٰہ تعالٰی کا پسندیدہ بندہ

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پرہیزگار، بے نیاز اور پوشیدہ بندے کو پسند فرماتا ہے۔

(مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص۱۵۸۵، حدیث: ۲۹۶۵)

جس مسلمان میں تین صفتیں ہوں وہ خدا تعالیٰ کو بڑا پیارا ہے

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: جس مسلمان میں تین صفتیں ہوں وہ خدا تعالیٰ کو بڑا پیارا ہے: متقی ہو یعنی گناہوں سے بچتا ہو، اور اللہ (و) رسول کے احکام پر عمل کرتا ہو، غنی یعنی لوگوں سے بے پرواہ ہو۔ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ متقی بندے کو لوگوں سے بے پرواہی نصیب فرماتا ہے، جو اس کے دروازے پر جھکا رہے اسے دوسرے دروازوں پر جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مزید فرماتے ہیں: خَفِی بمعنی لوگوں میں چھپا ہوا یعنی وہ لوگوں میں اپنی شہرت نہیں چاہتا ہر نیکی چھپ کر کرتا ہے، خود بھی گمنام رہنے کی کوشش کرتا ہے کہ اسی میں عافیت و آرام ہے۔ خیال رہے کہ بعض بندوں کے لئے خلوت اچھی ہے بعض کے لئے جلوت بہتر، عابدوں کے لئے خلوت بہتر ہے عالموں کے لئے جلوت اچھی تاکہ لوگ ان سے فیض لیں لہٰذا اس حدیث کی بنا پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضراتِ خلفاءِ راشدین اور دوسرے مشہور علماء و اولیاء حتی کہ حضور سید الانبیاء صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کے محبوب بندے ہیں مگر وہ چھپے ہوئے نہیں کیونکہ ان حضرات نے خود اپنے کو اپنی کوشش سے مشہور نہیں کیا، ان کی یہ شہرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، نیز ان حضرات کے لئے شہرت ہی ضروری تھی، سورج چھپنے کے لئے نہیں پیدا ہوا۔ (مراۃ المناجیح، ۹۶/۷)

اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے حاصل کی جائے؟

ایک شخص نے رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے کوئی ایسا

عمل بتایئے، جسے میں کروں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے محبت فرمائے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبتی اختیار کرلو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے مال سے بے نیاز ہو جاؤ لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔

(ابن ماجه ، كتاب الزهد ، باب الزهد فى الدنيا ، ٤٢٢/٤ ، حديث : ٤١٠٢)

حکایت:16 تحفہ قبول نہ کیا

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے کسی شخص نے عرض کی: اے ابو اسحاق! میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ سے تحفے میں یہ جُبَّہ قبول فرمالیں۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم غنی ہو تو میں رکھ لیتا ہوں اور اگر تم فقیر ہو تو میں معذرت خواہ ہوں۔ اس شخص نے کہا: میں غنی ہوں۔ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے استفسار فرمایا: تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ عرض کی: دو ہزار دینار۔ پوچھا: اگر تمہارے پاس چار ہزار دینار ہو جائیں تو خوشی ہوگی؟ اس نے کہا: جی ہاں! کیوں نہیں۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہم رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: پھر تو تم فقیر ہوئے، اور تحفہ قبول کرنے سے انکار کردیا۔ (عيون الاخبار ،جزء٢ ،١/ ٣٩٠)

حکایت:17 خُراسانی تحائف واپس کردیئے

حضرت سیِّدُنا حسن بصْری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کے متعلق مروی ہے کہ ایک دن آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ اپنی مجلس برخاست کرنے کے بعد اٹھے تو خُراسان کے ایک شخص نے خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اور آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی

خدمت میں ایک تھیلی پیش کی جس میں پانچ ہزار درہم تھے، نیز اپنے تھیلے سے خُراسان کے ہی بنے ہوئے ریشم کے انتہائی باریک دس عدد کپڑے نکال کر پیش کئے تو حضرتِ سیِّدُنا حسن بَصْری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ عرض کرنے لگا: اے ابوسعید! یہ درہم خرچ کے لئے ہیں اور یہ کپڑے پہننے کے لئے ہیں۔تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے معاف فرمائے، یہ کپڑے اور درہم اپنے پاس ہی رکھو، ہمیں ان کی کوئی حاجت نہیں۔اس لئے کہ جو شخص میری طرح کی مجلس میں بیٹھے اور لوگوں سے اِس جیسی اشیا قبول کرے تو قیامت کے دن وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(قوت القلوب، باب ذکر الفرق بین علماء الدنیا...الخ، ۲۴۹/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(10) تم سب میں بہترین وہ ہیں جو پاکیزہ دل سچی زبان والے ہیں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں بہترین وہ ہیں جو قَلْبِ مَخْمُوْم اور سچی زبان کے مالک ہیں، جب قَلْبِ مَخْمُوْم کے بارے میں پوچھا گیا تو **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ دل ہے جو سرکشی، حسد اور دیگر گناہوں سے پاک ہو، عرض کی گئی: ایسا دل کس کا ہوسکتا ہے؟ رحمتِ کونین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص دنیا سے نفرت اور آخرت سے محبت کرے، پھر

عرض کی گئی: ایسا شخص کون ہوسکتا ہے؟ فرمایا: وہ مومن جو حسنِ اخلاق کا مالک ہو۔

(شعب الایمان ،باب فی حفظ اللسان،٤/ ٢٠٥ ، حدیث : ٤٨٠٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا حسنِ اخلاق بہت ساری سعادتوں کی چابی ہے جیسا کہ اس حدیثِ پاک میں بیان کیا گیا کہ حسنِ اخلاق جہاں بہت سارے کبیرہ گناہوں سے پاکیزہ رہنے کا سبب ہے وہاں حسنِ اخلاق دنیا سے نفرت اور آخرت کی محبت کا بھی ذریعہ ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچی زبان اور قَلْبِ مَحْمُوْم جیسی نعمت عطا فرما کر اپنے بہترین بندوں میں شامل فرمائے۔

ناپاک دل قربِ الٰہی کے قابل نہیں

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ہر چیز کا کُوڑا کچرا مختلف ہوتا ہے۔ دل کا کُوڑا یہ چیزیں ہیں جن سے دل میلا ہوتا ہے، پھر جیسے ناپاک بدن اس مسجد میں آنے کے قابل نہیں ایسے ہی ناپاک دل مسجد قربِ الٰہی کے قابل نہیں، رب تعالیٰ فرماتا ہے:

اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ (ترجمہ کنزالایمان: مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر) (پ۱۹،الشعراء:۸۹)

(مراۃ المناجیح،۷/۵۰)

قبولیتِ دُعا کا راز

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان

فرماتے ہیں: حلال کمائی سے عبادات میں لذت، دل میں بیداری، آنکھوں میں تری، دعا میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔ جو بندہ مقبول الدعا بننا چاہے وہ اَکْلِ حلال اور صِدْقِ مَقال یعنی غذا حلال اور سچی زبان رکھے، حلال کمائی وہ جو حلال ذریعوں سے آئے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمایا کرتے تھے: اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقاً یعنی: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی، ۲/۴۸۹ حدیث: ۳۵۵۹)

بہترین اخلاق والا کون؟

حضرتِ سیدنا علی المرتضی کَرَّمَ اللّٰہ تعالٰی وجہہ الکریم بیان کرتے ہیں کہ صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں دنیا وآخرت کے سب سے بہترین اخلاق والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو اور جو تمہیں محروم کرے اس کو عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کردو۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، ۴/۱۶۰ حدیث: ۵۵۶۷)

عمریں دراز اور اخلاق اچھے ہونا بہتری کی نشانی ہے

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم میں سے بہترین کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: کیوں نہیں! فرمایا تم میں بہتر وہ ہیں جن کی عمریں دراز اور اخلاق اچھے ہوں۔

(مسند احمد، ٣/٣٦٨، حدیث: ٢٩٤٦)

حکایت: 18 لمبی عمر اور جنت

حضرتِ سیدنا طلحہ بن عبید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان فرماتے ہیں: کہیں دُور دراز سے دو شخص حضور پُرنور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوں ایک ساتھ ایمان لائے ان میں ایک تو نہایت عبادت گزار بہت محنت کرنے والا تھا دوسرا اس سے کم، پہلا شخص ایک جہاد میں شہید ہو گیا دوسرا شخص اس کے ایک سال بعد تک زندہ رہا۔ حضرتِ سیدنا طلحہ بن عبید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بعد میں فوت ہونے والا شخص جنت میں پہلے داخل کر دیا گیا، مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا۔ صبح ہوئی تو یہ بات سرورِ کونین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کی گئی تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا وہ شہید کے بعد ایک سال تک زندہ نہیں رہا؟ کیا اس نے شہید کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ سال میں اتنے اتنے سجدے ادا نہیں کیے؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: کیوں نہیں، رحمتِ کونین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ

وسلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر ان دونوں کے درمیان زمین وآسمان کی دُوری کیوں نہ ہو۔

(ابن ماجه،کتاب تعبیر الرؤیا،باب تعبیر الرؤیا،۳۱۳/٤ حدیث:۳۹۲۵)

لمبی عمر اور رزق میں کشادگی پانے کا مدنی نسخہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو اپنے رِزْق میں کشادگی اور عمر میں اضافہ پسند کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑے رکھے۔

(مسلم،کتاب البر والصلة،باب صلة،ص ۱۳۸٤ حدیث:۲۵۵۷)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نیکیوں بھری زندگی عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(12) اسلام میں بہترین کون؟

سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ **مکّۂ مکرّمہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: خِیَارُکُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُکُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُھُوْا یعنی تم میں سے جو جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہیں جب کہ عالم ہو جائیں۔ (بخاری،کتاب التفسیر،۲٤۹/۳ حدیث:٤٦۸۹)

افضلیت کی چار صورتیں

علامہ ابنِ حجر عسقلانی علیہ رحمۃ اللّٰہ الوالی اس حدیثِ پاک کی شرح میں

فرماتے ہیں: یہاں بہتری کی چار صورتیں ہیں، (۱) جو شخص دورِ جاہلیت میں بھی اچھی صفات مثلاً: اس کی طبیعت میں نرمی تھی اور اسلام لانے کے بعد بھی شرعی احکامات بجا لاکر اخلاقیات کو برقرار رکھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے دین کا علم بھی حاصل کیا تو ایسا شخص (۲) اس آدمی کے مقابلے میں اچھا اور بہتر ہے جو اسلام لانے سے پہلے بھی اچھے اخلاق والا ہو اور اسلام لانے کے بعد بھی مگر علم دین سے محروم ہو۔ (۳) وہ شخص کہ جو اسلام لانے سے پہلے اچھے اخلاق سے مزین نہ تھا مگر اسلام نے اسے اچھے اخلاق اور علم دین سے مزین کیا ایسا شخص (٤) اس شخص کے مقابلے میں افضل اور بہتر ہے جو اسلام لانے سے پہلے اچھے اخلاق والا نہ ہو مگر اسلام لانے کے بعد اس دولت سے آراستہ ہو جائے مگر علم دین سے محروم رہے، کیونکہ دین کا طالبِ علم اس شریف آدمی سے کہیں زیادہ درجہ رکھتا ہے جو غیرِ عالم ہو۔ (فتح الباری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ام کنتم شهداء ۔۔الخ، ۳۳۹/۷، تحت الحديث: ۳۳۷٤ بتصرف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

(13) میری اُمت کے بہترین لوگ علماء ہیں

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّى اللّٰه تعالٰى عليه واٰله وسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: میری امت کے بہترین لوگ علماء ہیں اور ان علماء میں سے بہترین وہ علماء ہیں جو نرم طبیعت والے ہیں، خبردار! اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اَن پڑھ کا ایک گناہ معاف کرنے سے پہلے عالم کے چالیس گناہوں کو معاف فرماتا ہے، خبردار! نرم طبیعت والا عالم اس شان سے

قیامت میں آئے گا کہ اس کا نور اس کے لئے اتنی روشنی کر دے گا کہ وہ مشرق ومغرب کے مابین چلنے پر قادر ہوگا۔ (حلية الاولياء، ۸/ ۲۰۲ ، حديث : ۱۱۸۷۷)

عُلماء ستاروں کی مثل ہیں

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بے شک علماء کی مثال زمین پر ایسی ہی ہے جیسے آسمان پر ستارے جن سے خشکی اور تری میں رہنمائی ہوتی ہے، پس جب ستارے مٹ جائیں تو قریب ہے کہ راہ چلنے والے بھٹک جائیں۔''

(مُسنَدِ امام احمد ، ۴ /۳۱۴،حديث : ۱۲۶۰۰)

حکایت:19 علم کا شعبہ اختیار کیا

جلیل القدر تابعی حضرتِ سیِّدُ نا سالم بن ابی جَعْد علیہ رَحمَۃُ اللہِ الاَحد فرماتے ہیں: مجھے میرے مالک نے تین سو درہم میں خرید کر آزاد کر دیا، میں نے سوچا کون سا کام کروں؟ بالآخر علم کے شعبہ کو اختیار کیا، ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ شہر کا حاکم میری ملاقات کو آیا لیکن میں نے اسے اجازت نہ دی۔

(اِتحافُ السّادَة للزّبيدی،۱ /۱۴۰))

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین کے فضائل کی کیا بات ہے! صَدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی ارشاد فرماتے ہیں: علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے اس کا حاصل کرنا طغرائے

امتیاز (یعنی بلندی کی علامت) ہے۔ یہی وہ چیز ہے کہ اس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے اور اسی سے دنیا و آخرت سدھرتی ہے۔ (اس سے) وہ علم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو کہ یہی علم وہ ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں اور یہی علم ذریعۂ نجات ہے اور اسی کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں اور اسی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے قرآن مجید میں بہت سے مواقع پر اس کی خوبیاں صراحۃً یا اشارۃً بیان فرمائی گئیں۔ (بہار شریعت، ۳/ ۶۱۸)

جاہل بھی عالم کہے جانے پر خوش ہوتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجہَہُ الکرِیم ارشاد فرماتے ہیں: علم کی شرافت و بزرگی کے لئے یہ بات کافی ہے کہ جو شخص اچھی طرح علم نہیں جانتا وہ بھی اس کا دعوی کرتا اور اپنی طرف علم کی نسبت کئے جانے پر خوش ہوتا ہے جبکہ جہالت کی مذمت کے لئے اتنا کافی ہے کہ جو شخص جہالت میں مبتلا ہو وہ بھی اس سے بَراءَت ظاہر کرتا ہے۔ (المجموع شرح المھذب، ۱/ ۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(14) بہتر وہ شخص ہے جو اللہ تعالٰی کی طرف بلائے

سلطانِ با قرینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: خِیَارُ اُمَّتِیْ مَنْ دَعَا اِلَی اللہِ تَعَالٰی وَحَبَّبَ عِبَادَہٗ اِلَیْہِ یعنی میری اُمت میں بہتر وہ شخص ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلائے اور لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب

بنائے۔(الجامع الصغیر،ص۲۴۳، حدیث : ۳۹۷۹)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الھادی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف بلانے سے مراد توحید، فرمانبرداری اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی کے حصول کی طرف دعوت دینا ہے، اور لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بنانے سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگوں کو تقویٰ، دنیا سے بے رغبتی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت سکھائے اس نیک بندے کی نشانی یہ ہے کہ ان تمام نیکیوں کو محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے بجالائے اور شہرت کو اپنے پاس بھی نہ آنے دے۔

(فیض القدیر، ۶۱۷/۳، تحت الحدیث : ۳۹۷۹)

نیکی کی دعوت اور سایۂ عرش

حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تورات شریف میں حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ علی نبیناوعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ! جس نے نیکی کا حکم دیا، برائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اِطاعت کی طرف بلایا تو وہ دنیا اور قبر میں میرا مقرَّب ہوگا اور قیامت کے دن اسے میرے عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔(حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۳۶/۶، رقم : ۷۷۱۶)

حکایت:20 نیکی کی خاموش دعوت

حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک شادی میں مدعو تھے۔ وہاں آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو چاندی کے برتن میں حلوہ پیش کیا گیا، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی

علیہ نے وہ برتن لیا اور حلوہ ایک روٹی پر پلٹ لیا اور کھانے لگے۔ یہ دیکھ کر ایک شخص بولا: یہ نیکی کی خاموش دعوت ہے۔

(منهاج القاصدين ، ص ١٣٠، مطبوعة : دار البيان دمشق)

مسئلہ: سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا اور ان کی پیالیوں سے تیل لگانا یا ان کے عطر دان سے عطر لگانا یا ان کی انگیٹھی سے بخور کرنا (یعنی دھونی لینا) منع ہے اور یہ ممانعت مرد و عورت دونوں کے لئے ہے۔ (بہارشریعت،۳/۳۹۵)

نیکی کی دعوت اور رحمتِ خداوندی

رحمتِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

(ترمذی ، كتاب العلم ، باب ما جاء الدال ...الخ ، ٣٠٥/٤ ، حديث : ٢٦٧٩)

حکایت:21 اِصلاح کا محبت بھرا مثالی انداز

حضرت سیِّدُنا محمد بن زکریا غَلابی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الہادی فرماتے ہیں: میں ایک رات حضرت سیِّدُنا ابن عائشہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس حاضر ہوا وہ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد مسجد سے نکل کر اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتے تھے، اچانک نشے میں مدہوش ایک قریشی نوجوان آپ کے راستے میں آیا جو ایک عورت کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ رہا تھا، عورت نے مدد کے لئے پکارا تو لوگ اُس نوجوان کو مارنے کے لئے جمع ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن عائشہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اُس نوجوان کو دیکھ کر

پہچان لیا اور لوگوں سے کہا: میرے بھتیجے کو چھوڑ دو! پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میرے پاس آؤ! تو وہ نوجوان شرمندہ ہونے لگا، تب آپ نے آگے بڑھ کر اُسے سینے سے لگایا پھر اُس سے فرمایا: میرے ساتھ چلو! چنانچہ وہ آپ کے ساتھ چلنے لگا حتّٰی کہ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے گھر پہنچ گیا۔ آپ نے اپنے ایک غلام سے فرمایا: آج رات اسے اپنے پاس سلاؤ!، جب اس کا نشہ دور ہو تو جو کچھ اس نے کیا ہے وہ اسے بتا دینا اور اسے میرے پاس لانے سے پہلے جانے مت دینا۔ چنانچہ جب اس کا نشہ دور ہوا تو خادِم نے اسے سارا ماجرا بیان کیا جس کی وجہ سے وہ بہت شرمندہ ہوا اور رونے لگا اور واپس جانے کا ارادہ کیا تو غلام نے کہا: حضرت کا حکم ہے کہ تم ان سے مل لو۔ چنانچہ وہ اس نوجوان کو آپ کے پاس لے آیا، آپ نے اُس نوجوان کی اِصلاح کرتے فرمایا: کیا تمہیں اپنے آپ سے شرم نہیں آئی؟ اپنی شرافت سے حیا نہ آئی؟ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا والد کون ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! اور جن کاموں میں لگے ہوئے ہو انہیں چھوڑ دو۔ وہ نوجوان اپنا سر جھکا کر رونے لگا پھر اس نے اپنا سر اٹھا کر کہا: میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کرتا ہوں جس کے بارے میں قیامت کے دن مجھ سے سوال ہوگا کہ آئندہ کبھی میں نشہ نہیں پیوں گا اور نہ ہی کسی عورت پر دست درازی کروں گا اور میں ربّ تعالٰی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔ پھر آپ نے اُس کے سر پر بوسہ دے کر فرمایا: اے میرے بیٹے! تو نے توبہ کر کے بہت اچھا کیا۔ اس کے بعد وہ نوجوان آپ رحمۃُ اللّٰہ

تعالٰی علیہ کی مجلسوں میں شریک ہونے لگا اور آپ سے حدیث شریف لکھنے لگا۔ یہ آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی نرمی کی برکت تھی۔ پھر آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لوگ نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں حالانکہ ان کا معروف مُنکَر بن جاتا ہے لہٰذا تم اپنے تمام اُمور میں نرمی کو اختیار کرو کہ اس سے تم اپنے مقاصد کو پالو گے۔

(احیاء علوم الدین ، کتاب الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر،بیان آداب المحتسب،٤١١/٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) تم میں سے بہتر وہ ہے جو نماز میں نرم کندھے والا ہو

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ فِی الصَّلَاۃِ یعنی: تم میں سے بہتر وہ ہے جو نماز میں نرم کندھے والا ہو۔

(ابوداؤد،کتاب الصلوۃ،باب تسویة الصفوف،٢٦٧/١ حدیث:٦٧٢)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ضرورۃً ایک نمازی کو آگے پیچھے ہٹائے تو بے تامُّل ہٹ جائے یا اگر کوئی اسے نماز میں سیدھا کرے تو سیدھا ہوجائے یا اگر کوئی صف کی کشادگی بند کرنے کے لئے درمیان میں آکر کھڑا ہونا چاہے تو یہ کھڑا ہوجانے دے، بعض شارِحین نے فرمایا کہ نرم کندھے سے عجز وانکسار، خشوع وخضوع

مراد ہے مگر پہلے معانی زیادہ قوِی ہیں۔(مراۃ المناجیح،۲/۱۸۷)

اپنی صفیں سیدھی رکھو

شفیعُ المُذْنِبین ،انیسُ الغریبین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کافرمانِ عالیشان ہے:اپنی صفیں سیدھی کروکہ صفیں سیدھی کرنا نماز قائم کرنے سے ہے۔

(بخاری،کتاب الاذان،باب اثم من لم یتم الصفوف،۱/۲۵۷ حدیث:۷۲۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر،حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ربّ تعالٰی نے جوفرمایا: یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ .(پ۱، البقرۃ:۳) ﴿ترجمۂ کنزالایمان:نماز قائم رکھیں۔﴾ یا فرمایا: اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ﴿ترجمۂ کنزالایمان:نماز قائم رکھو۔(پ۱ ، البقرۃ:۴۳)﴾ اس سے مراد ہے نماز صحیح پڑھنا اور نماز صحیح پڑھنے میں صف کا سیدھا کرنا بھی داخل ہے کہ اس کے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے۔(مراۃ المناجیح،۲/۱۸۳)

شیطان صفوں میں گھس جاتا ہے

نبی پاک،صاحبِ لولاک،سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشادفرمایا:اپنی صفیں سیدھی کرو،ان میں نزدیکی کرو،اپنی گردنیں مقابل رکھو،اس کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میں شیطان کوصفوں کی کشادگی میں بکری کے بچے کی طرح گھستا دیکھتا ہوں۔

(ابوداؤد،کتاب الصلاۃ،باب تسویۃ الصفوف،۱/۲۶۶ حدیث:۶۶۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: معنی یہ ہوئے کہ نماز کی صفیں سیدھی بھی رکھو اور ان میں مل کر کھڑے ہو کہ ایک دوسرے کے آپس میں کندھے ملے ہوں۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حدیثِ پاک اس حصے **''ان میں نزدیکی کرو''** کے تحت فرماتے ہیں: صفیں قریب قریب رکھو اس طرح کہ دو صفوں کے درمیان اور صف نہ بن سکے یعنی صرف سجدہ کا فاصلہ رکھو، نماز جنازہ میں چونکہ سجدہ نہیں ہوتا اس لئے وہاں صفوں میں اس سے بھی کم فاصلہ چاہیے۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حدیثِ پاک کے اس حصے **''اپنی گردنیں مقابل رکھو''** کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ اونچے نیچے مقام پر نہ کھڑے ہو، ہموار جگہ کھڑے ہو تا کہ گردنیں برابر رہیں، لہٰذا یہ جملہ مکرر نہیں آگے پیچھے نہ ہونا ''رُصُّوْا'' میں بیان ہو چکا تھا۔ خیال رہے کہ گردنوں کا قدرتی طور پر اونچا نیچا ہونا معاف ہے کہ بعض لمبے اور بعض پستہ قد ہوتے ہیں۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حدیثِ پاک کے اس حصے **''شیطان کو صفوں کی کشادگی میں بکری کے بچے کی طرح گھستا دیکھتا ہوں''** کے تحت فرماتے ہیں: خنزب شیطان جو نماز میں وسوسہ ڈالتا ہے وہ صف کی کشادگی میں بکری کے بچے کی شکل میں داخل ہو کر نمازیوں کو وسوسہ ڈالتا ہے۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے: **ایک** یہ کہ شیطان مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے، دیکھو اس شیطان کی شکل اپنی تو کچھ

اور ہے مگر اس وقت بکری کی شکل میں بن جاتا ہے۔ **دوسرے** یہ کہ رب تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلّم کو وہ طاقت بخشی ہے کہ خالق (عزوجل) کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بھی ہر مخلوق پر نظر رکھتے ہیں۔ **تیسرے** یہ کہ جب شیطان جیسی غیبی مخلوق آپ کی نگاہ سے غائب نہیں تو انسان آپ سے کیسے چھپ سکتے ہیں!

(مراٰۃ المناجیح، ۲/۱۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(16) بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلد چلا جائے

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ** عالیشان ہے: اَلَاوَاِنَّ مِنهُمُ الْبَطِیءَ الْغَضَبِ سَرِیعَ الْفَیْءِ،وَمِنهُمْ سَرِیعَ الْغَضَبِ سَرِیعَ الْفَیْءِ،فَتِلْكَ بِتِلْكَ،اَلَا وَاِنَّ مِنهُمْ سَرِیعَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ اَلَا وَخَیرُهُمْ بَطِیءُ الْغَضَبِ سَرِیعُ الْفَیْءِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِیعُ الْغَضَبِ بَطِیءُ الْفَیْءِ یعنی اور آگاہ رہو کہ (لوگوں میں) بعض وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آتا ہے جلدی ختم ہوجاتا ہے اور بعض کو جلدی غصہ آتا ہے جلدی ختم ہوجاتا ہے تو یہ اس کا بدلہ ہے، سن لو! ان میں سے بعض کو جلدی غصہ آتا ہے دیر سے اُترتا ہے، سن لو! ان میں سے بہتر وہ ہے جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی ختم ہوجائے اور بُرے وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آئے دیر سے زائل ہو۔

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی اصحابہ۔۔الخ، ٤/٨١، حدیث: ٢١٩٨)

دل کو ایمان سے بھر دے گا

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ پاک ہے: مومن کے غصہ پی لینے سے بڑھ کر کوئی گھونٹ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ نہیں اور جو اللہ کی رضا کے لئے غصہ پی لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو ایمان سے بھر دے گا۔

(مسند احمد، ١/٧٠٠، حدیث: ٣٠١٧)

غصہ پینے کا ثواب

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: کسی بندے نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کوئی گھونٹ اس غصہ کے گھونٹ سے بہتر نہ پیا جسے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا جوئی کے لئے پی لے۔

(ابن ماجه، ابواب الزهد، باب الحلم، ٤/٤٦٣ حدیث: ٤١٨٩)

غصے کا گھونٹ کڑوا ضرور ہے مگر اس کا پھل بہت میٹھا ہے

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص مجبوری کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کی رضا جوئی کے لئے اپنا غصہ پی لے اور قادر ہونے کے باوجود غصہ جاری نہ کرے وہ اللہ کے نزدیک بڑے درجے والا ہے۔ غصہ پینا ہے تو کڑوا مگر اس کا پھل بہت میٹھا ہے۔ غصہ کو گھونٹ فرمایا کیونکہ جیسے کڑوی چیز بمشکل تمام گھونٹ گھونٹ کر کے پی جاتی ہے ایسے ہی غصہ پینا مشکل ہے۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٦٦٤)

حکایت:22 تھپڑ معاف کیا مگر کب؟

حضرت سیّدُنا مَعْمَر بن راشد علیہ رحمۃ اللّٰہِ الواحد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیّدُنا قتادہ بن دِعامہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے تابعی بزرگ حضرت سیّدُنا بلال بن ابی بُردہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے اس کے خلاف مدد چاہی، لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہ دی۔ چنانچہ، آپ نے ''قَسْرِی'' سے شکایت کی تو اس نے حضرت سیّدُنا بلال بن ابی بُردہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو لکھا: آپ نے ابوخطاب حضرت سیّدُنا قتادہ بن دِعامہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ چنانچہ، حضرت سیّدُنا بلال بن ابی بُردہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے تھپڑ مارنے والے کو بلایا اور بصرہ کے سرداروں کو بھی بلایا۔ وہ حضرت سیّدُنا قتادہ بن دِعامہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے اس شخص کی سفارش کرنے لگے، لیکن آپ نے سفارش قبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: تم بھی اسی طرح اسے تھپڑ مارو جس طرح اس نے تمہیں مارا تھا! اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اوپر کرلو! اور ہاتھ بلند کرکے زوردار تھپڑ مارو۔ چنانچہ بیٹے نے آستینیں اوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: ہم نے رضائے الٰہی کے لئے اسے معاف کیا، کیونکہ کہا جاتا ہے کہ معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔

(حلیة الاولیاء، قتادة بن دعامة، ۲/ ۳۸۶، رقم: ۲۶۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:23 شیطان کی گیند

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبِّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک راہب اپنی عبادت گاہ میں عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ شیطان نے اسے گمراہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن ناکام رہا، پھر اس نے راہب کو عبادت گاہ کا دروازہ کھولنے کے لئے کہا مگر پھر بھی راہب خاموش رہا تو شیطان نے اس سے کہا: اگر میں چلا گیا تو تجھے بہت افسوس ہوگا۔ راہب پھر بھی خاموش رہا، یہاں تک کہ شیطان نے کہا: میں مسیح (یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام) ہوں۔ راہب نے اسے جواب دیا: اگر آپ مسیح (علیہ السلام) ہیں تو کیا آپ نے ہمیں عبادت میں کوشش کرنے کا حکم نہیں دیا؟ اور کیا آپ نے ہم سے قیامت کا وعدہ نہیں کیا؟ آج اگر آپ ہمارے پاس کوئی اور چیز لے کر آئے ہیں تو ہم آپ کی بات کیسے مان لیں؟ تو بالآخر شیطان نے خود ہی بتا دیا: میں شیطان ہوں اور تجھے گمراہ کرنے آیا تھا مگر نہ کر سکا۔ اس کے بعد شیطان نے راہب سے کہا: تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں چاہو سوال کر سکتے ہو۔ تو راہب نے کہا: میں تجھ سے کچھ نہیں پوچھنا چاہتا۔ جب شیطان منہ پھیر کر جانے لگا تو راہب نے اس سے کہا: کیا تو سن رہا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! کیوں نہیں۔ تو راہب نے اس سے پوچھا: مجھے بنی آدم کی ان عادتوں کے بارے میں بتا جو ان کے خلاف تیری مددگار رہیں؟ شیطان بولا: وہ غصہ ہے، آدمی جب غصہ میں ہوتا ہے تو میں اسے اس طرح اُلٹ پلٹ کرتا ہوں جیسے

بچے گیند سے کھیلتے ہیں۔(الزواجر،الباب الاول،۱/۱۰۷)

حکایت:24 غصے میں گاڑی توڑ ڈالی

غصے میں آ کر گھر کی چھوٹی موٹی چیزیں توڑ دینے والے لوگوں کے بارے میں تو آپ نے سنا ہی ہوگا تاہم ملکِ چین کا ایک شخص اپنی لاکھوں کی گاڑی میں ہونے والی بار بار کی خرابی سے اتنا تنگ آ گیا کہ اس نے خود ہی اپنی قیمتی گاڑی تباہ کر وادی۔ یہ شخص اپنی سات لاکھ ڈالر مالیت کی گاڑی سے اس وقت بے زار آ گیا جب اس میں ہونے والی خرابی مکینک کی بار بار کی کوششوں کے باوجود بھی درست نہ ہو سکی تو اس جذباتی شخص نے اپنا غصہ نکالنے کا انوکھا طریقہ اپنایا اور نوجوانوں کے ایک گروہ کو ہتھوڑے اور ڈنڈے دے کر قیمتی گاڑی اپنی آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کروادی۔

(جنگ آن لائن یکم جنوری2013)

غصہ نکالنے کا کلب

اس دنیا میں احمقوں کی کمی نہیں، اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ ایک خبر کے مطابق نیویارک امریکہ میں ایک ایسے ڈسٹرکشن کلب کا آغاز کردیا گیا ہے جس کے رکن بن کر آپ مہنگی اور قیمتی اشیاء توڑ سکتے ہیں اور اپنا غصہ شاہانہ انداز میں نکال سکتے ہیں۔اس انوکھی سروس کے تحت آپ مہنگی گاڑیوں، قیمتی کراکری اور فرنیچر سے لے کر جدید ٹیکنالوجی کی اشیاء جیسے لیپ ٹاپ اور کمپیوٹر پر بھی اپنا غصہ نکال سکتے ہیں۔

صرف یہی نہیں بلکہ آپ کس ہتھیار سے انہیں توڑنا چاہتے ہیں، اس کا بھی خصوصی انتظام ہے اور یہاں آپ کو کلہاڑی سے لے کر ہتھوڑی تک فراہم کی جاسکتی ہے۔ بس آپ کو کیا توڑنا ہے اور کس سے توڑنا ہے؟ اس کے لئے مطلوبہ رقم فراہم کیجیے اور اپنا غصّہ انہیں تباہ کر کے نکال دیں۔ (جنگ آن لائن 4 جنوری 2013)

غصہ کے وقت کی دعا

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو جب غصہ آتا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ارشاد فرماتے: یوں کہو: اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ، اِغْفِرْ لِی ذَنْبِی، وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِی، وَاَجِرْنِی مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے رب! میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کے غصے کو ختم فرما اور مجھے گمراہ کرنے والے ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ فرما۔

(عمل الیوم واللیلة لابن السنی، باب ما یقول اذا غضب، ص ٤٠٤، حدیث ٤٥٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غصے کی عادت نکالنے کے دو وظیفے

(۱) چلتے پھرتے کبھی کبھی یَا اَللّٰہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ کہہ لیا کرے۔

(۲) چلتے پھرتے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِین پڑھتا رہے۔

(غصے کے بارے میں مزید معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کے رسالے ''غصے کا علاج'' کا

مطالعہ بہت مفید ہے۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(17) سب سے بہترین دوست

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: خَیْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِصَاحِبِہٖ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بہترین رفیق وہ ہے جو اپنے دوستوں کے لئے زیادہ بہتر ہو۔

(ترمذی، ابواب ا لبر والصلۃ، ماجاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹ حدیث: ۱۹۵۱)

حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: لفظ'' صاحِب'' کا اطلاق چھوٹے، بڑے اور برابر تینوں عمر والوں پر ہوتا ہے، اسی طرح صحبت چاہے دینی ہو یا دُنیاوی، سفر میں ہو یا حالتِ اِقامت میں، ان تمام صاحبوں، دوستوں میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اس کا ثواب اور درجہ زیادہ ہے جو اپنے دوست کی زیادہ خیر خواہی کرے، اگر چہ اس کا دوست دیگر خصلتوں میں اس سے زیادہ مرتبہ رکھتا ہو۔

(فیض القدیر، ۳/۶۲۴ تحت الحدیث: ۳۹۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خوشی داخل کرنے کا نرالا انداز

حضرتِ سیِّدُ نامُوَرِّق عجلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بڑے اَحسن انداز میں اپنے

دوستوں کے دل میں خوشی داخل کیا کرتے تھے، اپنے کسی دوست کے پاس مال کی تھیلی رکھ کر اس سے فرماتے: میرے واپس آنے تک اسے اپنے پاس رکھو، پھر اسے پیغام بھیج دیتے کہ یہ تمہارے لئے حلال ہے۔ (المستطرف ، ۱ / ۲۷٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوستی کس سے کرنی چاہئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ایسوں سے دوستی کرنی چاہئے جن کی دوستی ہمیں دنیا اور آخرت دونوں میں فائدہ دے، پارہ 25 سورۃُ الزُّخْرُف کی آیت نمبر 67 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾ (پ ۲۵،الزخرف:٦٧)

ترجمہ کنزالایمان: گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔

صدرُالافاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی دینی دوستی اور وہ محبت جو اللّٰہ تعالٰی کے لئے ہے باقی رہے گی۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے آپ نے فرمایا: دو دوست مومن اور دو دوست کافر، مومن دوستوں میں ایک مرجاتا ہے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے: یارب! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ

مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے، یارب! اس کو میرے بعد گمراہ نہ کر اور اس کو ہدایت دے جیسی میری ہدایت فرمائی اور اس کا اِکرام کر جیسا میرا اِکرام فرمایا، جب اس کا مومن دوست مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے، اچھا دوست ہے، اچھا رفیق ہے۔ اور دو کافر دوستوں میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو دعا کرتا ہے، یارب! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرماں برداری سے منع کرتا تھا اور بدی کا حکم دیتا تھا، نیکی سے روکتا تھا اور خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا نہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے تو ان میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہے: بُرا بھائی، بُرا دوست، بُرا رفیق۔ (خزائن العرفان، ص۹۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے

سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کر رہا ہے۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ٤٥، ٤/١٦٧ حدیث: ٢٣٨٥)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: دین سے مراد یا تو ملت و مذہب ہے یا سیرت واخلاق، دوسرے معنی زیادہ ظاہر ہیں یعنی عموماً انسان اپنے دوست کی سیرت واخلاق اختیار کرلیتا ہے کبھی اس کا مذہب بھی اختیار کرلیتا ہے لہٰذا اچھوں سے دوستی رکھو تا کہ تم بھی اچھے بن جاؤ۔ صوفیاء فرماتے ہیں: لَاتُصَاحِبْ اِلَّامُطِیْعاً وَلَا تُخَالِلْ اِلَّا تَقِیّاً یعنی نہ ساتھ رہو مگر اللّٰہ (و) رسول کی فرمانبرداری کرنے والے کے نہ دوستی کرو مگر متقی سے۔

مفتی صاحب رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ **اللّٰہ ورسول** (عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کا مطیع ہے یا نہیں! رب تعالیٰ فرماتا ہے: وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ ﴿۱۱۹﴾ (پ ۱۱، التوبہ: ۱۱۹) (ترجمہ کنزالایمان: اور سچوں کے ساتھ ہو) صوفیاء فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اَخذ یعنی لے لینے کی خاصیت ہے، حریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا۔ خیال رہے کہ خُلَّت دلی دوستی کو کہتے ہیں جس سے محبت دل میں داخل ہوجائے۔ یہ ذکر دوستی ومحبت کا ہے کسی فاسق و فاجر کو اپنے پاس بٹھا کر متقی بنا دینا تبلیغ ہے، حضورِ انور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم) نے گنہگاروں کو اپنے پاس بلا کر متقیوں کا سردار بنا دیا۔ (مراۃ المناجیح، ۵۹۹/۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فاسق کی صحبت سے بچو

حضرتِ سیِّدُ نا حَسَن بن احمد کاتب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا فرمان ہے: فاسِق وفاجر لوگوں کی صحبت ایک بیماری ہے اور اِس کی دوا اُن سے دوری اختیار کرنا ہے۔

(المستطرف ،١/ ٢٤٨)

حکایت:25 میرے دوست کو مجھ سے مانگنا پڑا

ایک شخص اپنے دوست کے گھر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ دوست نے باہر نکل کر حاجت دریافت کی تو اس نے کہا کہ مجھ پر اتنا اتنا قرض ہے۔ دوست نے گھر کے اندر جاکر اسے اتنی رقم لادی جو اس پر قرض تھی اور پھر گھر کے اندر جاکر رونے لگا۔ اس کی زوجہ نے کہا کہ اگر اس کی ضرورت کو پورا کرنا آپ پر گراں تھا تو پھر کوئی عُذر کیوں نہیں کردیا؟ جواب دیا: میں اس لئے رورہا ہوں کہ میں نے اپنے دوست کی خبر گیری نہیں کی یہاں تک کہ اسے میرے دروازے پر آکر مانگنا پڑا۔

(المستطرف، ١/ ٢٧٥)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ محبوب

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب دو دوست اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرتے ہیں تو ان میں سے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَل کا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

(مستدرك،كتاب البر والصلة،باب اذا احب احدكم..الخ،٥/٢٣٩حديث:٧٤٠٣)

حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ان دونوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک اس دوست کی زیادہ قدر ومنزلت ہے جو کسی دنیوی مطلب کے حصول کے لئے نہیں بلکہ صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے دوست سے محبت کرے اور ان تمام حقوق کو ادا کر کے محبت کو پختہ کرے جس سے دوستی مضبوط ہوتی ہے اور اس کا اصول یہ ہے کہ اپنے دوست کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اگر دوستی کی یہ حالت نہ ہو تو پھر یہ دوستی نہیں بلکہ منافقت اور دنیا وآخرت میں وبال ہے۔

(فیض القدیر، ۵/۵۵۵تحت الحدیث:۷۸۶۷)

یہی ایمان ہے

صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کے ایمان میں سے یہ بھی ہے کہ وہ کسی آدمی سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے محبت کرے، اس کی محبت کسی مال کے عطیہ کرنے کی وجہ سے نہ ہو تو یہی ایمان ہے۔(المعجم الاوسط،۵/۲۴۵حدیث:۷۲۱٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(18) سب سے بہترین پڑوسی

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: خَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرُھُمْ لِجَارِہٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب

سے بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کے لئے زیادہ بہتر ہو۔

(ترمذی،ابواب البر والصلة،ماجاء فی حق الجوار،۳/۳۷۹حدیث:۱۹۵۱)

حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جو اپنے پڑوسی کا زیادہ خیر خواہ ہوگا وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے افضل ہوگا،اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بُرا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ بُرا ہو۔

(فیض القدیر،۳/۶۲۴تحت الحدیث:۳۹۹۸)

اسلام میں پڑوسی کا خیال

سرکارِ ابد قرار،شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جس سے محبت کرتا ہے اسے بھی دنیا عطا کرتا ہے اور جس سے محبت نہیں کرتا اسے بھی دیتا ہے لیکن دین صرف اسے دیتا ہے جس سے محبت کرتا ہے اور جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے دین عطا کیا پس اس سے محبت کی اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کے بَوَائِق سے محفوظ نہ ہوجائے۔صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! یہ بَوَائِق کیا ہیں؟ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس کا دھوکا اور ظُلْم۔

(مسند احمد،۲/ ۳۳حدیث:۳۶۷۲)

پڑوسی کے حقوق

حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن حیدہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت مآب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم میں عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم مجھ پر پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، اگر فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو، اگر قرض مانگے تو اسے قرض دے دو اور اگر وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرو۔ (المعجم الکبیر، ١٩/ ٤١٩ حدیث:١٠١٤)

جنتی اور جہنمی عورت

ایک شخص نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فلاں عورت کا تذکرہ اس کی نماز صدقہ اور روزوں کی کثرت کی وجہ سے کیا جاتا ہے مگر وہ اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے۔ تو رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ اس نے پھر عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فلاں عورت نماز و روزے کی کمی اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرنے کے باعث پہچانی جاتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو ایذا بھی نہیں دیتی تو آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جنتی ہے۔

(مسند احمد، ٣/ ٤٤١، حدیث:٩٦٨١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:26 پڑوسی کی دیوار کی مٹی

ایک بزرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے مکتوب لکھا اور اسے اپنے پڑوسی کی دیوار سے خشک کرنا چاہا، لیکن اس سے باز رہا، پھر دل میں کہا: یہ مٹی ہے اور مٹی کی کیا حیثیت ہے؟ چنانچہ اُسے مٹی سے خشک کرلیا تو غیب سے آواز آئی: جو شخص دیوار سے مٹی لینے کو معمولی سمجھتا ہے وہ کل قیامت کے دن اِس کی سزا دیکھ لے گا۔

(احیاء علوم الدین ،کتاب النیة والاخلاص والصدق،بیان تفصیل الأعمال المتعلقة بالنیة،٥/٩٩)

خواجہ غریب نواز رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اور پڑوسیوں کے حقوق

حضرتِ سیدنا خواجہ غریب نواز رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے ،ان کی خبر گیری فرماتے ،اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہوجاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے ،اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہوجاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہوکر اس کے حق میں مغفرت ونجات کی دعا فرماتے نیز اس کے اہل خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلی دیا کرتے۔

(معین الارواح،ص١٨٨،بتغیر)

پڑوس کے چالیس گھروں پر خرچ کیا کرتے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن ابی بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ اپنے پڑوس کے گھروں میں سے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کے چالیس چالیس گھروں کے لوگوں پر خرچ کیا

کرتے تھے، عید کے موقع پر انہیں قربانی کا گوشت اور کپڑے بھیجتے اور ہر عید پر سو غلام آزاد کیا کرتے تھے۔(المستطرف ،۱/ ۲۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

(19) بہترین شخص وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ خِیَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً بہترین شخص وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔(مسلم،کتاب الساقاة،باب من استسلف شیئا،ص٨٦٥حدیث:١٦٠٠)

خوش دلی سے قرض ادا کریں

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اگر مقروض بغیر شرط لگائے قرض سے کچھ زیادہ دے دے خواہ وصف (مثلاً: کھوٹے کی جگہ کھرا روپیہ واپس کرنا) کی زیادتی ہو یا تعداد (مثلاً: 30 روپے کے بدلے 40 روپے واپس کرنا) میں وہ سود نہیں۔ سود وہ ہے جو قولاً یا عادتاً مشروط ہو۔ (مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) دوسرے یہ کہ (مقروض) قرض خواہ کو خوش دلی سے قرض ادا کرے۔

(مراۃ المناجیح،۴/۲۹۴)

قرض اچھی نیت سے لیجئے

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے مال قرض لے جس کے ادا کر دینے کا پختہ ارادہ رکھے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے ادا کرا ہی دیتا ہے اور جو ان کے برباد کرنے کا ارادہ کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر بربادی ڈالتا ہے۔(بخاری، کتاب فی الاستقراض ۔۔الخ، باب من اخذ اموال الناس۔۔الخ، ۲/۱۰۵ حدیث:۲۳۸۷)

نیک آدمی کا قرض ادا ہو ہی جاتا ہے

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جس کی نیت قرض لیتے وقت ہی ادا کرنے کی نہ ہو، پہلے ہی سے مال مارنے کا ارادہ ہو، ایسا آدمی بے ضرورت بھی قرض لے لیتا ہے اور ناجائز طور پر بھی۔ غرضکہ یہ حدیث بہت سی ہدایتوں پر مشتمل ہے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ نیک آدمی کا قرض ادا ہو ہی جاتا ہے خواہ زندگی میں خود ادا کرے یا بعد موت اس کے وارِث ادا کریں جیسا کہ حضرتِ ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے حضورِ انور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی وفات کے بعد حضور کا قرض ادا کیا، زرہ چھڑائی، اگر یہ بھی نہ ہو تو بروزِ قیامت رب تعالٰی ایسے مقروض کا قرض اس کے قرض خواہ سے معاف کرا دے گا یا قرض خواہ کو قرض کے عوض جنت کی نعمتیں بخش دے گا، بہر حال حدیث واضح ہے۔ اس پر یہ اعتراض نہیں کہ حضورِ انور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) پر قرض کیوں رہ گیا تھا، وہ رب نے کیوں ادا نہ کرایا کہ حضرتِ صدیق (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کا ادا کرنا رب تعالٰی ہی کی طرف سے تھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/۲۹۷)

حکایت:27 قرض واپس کرنے کی دلچسپ حکایت

مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک ہزار دینار بطور قرض مانگے۔ اس نے کہا: تم کسی گواہ کو لے کر آؤ تاکہ وہ اس قرض پر گواہ بنے۔ قرض مانگنے والے نے کہا کہ اللّٰہ کا گواہ ہونا کافی ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: پھر تم کسی کفیل کو لے کر آؤ، اس نے جواب دیا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کفیل ہونا بہت ہے۔ اس پر دوسرے شخص نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو، پھر اس نے ایک معینہ مدت کے وعدے پر اسے ہزار دینار بطورِ قرض دیدیئے۔ قرض لینے والا شخص اپنے کام کے سلسلے میں دریائی سفر پر گیا اور اپنا کام مکمل کیا۔ اس کے بعد اس نے کشتی کی تلاش شروع کی تاکہ وعدے کے مطابق وقت پر قرض ادا کرسکے لیکن کوئی کشتی نہ ملی۔ تب اس نے ایک لکڑی کو کھوکھلا کیا اور اس کے اندر ایک ہزار دینار اور قرض خواہ کے نام ایک پرچہ لکھ کر رکھ دیا اور پھر کسی چیز سے لکڑی کا منہ بند کردیا۔ پھر وہ اس لکڑی کو لے کر دریا پر آیا اور یہ دعا کی: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے خوب علم ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لئے تھے۔ اس نے مجھ سے کفیل کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا: اللّٰہ کا کفیل ہونا کافی ہے، وہ تیری کفالت پر راضی ہوگیا اور اس نے مجھ سے گواہ لانے کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا: اللّٰہ کا گواہ ہونا کافی ہے تو وہ تیری گواہی پر راضی ہوگیا۔ میں نے کشتی تلاش کرنے کی پوری کوشش کی تاکہ میں اس کی طرف اس کی رقم بھیج دوں لیکن میں اس پر قادر نہیں

ہوا اور اب میں یہ رقم والی لکڑی تیری اَمان میں دیتا ہوں۔ پھر اس شخص نے وہ لکڑی دریا میں ڈال دی۔ وہ شخص وہاں سے واپس آ گیا اور اس عرصے میں کشتی تلاش کرتا رہا تا کہ اپنے شہر کی طرف واپس جاسکے۔ دوسری طرف قرض خواہ بھی دریا کے پاس آیا کہ شاید کوئی کشتی نظر آئے جو اس کا مال لیکر آ رہی ہو۔ اتنے میں اسے دریا کے کنارے وہ لکڑی نظر آئی جس میں ایک ہزار دینار موجود تھے۔ اس نے ایندھن کے طور پر استعمال کیلئے وہ لکڑی اٹھالی، جب اسے چیرا تو اس میں ایک ہزار دینار اور پیغام پر مشتمل پرچہ ملا۔ چند دن بعد قرض لینے والا شخص دریا پار کر کے آیا اور ایک ہزار دینار لا کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں مسلسل کشتی تلاش کرتا رہا تا کہ تمہاری رقم وقت پر پہنچا سکوں لیکن اس سے پہلے مجھے کشتی نہیں ملی۔ قرض خواہ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے میری طرف کوئی چیز بھیجی تھی؟ مقروض نے جواب دیا: میں جس کشتی پر آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی کشتی نہیں ملی جس پر میں تمہارے پاس آتا۔ قرض خواہ نے کہا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری وہ رقم مجھے پہنچا دی ہے جو تم نے لکڑی میں رکھ کر میرے پاس بھیجی تھی، چنانچہ وہ شخص ایک ہزار دینار لے کر خوشی سے واپس چلا گیا۔ (بخاری، کتاب الکفالة، باب الکفالة فی القرض...الخ، ۲/ ۷۳، حدیث: ۲۲۹۱)

حکایت: 28 تنگ دست مقروض کو مہلت دینے کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد

فرمایا: ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے خادم کو کہہ رکھا تھا کہ جب تو کسی تنگ دست کے پاس تقاضا کو جائے تو اسے معاف کر دے، ہوسکتا ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم کو معاف کر دے، جب وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کو معاف فرمادیا۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب من انظر معسرا، ۱۲/۲ حدیث: ۲۰۷۸)

حکایت: 29 مکان کی سیڑھی ٹوٹ گئی

منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا قَیس بن سعد بن عُبادہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما بیمار ہوئے تو ان کے دوست واَحباب نے ان کی عِیادت میں تاخیر کی، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو بتایا گیا: چونکہ انہوں نے آپ کا قرض دینا ہے اس لئے وہ حیا کے باعث نہیں آئے۔ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مال کو ذلیل ورُسوا کرے جو دوستوں کو ملاقات سے روک دیتا ہے، پھر ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے کہ جس آدمی پر قیس بن سعد کا قرض ہو وہ اس سے بَری ہے۔ راوی کہتے ہیں: یہ سن کر شام تک ملاقات وعیادت کرنے والوں کی اتنی بھیڑ لگ گئی کہ آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے مکان کی سیڑھی ٹوٹ گئی۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، حکایات الأسخیاء ۳/۳۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) دنیا کا بہترین سامان نیک بی بی ہے

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

ارشاد فرمایا: خَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا اَلْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ یعنی: دنیا کا بہترین سامان نیک بی بی ہے۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ، ص ٧٧٤، حدیث: ١٤٦٧)

نیک بیوی مرد کو نیک بنا دیتی ہے

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ نیک بیوی مرد کو نیک بنا دیتی ہے وہ اُخروی نعمتوں سے ہے۔ حضرتِ علی (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً کی تفسیر میں فرمایا کہ خدایا ہم کو دنیا میں نیک بیوی دے آخرت میں اعلیٰ حور عطا فرما اور آگ یعنی خراب بیوی کے عذاب سے بچا۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب النکاح، ٦/٢٦٥ تحت الحدیث: ٣٠٨٣) جیسے اچھی بیوی خدا کی رحمت ہے ایسی ہی بری بیوی خدا کا عذاب۔

(مراۃ المناجیح، ۵/۴)

مال جمع کرنے سے بہتر ہے

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ بہترین چیز نہ بتاؤں جو آدمی جمع کرے وہ اچھی بیوی ہے کہ جب اسے دیکھے تو پسند آئے اور جب اسے حکم دے تو وہ فرماں برداری کرے اور جب مرد غائب ہو تو اس کی حفاظت کرے۔

(ابوداؤد، کتاب الزکوۃ، باب فی حقوق المال، ٢/١٧٦، حدیث: ١٦٦٤)

نیک بیوی تحفہ ہے

مُفَسّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اے عمر اگر چہ مال جمع کرنا جائز ہے مگر تم لوگ اسے اپنا اصل مقصود نہ بنالو اس سے بھی بہتر مسلمان کے لئے نیک بیوی ہے کہ صورت بھی اچھی ہو اور سیرت بھی کہ اس کے نفعے مال سے زیادہ ہیں کیونکہ سونا چاندی اپنی ملک سے نکل کر نفع دیتے ہیں اور نیک بیوی اپنے پاس رہ کر نافع ہے، سونا چاندی ایک بار نفع دیتے ہیں اور بیوی کا نفع قیامت تک رہتا ہے مثلاً رب تعالیٰ اس سے کوئی نیک بیٹا بخشے جو زندگی میں باپ کا وزیر بنے اور بعدِ موت اس کا خلیفہ۔ حدیث شریف میں ہے کہ نکاح سے مرد کا دو تہائی دین مکمل و محفوظ ہو جاتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب النکاح، ١٦/١١٨، حدیث:٤٤٤٤٧) ﴿مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:﴾ سبحٰن اللہ! سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کتنا جامع ہے عورت کی سیرت دو کلموں میں بیان فرمادی کہ جب خاوند گھر میں موجود ہو تو اس کی ہر جائز بات مانے اور جب غائب ہو یعنی سفر میں ہو یا مرجائے تو اس کے مال، عزت و اَسرار کی حفاظت کرے یعنی آمِنہ اَمِینَہ و مَامُونَہ ہو۔ (مراۃ المناجیح، ٣/١٦)

نیک عورت سونے سے زیادہ نفع بخش ہے

ایک بزرگ رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: نیک عورت سونے سے زیادہ نفع بخش ہے کیونکہ سونا خرچ ہونے کے بعد ہی نفع دیتا ہے جبکہ بیوی جب تک

تمہارے ساتھ ہے تم اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہو، اس سے اپنی فطری حاجت پوری کرتے ہو، ضرورت پڑنے پر اس سے مشورہ کرتے ہو تو وہ تمہارے راز کی حفاظت کرتی ہے، اپنے کاموں میں اس سے مدد طلب کرتے ہو تو تمہاری اِطاعت کرتی ہے نیز تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے اہل و مال کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر عورت میں صرف یہ بھلائی ہوتی کہ وہ تمہارے نطفے کی حفاظت اور تمہاری اولاد کی پرورش کرتی ہے تو اس کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔

(فیض القدیر، ۱/۵۹۵ تحت الحدیث:۹۱۸)

بے وقوف عورت شوہر کو برباد کردیتی ہے

حضرتِ سیّدُنا سلیمان بن داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حکمت آمیز باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عقل مند عورت اپنے شوہر کے گھر کو آباد کرتی ہے جبکہ بیوقوف عورت اسے برباد کرکے چھوڑتی ہے۔ (المستطرف، ۲/۳۹۹)

اچھی اور بُری عورت کی مثال

حضرتِ سیّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: بُری عورت اپنے شوہر کے لئے ایسی ہے جیسے بوڑھے شخص پر بھاری وزن جبکہ اچھی عورت سونے سے آراستہ تاج کی طرح ہے کہ جب بھی شوہر اسے دیکھتا ہے تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ (المستطرف، ۲/۴۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(21) بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں کے لئے بہترین ہو

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ یعنی تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔

(ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، ۵/۴۷۵ حدیث: ۳۹۲۱)

کوئی مؤمن اپنی بیوی کو دشمن نہ جانے

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ محبت نشان ہے: کوئی مؤمن کسی مؤمنہ بیوی کو دشمن نہ جانے اگر اس کی کسی عادت سے ناراض ہو تو دوسری خصلت سے راضی ہوگا۔

(مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، ص ۷۷۵ حدیث: ۱۴۶۹)

بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیسی نفیس تعلیم، مقصد یہ ہے کہ بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے، لہٰذا اگر بیوی میں دو ایک برائیاں بھی ہوں تو اسے برداشت کرو کہ کچھ خوبیاں بھی پاؤ گے۔ یہاں (صاحِب) مرقات نے فرمایا کہ جو شخص بے عیب ساتھی کی تلاش میں رہے گا وہ دنیا میں اکیلا ہی رہ جائے گا، ہم خود ہزار ہا برائیوں کا چشمہ ہیں، ہر دوست عزیز کی برائیوں سے درگزر کرو، اچھائیوں پر نظر رکھو، ہاں

اصلاح کی کوشش کرو، بے عیب تو رسولُ اللّٰہ (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ہیں۔

(مراۃ المناجیح، ۵/۸۷)

انسان کے چار باپ ہوتے ہیں

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف لطیف ''اسلامی زندگی'' میں شوہروں کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اور اے شوہرو! تم یاد رکھو کہ دنیا میں انسان کے چار باپ ہوتے ہیں: ایک تو نسبی باپ، دوسرے اپنا سُسَر تیسرے اپنا اُستاد، چوتھے اپنا پیر۔ اگر تم نے اپنے سُسَر کو بُرا کہا تو سمجھ لو کہ اپنے باپ کو بُرا کہا، حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے، بہت کامیاب شخص وہ ہے جس کی بیوی بچے اس سے راضی ہوں۔ خیال رکھو کہ تمہاری بیوی نے صرف تمہاری وجہ سے اپنے سارے میکے کو چھوڑا۔ بلکہ بعض صورتوں میں دیس چھوڑ کر تمہارے ساتھ پردیسی بنی اگر تم بھی اس کو آنکھیں دکھاؤ تو وہ کس کی ہو کر رہے؟ تمہارے ذمہ ماں باپ، بھائی بہن، بیوی بچے سب کے حق ہیں کسی کے حق میں کسی کے حق کے ادا کرنے میں غفلت نہ کرو اور کوشش کرو کہ دنیا سے بندوں کے حق کا بوجھ اپنے پر نہ لے جاؤ، خدا کے تو ہم سب گنہگار ہیں مگر مخلوق کے گنہگار نہ بنیں۔ (اسلامی زندگی، ص ۶۸)

حکایت: 30 بیوی کے ساتھ حُسنِ سُلُوک

ایک بزرگ نے کسی عورت سے نکاح کیا، وہ ہمیشہ اُس کی خدمت کرتے

رہتے حتّٰی کہ عورت نے شرم محسوس کی اور اس بات کا تذکرہ اپنے والد سے کیا کہ میں اس شخص پر حیران ہوں، کئی سال سے میں اس کے گھر میں ہوں، میں جب بھی بیت الخلا جاتی ہوں یہ مجھ سے پہلے ہی وہاں پانی رکھ دیتا ہے۔(احیاء علوم الدین،کتاب کسر الشهوتين،بيان ماعلى المريد فى ترك التزويج وفعله،۱۲۷/۳)

حکایت:31 دو بیویوں میں انصاف کی عمدہ مثال

حضرت سیِّدُ نا یحییٰ بن سعید علیہ رَحْمَۃُ اللہ المجید سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُ نا مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالٰی عنہ کی دو بیویاں تھیں۔جس دن ایک کی باری ہوتی اس دن دوسری کے گھر میں وضو تک نہ فرماتے تھے۔جب ملکِ شام میں کسی مرض میں مبتلا ہو کر دونوں انتقال کر گئیں تو چونکہ اس وقت سب لوگ اپنے اپنے معاملات میں مصروف تھے، اس لئے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کر دیا گیا، اور قبر میں اُتارتے وقت بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے قُرعہ ڈالا کہ پہلے کس کو قبر میں رکھا جائے۔

(صفة الصفوة ، معاذ بن جبل ، ذكر نبذه من ورعه ، ۱/ ۲۵۵)

حکایت:32 دنیا والی زوجہ جنت میں بھی زوجہ کیسے بنے؟

حضرت سیِّدُ نا لقمان بن عامر علیہ رحمۃُ اللہِ القادر سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمّ دَرْدَاء رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بارگاہِ الٰہی میں یوں التجا کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سیِّدُ نا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دنیا میں مجھے نکاح کا پیغام بھیجا اور مجھ سے شادی کی، میں تیری بارگاہ میں عرض کرتی ہوں کہ مجھے جنت میں بھی ان کی

زوجیت میں رکھنا۔'' حضرت سیّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُن سے فرمایا: ''اگر تو اس بات کو پسند کرتی ہے تو میں بھی یہی چاہتا ہوں، لہٰذا میرے بعد کسی سے شادی نہ کرنا۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت سیّدَتُنا اُمِّ دَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہا صاحبِ حسن و جمال تھیں۔ حضرت سیّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وفات کے بعد حضرت سیّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھجوایا تو انہوں نے جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں دنیا میں کسی سے شادی نہیں کروں گی، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو جنت میں حضرت سیّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجیت میں رہوں گی۔

(صفة الصفوة، ابو الدرداء عويمر بن زيد، ذكر وفاة ابى الدرداء، ۱/ ۳۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(22) بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، ۵/۴۷۵ حدیث: ۳۹۲۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بڑا خلیق (اچھے اخلاق والا) وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ خلیق ہو کہ ان سے ہر وقت کام رہتا ہے اجنبی لوگوں سے خلیق ہونا کمال نہیں کہ ان سے ملاقات کبھی کبھی ہوتی ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۵/۹۶)

(23) تم سب میں بہتر وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اچھا ہو

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِنِسَائِہٖ وَلِبَنَاتِہٖ یعنی تم سب میں بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں اور بچیوں کے ساتھ اچھا ہو۔

(شعب الایمان ،باب فی حقوق الأولاد والأھلین،٦/٤١٥ ، حدیث : ٨٧٢٠)

کامل ایمان والا ہے

سرورِ عالم نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کامل ایمان والوں میں سے وہ بھی ہے جو عمدہ اخلاق والا ہے اور تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا ہو۔

(ترمذی ، کتاب الرضاع ، باب ماجاء فی احق المرأۃ ...الخ ، ٢/٣٨٦ ، حدیث:١١٦٥)

جنت میں داخل فرمائے گا

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جس کے یہاں **بیٹی** پیدا ہو اور وہ اُسے اِیذا نہ دے اور نہ ہی بُرا جانے اور نہ بیٹے کو **بیٹی** پر فضیلت دے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس شخص کو **جنت** میں داخِل فرمائے گا۔

(المستدرک ،کتاب البر والصله،باب من کن له ثلاث بنات،٥/٢٤٨ حدیث: ٧٤٢٨)

بیٹی پر ماہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفقت

حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا جب محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا شفقت میں حاضر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھڑے ہوکران کی طرف متوجّہ ہو جاتے، پھر اپنے پیارے پیارے ہاتھ میں اُن کا ہاتھ لے کر اُسے بوسہ دیتے پھر اُن کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سیِّدَتُنا بی بی فاطِمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر چُومتیں اور آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

(ابوداوٗد، کتاب الادب، باب ماجاء فی القیام، ٤/٤٥٤ حدیث: ٥٢١٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(24) بہترین شخص وہ جو حاکم بننے سے سخت متنفر ہو

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّھُمْ کَرَاھِیَۃً لِھٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْہِ یعنی تم لوگوں میں بہترین شخص اسے پاؤ گے جو اس حکومت سے سخت متنفر ہو حتی کہ اس میں مبتلا ہو جائے۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ٢/٤٩٧ حدیث: ٣٥٨٨)

فقیہِ اعظم ہند، شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: یعنی جو شخص امارت قبول کرنے کو ناپسند کرتا ہو اسے والی (حکمران) بنا دیا جائے تو اللّٰہ کی مدد اس کے شامل حال ہوگی، قبول کرنے سے پہلے ناپسند کرتا تھا لیکن امیر بنائے جانے کے بعد جب اللّٰہ کی مدد شامل حال ہوگی تو اس کی کراہیت (ناپسندیدگی) دُور ہو جائے گی۔ (نزہۃ القاری،۴/۴۸۷)

حکومت نہ مانگو!

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن ابنِ سَمُرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: حکومت نہ مانگو! کیونکہ اگر تم طلب سے حکومت دیئے گئے تو تم اس کے حوالے کر دیئے جاؤ گے اور اگر تم بغیر طلب دیئے گئے تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی۔

(مسلم، کتاب الامارة، باب النهى عن طلب ...الخ، ص ١٠١٤، حديث : ١٦٥٢)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: دنیاوی اِمارت وحکومت طلب کرنا ممنوع ہے، مگر دینی اِمارت طلب کرنا عبادت ہے، رب تعالٰی فرماتا ہے کہ ہم سے دعا کیا کرو کہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ (پ۱۹، الفرقان:۷۴) خداوندا ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔ خیال رہے کہ سلطنت حکومت نفسانی خواہش، دنیاوی مال، عزت کی لالچ سے طلب کرنا حرام ہے کہ ایسے طالبِ جاہ لوگ حاکم بن کر ظلم کرتے ہیں مگر جب

نااہل سلطان یا حاکم بن کر ملک کو برباد کررہے ہوں یا برباد کرنا چاہتے ہوں تو دین و ملک کی خدمت کے لئے حکومت چاہنا حاصل کرنا ضروری ہے۔حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلام نے بادشاہ مصر سے فرمایا تھا:"اِجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِۚ-اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ(۵۵)" (پ۱۳، یوسف: ۵۵) (ترجمہ کنزالایمان: مجھے زمین کےخزانوں پر کردے، بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں) لہٰذا یہ حدیث ان مذکورہ دونوں آیتوں کے خلاف نہیں کہ اس حدیث سے طمع دنیاوی کے لئے دنیاوی اِمارت چاہنے کی ممانعت ہے۔حضرت صدیق اکبر(رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) نے حضور(صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے پردہ فرمانے کے بعد بکوشش ملک کی باگ دوڑ سنبھال لی تھی اور پھر امیر بن کر دین وملک کی خدمت کی جس سے دنیا خبردار ہے،آج تک اسلام وقرآن کی بقا حضرت صدیق (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کی مرہونِ منت ہے۔(مراۃ المناجیح،۵/۳۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:33 گورنر بننے سے انکار کردیا

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے مجھے بلایا تاکہ کسی علاقے کا گورنر مقرر فرمائیں،لیکن میں نے گورنر بننے سے اِنکار کردیا تو امیرالمؤمنین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: "کیا آپ گورنری کو ناپسند جانتے ہیں حالانکہ آپ سے بہتر شخص حضرت یوسف (عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے اس کا مطالبہ کیا تھا؟"میں نے عرض کی:

''حضرت سیّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کے بیٹے تھے جبکہ میں ابو ہریرہ اُمَیّہ کی اولاد ہوں، میں بغیر علم کے کوئی بات کہنے اور بغیر عدل وانصاف کے فیصلہ کرنے، پیٹھ پر کوڑے مارے جانے، مال چھینے جانے اور بے عزت کئے جانے سے ڈرتا ہوں۔

(مصنف عبدالرزاق جامع معمر بن راشد، باب الامام راع ۱۰/ ۲۸۴، رقم: ۲۰۸۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(25) بہتر وہ جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: خِیَارُکُمْ مَنْ ذَکَّرَکُمْ بِاللّٰہِ رُؤْیَتُہٗ یعنی تم سب میں بہترین وہ ہے جس کا دیدار تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد دِلائے۔ (جامع الصغیر، ص ۲۴۴ حدیث: ۳۹۹۵، جزء ۲)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ان کے چہروں پر انوار وآثارِ عبادت ایسے ہوں کہ انہیں دیکھتے ہی رب یاد آجائے ان کے چہرے آئینہ خدا نما ہوں۔ حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے فرمایا کہ ''علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔'' (المعجم الکبیر، ۱۰/ ۷۶، حدیث: ۱۰۰۰۶) آپ کو جو دیکھتا تھا کہتا تھا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ! کیسا کریم، بہادر، حلیم، عالم اور جوان ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الادب، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، ۸/ ۶۰۸ تحت

الحدیث: ۴۸۷۱، ۴۸۷۲) ﴿مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:﴾ حضور داتا صاحب (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کے مزار مقدس پر پہنچ کر دل کی دنیا بدل جاتی ہے، مصری عورتوں نے جمالِ یوسفی دیکھتے ہی کہا تھا: حَاشَا لِلّٰہ، یہ ہے اللہ کی یاد آ جانا۔ یہاں حضرت شیخ عبدالحق (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) نے فرمایا کہ میں ایک بار مکہ معظّمہ کے بازار میں سر نیچا کئے جا رہا تھا کہ اچانک ایک شخص پر نظر پڑی میرے منہ سے فوراً لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ جاری ہو گیا۔ (اشعة اللمعات، کتاب الادب، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، ۴/۸۹)

(مراۃ المناجیح، ۶/۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(26) تم سب میں بہترین وہ ہے جو دنیا سے بے رغبتی رکھنے والا ہے

صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوَان نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے عرض کی: ہم سب میں بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: اَزْھَدُکُمْ فِی الدُّنْیَا وَاَرْغَبُکُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ یعنی تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت رکھنے والا ہو۔

(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۴۳ حدیث: ۱۰۵۲۱)

دنیا سے بے رغبتی کسے کہتے ہیں؟

حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی اس حدیثِ پاک کی

شرح میں فرماتے ہیں: دنیا کے فنا اور عیب دار ہونے کی وجہ سے بے رغبتی کرے اور آخرت کی بزرگی اور ہمیشہ رہنے کی وجہ سے آخرت میں رغبت رکھے، عقلمند وہ ہے جو دنیا اور دنیا کے میل کچیل سے اپنے آپ کو بچائے اور دنیا کو اپنا خادِم بنائے، ضرورت کے مطابق دنیا جمع کرے اور اس کے علاوہ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرے کیونکہ جب کوئی دنیا سے منہ موڑتا ہے تو دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے، جو شخص دنیا کمانے کی خاطر جتنا دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے دنیا اس سے اتنی ہی بھاگتی ہے، جیسے سایہ سورج کی طرف منہ کر کے چلنے والے کے پیچھے پیچھے آتا اور سورج سے پیٹھ پھیر کر چلنے والے کے آگے آگے بھاگتا ہے اگر یہ شخص اپنے آگے بھاگنے والے سایہ کو پکڑنے کی کوشش کرے بھی تو ناکام ہوگا۔(فیض القدیر،۳/۶۶۶ تحت الحدیث:۴۱۱۴)

حلال کو حرام ٹھہرا لینا بے رغبتی نہیں ہے

حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حلال کو حرام ٹھہرا لینا اور مال کو ضائع کر دینا دنیا سے بے رغبتی نہیں بلکہ دنیا سے بے رغبتی تو یہ ہے کہ تمہیں اپنے پاس موجود مال سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خزانوں پر بھروسہ ہو اور جب تمہیں مصیبت میں مبتلا کیا جائے تو تم اس کے ثواب کی وجہ سے اس مصیبت کے باقی رہنے میں رغبت کرو۔(ترمذی،کتاب الزھد،باب ماجاء فی الزھادۃ فی الدنیا،۴/۱۵۲ حدیث:۲۳۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دنیا سے بے رغبتی کے فضائل

امیر المؤمنین مولا مشکل کُشا سیدنا علی المرتضٰی کرم اللّٰہ تعالٰی وجھہ الکریم سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کی، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کو بغیر تعلیم حاصل کئے علم عطا فرماتا، بغیر ظاہری اسباب کے صحیح راستہ پر چلاتا اور اس کو صاحبِ بصیرت بنا کر اس سے جہالت کو دور فرماتا ہے۔

(الجامع الصغیر، ص۵۲۸ حدیث: ۸۷۲۵)

دنیا سے بے رغبتی اپنانے کے بارے میں انفرادی کوشش

حضرتِ سیِّدُنا سہل بن سعد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! کسی ایسے کام کے لئے میری راہنمائی فرمایئے جسے میں کروں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی محبت کریں۔ آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے بے رغبت رہو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم سے محبت کریگا اور لوگوں کی چیزوں سے بے نیاز رہو، لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔

(مشکاۃالمصابیح، کتاب الرقاق، ۲/۲۴۷ حدیث: ۵۱۸۷)

دنیا سے بے رغبتی دل و جان کو راحت بخشتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک،

صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اَلزُّهْدُ فِی الدُّنْيَا يُرِيحُ الْقَلْبَ وَالْجَسَدَ یعنی دنیا سے بے رغبتی دل وجان کو راحت بخشتی ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزهد، باب ماجاء فی الزهد فی الدنیا، ۱۰/ ۵۰۹، حدیث:۱۸۰۵۸)

برائی اور بھلائی کے گھروں کی چابیاں

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: تمام برائیاں ایک ہی گھر میں رکھ دی گئی ہیں اور اس گھر کی چابی دنیا کی محبت ہے جب کہ تمام بھلائیاں بھی ایک ہی گھر میں رکھ دی گئی ہیں اور اس گھر کی چابی دنیا سے بے رغبتی ہے۔

(منهاج القاصدين، ربع المنجيات، كتاب الفقر والزهد، ۳/ ۱۲۱۵)

دنیا کی پیدائش کا مقصد

حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن اَسباط عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغفّار فرماتے ہیں: دنیا اس لئے پیدا نہیں کی گئی کہ اس کے متعلق غور وخوض کیا جائے، بلکہ اس لئے پیدا کی گئی ہے تاکہ اس کے ذریعے آخرت کی فکر اور اس کی تیاری کی جائے۔

(منهاج القاصدين، ربع المنجيات، كتاب التفكر، ۳/ ۱۳۹۳)

حکایت: 34 کاش! یہ پیالہ مجھے نہ ملا ہوتا

کسی بادشاہ کو فیروزہ (ایک قیمتی پتھر) سے بنا ہوا پیالہ پیش کیا گیا، جس پر جَواہر جَڑے ہوئے تھے اور وہ پیالہ بڑا شاندار تھا۔ بادشاہ اس کے ملنے پر بہت خوش

ہوااوراس نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک سمجھدار سے پوچھا: اس پیالے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس نے کہا: میں تو اسے مصیبت یا فقر سمجھتا ہوں۔ بادشاہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ اس نے جواب دیا: اگر یہ ٹوٹ جائے تو ایسا نقصان ہوگا جس کی تلافی ممکن نہیں اور اگر چوری ہو جائے تو آپ اس کے محتاج ہو جائیں گے اور آپ کو اس جیسا نہیں ملے گا، اور جب تک یہ آپ کے پاس نہیں تھا تو آپ مصیبت اور فقر سے امن میں تھے۔ اِتفاق سے ایک روز وہ پیالہ ٹوٹ گیا یا چوری ہو گیا تو بادشاہ بہت غمگین ہوا اوراس نے کہا: اس شخص نے سچ کہا تھا، کاش! یہ پیالہ مجھے نہ ملا ہوتا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم المال، بیان علاج البخل، ۳/۳۲٤)

حکایت:35 نگران کا نام حاجت مندوں کی فہرست میں

حضرتِ سیِّدُ ناشَہْر بن حَوشَب رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جب امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ''حِمْص'' (ملک شام کے ایک شہر) کے دورے پر تشریف لائے تو لوگوں کو حکم دیا کہ اپنے فقرا کے نام لکھ دیں، جب آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے لسٹ ملاحظہ کی تو اس میں ایک نام سعید بن عامر تھا، پوچھا: کون سعید بن عامر؟ کہا: ہمارے امیر (یعنی نگران)، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یہ سن کر بہت تعجب ہوا اور فرمانے لگے: تمہارا امیر فقیر کیسے ہے؟ اس کا مال و دولت کہاں ہے؟ عرض کی: وہ اپنے لئے کچھ نہیں بچاتے، یہ سن کر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ رونے لگے اور ایک ہزار دینار ان کے لئے بھیجے، جب قاصد وہ دینار لے کر حضرتِ سیِّدُ نا سعید بن

عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس پہنچا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دینار دیکھتے ہی ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھنا شروع کردیا، زوجہ نے عرض کی: کیا ہوا؟ کیا امیر المؤمنین انتقال فرما گئے ؟ فرمایا: اس سے بھی بڑی بات ہوگئی ہے، دنیا میرے پاس آگئی، فتنہ میرے پاس آگیا، پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دی۔ صبح آپ مسلمانوں کے ایک لشکر کے پاس گئے اور وہاں یہ مال تقسیم فرمادیا، زوجہ نے عرض کی: اگر آپ کچھ بچا لیتے تو ہماری مدد ہوجاتی، فرمایا: میں نے **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا ہے: اگر کوئی جنتی عورت (حور) زمین پر جھانک ہی لے تو ساری زمین مشک کی خوشبو سے بھر جائے، لہٰذا میں کسی اور چیز کو ان پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ (اسد الغابۃ، ۲/ ۴٦۲ مختصرا)

حکایت: 36 مرنے کے بعد میری قمیض صدقہ کر دینا

حضرتِ سیِّدُنا معروف کرخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ان کے مرضِ وفات میں عرض کی گئی کہ کوئی وصیت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: جب میں مرجاؤں تو میری یہ قمیص صدقہ کر دینا۔ میں چاہتا ہوں کہ جس طرح بغیر لباس کے دنیا میں آیا تھا اسی طرح دنیا سے رخصت ہوجاؤں۔ (المستطرف، ۱/۲۴۹)

حکایت: 37 ایک چادر کے حساب کا ڈر!

حضرتِ سیِّدُنا ابو شُعْبہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت سیِّدُنا ابوذر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کچھ مال پیش کیا۔ آپ رضی

اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: میرے پاس دودھ کے لئے بکری، سواری کے لئے گدھا اور خدمت کے لئے بیوی ہے، ایک چادر ضرورت سے زائد ہے اور میں اس کی وجہ سے خوف زدہ ہوں کہ کہیں مجھ سے اس کا حساب نہ لے لیا جائے!

(المعجم الکبیر، ۲/ ۱۵۰، رقم: ۱۶۳۱)

بڑھاپے میں زیادہ حرص کا سبب

ایک دانا شخص سے پوچھا گیا: کیا وجہ ہے کہ بوڑھا شخص جوان سے زیادہ دنیا کا حریص ہوتا ہے؟ جواب دیا: اس لئے کہ بوڑھے شخص نے دنیا کا ایسا ذائقہ چکھا ہے جو جوان نے نہیں چکھا۔ (المستطرف، ۱/ ۱۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(27) بہترین آدمی وہ ہے جس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: خِیَارُکُمْ مَنْ یُّؤْمَنُ شَرُّہٗ وَیُرْجٰی خَیْرُہٗ یعنی: تم سب میں بہترین آدمی وہ ہے جس کے شر سے محفوظ رہا جائے اور اس سے بھلائی کی امید رکھی جائے۔

(شعب الایمان، باب اَن یحب المسلم لاخیہ۔۔الخ، ۷/۵۳۹ حدیث: ۱۱۲۶۷)

حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: جو شخص بھلائی کے کام کرتا ہو یہاں تک کہ لوگوں میں اسی حوالہ سے جانا جاتا ہو اسی شخص سے بھلائی کی امید رکھی جاتی ہے، جس کی بھلائیاں زیادہ

ہوں تو دل اس کے شر سے محفوظ ہوتے ہیں، جب آدمی کے دل میں ایمان مضبوط ہوتا ہے تو اس سے بھلائی کی امید رکھی جاتی ہے اور لوگ اس کی برائی سے محفوظ ہوتے ہیں، جب ایمان کمزور ہوتا ہے تو بھلائی کم ہوجاتی اور برائی غالب ہوجاتی ہے۔

(فیض القدیر،۳/۶۶۶تحت الحدیث:۴۱۱۳)

جس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوگا

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے پاکیزہ کھانا کھایا اور سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آج آپ کی اُمت میں ایسے لوگ بہت ہیں۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: عنقریب میرے چند صدیاں بعد بھی ہوں گے۔

(ترمذی،ابواب صفة القیامة،باب۱۲۵، ۴/۲۳۳حدیث:۲۵۲۸)

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص فلاح نہ پائے گا جس کی عزت لوگ صرف اس کے شر کے خوف سے کریں۔

(مسند اسحاق بن راھویہ،۲/۸۸)

مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ کامل مسلمان وہی ہے جس کی زبان وہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔اگر کبھی شیطان کے بہکاوے میں آکر غلطی ہوجائے اورکسی اسلامی بھائی کو ہم سے کوئی تکلیف پہنچ جائے تو فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرجانا چاہیئے اوراپنے اسلامی بھائی سے سچے دل سے معافی مانگ لینی چاہیے۔اس کام میں ہرگز ہرگز سُستی وشرم نہیں کرنی چاہیئے کہیں ایسا نہ ہوکہ کل بروز قیامت ایسی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے جس کا ہم ابھی تصور بھی نہیں کرسکتے لہٰذا عاجز بن کرفوراً معافی مانگ لینے ہی میں دین ودنیا کی بھلائی ہے۔آج کے اِس پُرفتن دور میں دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا ماحول ہمیں یہ مدنی سوچ دیتا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کا حسبِ مراتب ادب واحترام کرنا چاہیئے۔دعوت اسلامی نے ہمیں یہ مَدَنی مقصد دیا ہے کہ **مجھے اپنی اورساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**بطورِ ترغیب وتحریص ایک نوجوان کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہونے کی مدنی بہار ملاحظہ کیجئے چنانچہ

میں شراب پیا کرتا تھا

ڈہرکی (ضلع گھوٹکی باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی (عمر تقریباً 24 سال) کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں ایک دنیادار قسم کا نوجوان تھا جو دینی معلومات سے کوسوں دور تھا۔نمازوں کی پابندی نہ روزوں کا خیال! کچھ بھی تو نہ تھا۔بُرے دوستوں

کے ساتھ آوارہ گردی کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا میرا معمول تھا۔ بُری صحبت کی نحوست کی وجہ سے شراب بھی پینے لگا تھا۔ مجھ جیسے بھٹکے ہوئے انسان کو نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن کرنے کا سہرا دعوت اسلامی کے ایک مبلغ کے سر ہے جنہوں نے مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ مجھ پر تھوڑا بہت اثر ضرور ہوا مگر گناہوں میں قید ہونے کی وجہ سے میں دعوتِ اسلامی کی زیادہ برکتیں سمیٹنے سے محروم رہا۔ پھر کچھ عرصے بعد انہی اسلامی بھائی نے مجھے عاشقانِ رسول کے ساتھ تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کی دعوت دی جس پر لبیک کہتے ہوئے میں نے راہِ خدا میں سفر اختیار کیا۔ دورانِ مَدَنی قافلہ ایک مبلغ نے 63 دن کا مدنی تربیتی کورس کرنے کا ذہن دیا اور مجھے یہ کورس کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوگئی۔ اسی کورس کے دوران فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں ہونے والے تین دن کے تربیتی اجتماع میں شرکت کا موقع بھی ملا جہاں میں نے بیان ''**قبر کی پہلی رات**'' سنا تو میرے دل میں مدنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور میں نے اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے مدنی حلیہ سجانے کی پختہ نیت کرلی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس وقت میں ایک مسجد میں امامت کی سعادت پاتا ہوں اور علاقائی مشاورت کے خادم کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اِستقامت نصیب فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تبلیغ سنتوں کی کرتا رہوں ہمیشہ
مرنا بھی سنتوں میں ہو سنتوں میں جینا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(28) بہترین نوجوان کون؟

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اِذَا رَأَیْتُمْ شَابًّا یَأْخُذُ بِزِیِّ الْمُسْلِمِ بِتَقْصِیْرِہٖ وَتَشْمِیْرِہٖ فَذَاکَ مِنْ خِیَارِکُمْ یعنی: جب تم کسی ایسے نوجوان کو دیکھو جو تنگی وخوشحالی ہر حال میں اسلام کے طور طریقہ کو اپنائے رہے تو وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے۔

(کنز العمال، کتاب الایمان والاسلام، جزء ۱،۱/ ۱۲۱، حدیث: ۱۰۸۶)

بیس سالہ عاجزی پسند نوجوان

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''جہنم میں لے جانے والے اعمال'' جلد اول صفحہ 235 پر ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بیس سالہ نوجوان کو پسند فرماتا ہے جو (کمزوری اور تواضع میں) 80 سالہ بوڑھے جیسا ہو اور اس 60 سالہ بوڑھے کو پسند نہیں فرماتا جو (چال ڈھال میں) 20 سالہ نوجوان جیسا ہو۔

(جامع الاحادیث للسیوطی، ۳۰۲/۲، حدیث: ۵۵۶۰)

بزرگوں کے انداز اپنانے کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: خَيْرُ شَبَابِكُمْ مَنْ تَشَبَّهَ بِشُيُوْخِكُمْ یعنی تمہارے نوجوانوں میں بہترین نوجوان وہ ہیں جو اپنے بزرگوں سے مشابہت اختیار کریں۔

(شعب الایمان، باب الحیاء، ۱٦۸/٦، حدیث : ۷۸۰٦)

حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الھادی فرماتے ہیں: یعنی سیرت میں مشابہت اختیار کریں نہ کہ صورت میں تاکہ نوجوانوں پر علم کا وقار، بُردباری والا اطمینان اور گھٹیا کاموں سے بچنے کے باعث حاصل ہونے والی پاکیزگی غالب رہے اور وہ اپنی جلد بازی، بداخلاقی، کھیل کود اور بچوں والی حرکتیں کرنے کے باعث اُٹھانے والے نقصان کو روک سکے تاکہ دنیا میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت اور قیامت میں عرش کا سایہ نصیب ہو۔ مزید فرماتے ہیں کہ نوجوانی بھی جنون کی ایک قسم ہے، اس حدیثِ پاک میں نوجوانوں کے لئے بردباری اور اطمینان کی ترغیب ہے۔

(فیض القدیر، ٦٤٩/۳، تحت الحدیث : ٤۰۷۱)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ اسماعیل حَقّی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یہ مشابہت تمام چیزوں ”اقوال، احوال، افعال، کھڑے ہونے، بیٹھنے، لباس وغیرہ“ ہر چیز کو شامل ہے کہ صوفی بھی بزرگ ہوتا ہے کیونکہ صوفی بننے کا مقصد بھی اپنے ظاہر و باطن سے گناہوں بھری عادتیں ختم کرنے سے تعلق رکھتا ہے لہٰذا صوفی

کو چاہیے کہ لباس بھی بزرگوں جیسا پہنے اگر چہ جوان ہو۔

(روح البیان ، ٥/٥٦ ، تحت الآیة : منکم من یرد الی ارذل العمر)

عبادت میں جوانی گزارنے والے پرعرش کا سایہ

سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سات شخص وہ ہیں جنہیں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس دن اپنے (عرش یا رحمت کے) سایہ میں رکھے گا جب اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) عادِل بادشاہ (۲) وہ جوان جو **اللّٰہ** کی عبادت میں جوانی گزارے (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے (٤) وہ دو شخص جو **اللّٰہ** کے لئے محبت کریں جمع ہوں تو اسی محبت پر اور جدا ہوں تو اسی پر (۵) اور وہ شخص جسے خاندانی حسین عورت بلائے وہ کہے: میں **اللّٰہ** سے ڈرتا ہوں (٦) اور وہ شخص جو چھپ کر خیرات کرے حتی کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جانے کہ داہنا ہاتھ کیا دے رہا ہے (۷) اور وہ شخص جو تنہائی میں **اللّٰہ** کو یاد کرے تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل اخفاء الصدقة، ص ٥١٤، حدیث: ١٠٣١)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اپنی رحمت کے سایہ میں یا عرشِ اعظم کے سایہ میں (رکھے گا) تاکہ قیامت کی دھوپ سے محفوظ رہے۔ (''وہ جوان جو **اللّٰہ** کی عبادت میں جوانی گزارے'' کے تحت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں) یعنی جوانی میں گناہوں سے بچے اور رب کو یاد رکھے، چونکہ جوانی میں اَعضاء قوی (یعنی مضبوط) اور نفس گناہوں کی طرف مائل ہوتا ہے، اس لئے اس زمانہ کی عبادت

بڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے ؎

دَرْ جَوانِی تَوبَہ کَرْدَنْ سُنَّتِ پَیْغَمْبَرِیْ اَسْت

وَقْتِ پِیرِیْ گُرْگِ ظَالِمْ مِیْشَوَدْ پَرْہِیْزْگَار

(یعنی جوانی میں اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنا پیغمبروں کا طریقہ ہے اور بڑھاپے کے وقت تو ظالم بھیڑیا بھی پرہیزگار بن جاتا ہے)۔(مراٰۃ المناجیح، ۱/۴۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(29) تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو وعدہ پورا کرتے ہیں

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: خِیَارُکُمُ الْمُوْفُوْنَ الْمُطَیَّبُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْخَفِیَّ التَّقِیَّ یعنی: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے اور نیک طبیعت کے مالک ہیں، بیشک! اللہ عَزَّوَجَلَّ گمنام اور پرہیزگار بندے کو پسند فرماتا ہے۔

(مسند ابی یعلی، مسند ابی سعید الخدری، ۱/ ٤٥١، حدیث: ۱۰٤۷)

حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''اَلْمُوْفُوْن'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنے وعدوں کی پاسداری کریں، اور ''مُطَیَّبُوْنَ'' سے مراد وہ قوم ہے جس نے اپنے ہاتھوں کو عِطْر میں ڈبو کر قسم کھائی تھی، واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک مرتبہ بنو ہاشم، بنو زہرہ اور بنو تمیم زمانہ جاہلیت میں ''دار ابنِ جدعان'' میں جمع ہوئے اور اپنے ہاتھوں کو عِطْر (کے ایک پیالے)

میں ڈبو کر یہ وعدہ کیا کہ مجبور و بے سہارا لوگوں کی مدد اور مظلوموں کی فریاد رسی کریں گے، جبکہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو اس وقت کم سِن تھے یہ بھی ان کے ساتھ موجود تھے، چونکہ ان قبیلوں نے اپنا وعدہ وفا کیا لہٰذا رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ خبر دے کر کہ مخلوق میں بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنا وعدہ پورا کرتے ہیں ان لوگوں کی تعریف بیان کی ۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ان لوگوں نے زمانہ نبوی پا لیا ہوگا اور مسلمان ہوگئے ہوں گے، یہاں یہ بھی ممکن ہے کہ ''مُطَیَّبُوْنَ'' سے مراد وہ لوگ ہوں جو ان قبیلوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وعدہ وفا کرنے کے معاملے میں امانت دار ہوں ۔(فیض القدیر ،٥٦٩/٢ ، تحت الحدیث : ٢٢٦٩)

اپنے وعدے پورے کرو

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۬ؕ (پ٦، المائدة : ١)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو۔

تفسیر ''قُرطُبی'' میں منقول ہے: اس سے وہ عقد مراد ہے جو انسان خود پر لازم کرلیتا ہے، جیسے خرید وفرخت ، اِجارہ، کرائے پر کچھ دینا، نکاح وطلاق کا معاملہ، کھیتی باڑی کے لئے زمین دینا، باہم صلح کا معاملہ، کسی کو مالک بنانا، اِختیارات دینا، غلام آزاد کرنا اور مُدَبَّر[1] بنانا وغیرہ وہ اُمور جو شریعت سے خارج نہ ہوں۔

---

[1]: جس غلام کو اس کے آقا نے کہہ دیا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو۔ (بہار شریعت،٢/٢٩٠)

(الجامع لاحکام القرآن، جزء ٦ ، سورۃ المائدۃ ، ٣/ ٤، تحت الآیۃ : ١)

دوسری آیت میں یوں ارشاد فرمایا:

اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ ترجمہ کنزالایمان: بیشک عہد سے سوال ہونا ہے۔

(پ ١٥، بنی اسرائیل :٣٤)

تفسیر ''طَبَری'' میں منقول ہے: بلاشبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عہد توڑنے والے سے پُرسش فرمائے گا، اس لئے اے لوگو! تمہارے اور جس کے ساتھ عہد طے پایا ہے اسے نہ توڑو! کہ کہیں وعدہ خلافی کر کے غداری کرو۔

(تفسیر الطبری ، سورۃ الاسراء ، ٨/ ٧٨ ، تحت الآیۃ : ٣٤)

فرض قبول ہوگا نہ نفل

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ: جو مسلمان عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

(بخاری،کتاب الجزیۃوالموادعۃ،باب اثم من عاھدثم غدر،٣٧٠/٢حدیث:٣١٧٩)

مُفَسِّرِشَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو مسلمان دوسرے مسلمان کے ذمہ یا اس کی دی ہوئی امان توڑے یا اس کے کئے ہوئے وعدوں کے خلاف کرے اس پر لعنت

ہے۔(مراۃ المناجیح،۴/۲۰۹)

حکایت:38 اے نوجوان! تم نے تو مجھے مشقت میں ڈال دیا

وعدہ کی پابندی اخلاق کی ایک بہت ہی اہم اور نہایت ہی ہری بھری شاخ ہے۔اس خصوصیت میں بھی رسولِ عربی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا خُلقِ عظیم ترین ہے حضرتِ سیدنا ابو الحَمسا ء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ اعلانِ نبوت سے پہلے میں نے حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے کچھ سامان خریدا،اسی سلسلے میں آپ کی کچھ رقم میرے ذمے باقی رہ گئی،میں نے آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے کہا: آپ یہیں ٹھہریئے میں ابھی ابھی گھر سے رقم لا کر اسی جگہ پر آپ کو دیتا ہوں۔حضورِ اکرم صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسی جگہ ٹھہرے رہنے کا وعدہ فرمالیا مگر میں گھر آ کر اپنا وعدہ بھول گیا پھر تین دن کے بعد مجھے جب خیال آیا تو رقم لے کر اس جگہ پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اُسی جگہ ٹھہرے ہوئے میرا انتظار فرما رہے ہیں۔مجھے دیکھ کر آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیشانی پر بل نہیں آیا اور اس کے سوا آپ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اور کچھ نہیں فرمایا کہ اے نوجوان! تم نے تو مجھے مشقت میں ڈال دیا کیونکہ میں اپنے وعدے کے مطابق تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

(الشفاء،الباب الثانی، فصل واما خلقه...الخ ،ص١٢٦،جزء ١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حکایت:39 وعدے کے سچے پیغمبر

حضرتِ سیدنا سہل بن عقیل رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے کسی شخص سے ایک جگہ ملنے کا وعدہ کیا، طے شدہ وقت پر آپ علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے، لیکن وہ شخص بھول گیا، آپ علیہ السلام وہیں ٹھہرے رہے، حتّٰی کہ شام ہوگئی اور پھر رات بھی آپ علیہ السلام نے وہیں بسر کی، اگلے دن وہ شخص آیا اور آپ سے پوچھنے لگا کہ آپ کل سے یہاں ہیں؟ گئے نہیں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: نہیں، میں کل سے یہیں ہوں۔ یہ سن کر اس شخص نے معذرت کی کہ میں کل آنا بھول گیا تھا، یہ سن کر آپ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جب تک تم نہیں آجاتے تب تک میں یہیں ٹھہرا رہتا۔

(تفسیر طبری، ۳۵۱/۸)

حکایت:40 دس ہزار دینے کا وعدہ پورا کیا

حضرتِ سیِّدُ نا منکدر رحمۃُ اللہ تعالی علیہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے: اے اُمُّ المومنین! میں فاقہ کشی کا شکار ہوں۔ اُمُّ المومنین رضی اللہ تعالی عنہا نے ارشاد فرمایا: میرے پاس کوئی چیز موجود نہیں ہے، اگر میرے پاس دس ہزار درہم بھی ہوتے تو میں وہ تمہارے پاس بھیج دیتی۔ حضرتِ سیِّدُ نا منکدر رحمۃُ اللہ تعالی علیہ جب واپس چلے گئے تو اُمُّ المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس حضرتِ سیِّدُ نا خالد بن اُسید رحمۃُ اللہ

تعالٰی علیہ کی طرف سے دس ہزار درہم آئے جو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ان کی طرف بھیج دیئے۔ حضرتِ سیّدُ نا منکدر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ وہ رقم لے کر بازار گئے اور ایک ہزار درہم کے عوض ایک کنیز خریدی جس سے آپ کے تین بیٹے پیدا ہوئے اور ان کا شمار مدینہ منورہ کے بڑے عبادت گزاروں میں ہوا، ان تینوں کے نام محمد، ابوبکر اور عمر تھے رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالٰی۔ (المستطرف ،۱/ ۲۷۵)

وعدہ خلافی کیا ہے؟

حدیث پاک میں ہے: وعدہ خلافی یہ نہیں کہ ایک شخص وعدہ کرے اور اسے پورا کرنے کی نیت بھی رکھتا ہو پھر پورا نہ کر سکے، بلکہ وعدہ خلافی تو یہ ہے کہ وعدہ تو کرے مگر پورا کرنے کی نیت نہ ہو پھر پورا نہ کرے۔ (شرح اصول اعتقاد اهل السنة...الخ، سياق ماروى عن النبى ان سباب المسلم...الخ، ۲/ ۸۶۸، حديث : ۱۸۸۱) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیّت پورا کرنے کی ہو پھر پورا نہ کر سکے، وعدہ پر نہ آ سکے تو اُس پر گناہ نہیں۔

(ابوداوٗد، كتاب الادب، باب فى العدة، ۴ / ۳۸۸ حديث ۴۹۹۵)

وعدہ پورا کرنے کی نیّت نہ ہو مگر اتّفاقاً پورا ہو جائے تو

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر وعدہ کرنے والا پورا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر کسی عذر یا مجبوری کی وجہ سے پورا نہ کر سکے تو وہ گناہ گار نہیں، یوں ہی اگر کسی کی نیّت وعدہ خلافی

کی ہومگر اِتّفاقاً پورا کردے تو گنہگار ہے اُس بد نیّتی کی وجہ سے۔ ہر وعدے میں نیّت کا بڑا دخل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ٦/٤٩٢)

وعدے کے بارے میں دو مدنی پھول

﴿۱﴾ **اعلیٰ حضرت**، مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: جو شخص کسی سے ایک امر کا وعدہ کرے اور اس وقت اس کی نیت میں فریب نہ ہو، بعد کو اس میں کوئی حرج ظاہر ہو، اور اس وجہ سے اس اَمر کو ترک کرے تو اس پر بھی خلافِ وعدہ کا اِلزام نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۴/۳۵۱)

﴿۲﴾ صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہ القوی لکھتے ہیں: وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت تھی اس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلاف کرنے کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہوگا اگرچہ وعدہ کرنے کے وقت اس نے اِستثناء نہ کیا ہو کہ یہاں شریعت کی جانب سے اِستثناء موجود ہے اس کو زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں مثلاً وعدہ کیا تھا کہ ''میں فلاں جگہ پر آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا۔'' مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شراب خواری وغیرہ میں لوگ مشغول ہیں، وہاں سے یہ چلا آیا تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے، یا اس کا انتظار کرنے کا وعدہ کیا اور انتظار کر رہا تھا کہ نماز کا وقت آ گیا، یہ چلا آیا (تو یہ) وعدہ کے خلاف نہیں ہوا۔ (بہارشریعت، ۳/۶۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(30) بہترین لوگوں کی نشانیاں

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: خِيَارُ اُمَّتِي فِيمَا اَنْبَأَنِي الْمَلَأُ الْاَعْلٰى لَقَوْمٌ يَضْحَكُونَ جَهْرًا فِي سَعَةِ رَحْمَةِ رَبِّهِمْ وَيَبْكُونَ سِرًّا مِنْ خَوْفِ شِدَّةِ عَذَابِ رَبِّهِمْ وَيَذْكُرُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ یعنی: فرشتوں نے جو مجھے بتایا اس کے مطابق میری امت میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی وسعت دیکھ کر لوگوں کے سامنے خوب خوش ہوتے، اللہ عزّوجلّ کے خوف کی شدت کی بناء پر چھپ کر روتے اور صبح وشام اللہ عزّوجلّ کا ذکر کرتے ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف، ۱/ ٤٧٨، حدیث: ٧٦٥)

اللہ عزّوجلّ سے خوف اور امید کیسی ہونی چاہیئے؟

حضرتِ سیدنا امیر المؤمنین علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے شہزادے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح خوف کھاؤ کہ تمہارے خیال میں اگر تم تمام زمین والوں کی نیکیاں بھی اس کے پاس لاؤ تو وہ تم سے ان کو قبول نہ کرے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امید اس طرح رکھو کہ تم سمجھو کہ اگر تمام اہل زمین کی برائیاں بھی اس کے پاس لاؤ تو وہ تمہیں بخش دے گا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، ٤/ ٢٠٢)

فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی امید اور خوف

حضرتِ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اگر

آواز دی جائے کہ ایک آدمی کے علاوہ سب لوگ جہنم میں چلے جائیں تو مجھے امید ہے کہ وہ (یعنی جہنم سے بچ جانے والا) آدمی میں ہوں گا اور اگر آواز دی جائے کہ ایک آدمی کے سوا سب لوگ جنت میں چلے جائیں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ (یعنی جنت میں نہ جانے والا) ایک شخص میں نہ ہوں۔ (احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، ۴/ ۲۰۲)

بارگاہِ الٰہی تک رسائی کی دو خصلتیں

حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مطرف بن عبدُاللّٰہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ہم اکثر حضرتِ سیِّدُنا زید بن صوحان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے پاس جاتے وہ کہا کرتے تھے: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! (ایک دوسرے کی) تکریم کرو اور اچھے سلوک سے پیش آؤ کیونکہ بارگاہِ الٰہی تک رسائی کا ذریعہ دو خصلتیں یعنی خوف اور اُمید ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، مطرف بن عبد اللّٰہ، ۲/ ۲۳۳، رقم: ۲۰۴۷)

مکّھی کے سر برابر آنسو کی اہمیت

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: جس مومن کی آنکھوں سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے آنسو نکلتے ہیں اگرچہ مکّھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو اُس کے چہرے کے ظاہری حصّے کو پہنچیں تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنَّم پر حرام کر دیتا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللّٰہ تعالی، ۱/ ۴۹۰ حدیث: ۸۰۲)

خوفِ خدا کے سبب بیمار دکھائی دیتے

منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو لوگ بیمار خیال کرتے ہوئے اُن کی عیادت کرنے کے لئے آیا کرتے تھے حالانکہ ان کی یہ حالت صرف خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے ہوا کرتی تھی۔

(منهاج القاصدين، ربع المنجيات، كتاب الرجاء و الخوف، ۱۱۷۹/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(31) بہترین امتیوں کی تعداد

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا **فرمانِ معظم** ہے: ہر دور میں میرے بہترین امتیوں کی تعداد پانچ سو ہے اور ابدال چالیس ہیں، پانچ سو سے کوئی کم ہوتا ہے اور نہ ہی چالیس میں، جب چالیس ابدال میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پانچ سو میں سے ایک کو اس فوت ہونے والے ابدال کی جگہ پر مقرر فرماتا اور یوں 40 کی کمی پوری فرما دیتا ہے، عرض کی گئی: ہمیں ان کے اعمال کے بارے میں ارشاد فرمائیے۔ فرمایا: ظلم کرنے والے کو معاف کرتے، برائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی سے پیش آتے اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا اس سے لوگوں کی غم خواری کرتے ہیں۔ (حلية الاولياء، ۱/ ۳۹، حديث: ۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا امور بڑے ہی اہمیت کے حامل ہیں، ہمیں بھی چاہیئے کہ اگر کوئی ظلم کرے تو معاف کر دیں، کوئی برائی کرے تو بدلہ لینے کے بجائے اس کے ساتھ بھلائی سے پیش آئیں اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو مال عطا فرمایا

ہے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کا ذہن بنایئے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بھی نیک بندوں کی برکتوں سے محروم نہیں رہیں گے۔

ابدالوں کے چار اوصاف

حضرتِ سیِّدُنا سہل رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں: چار خصلتوں کے بغیر ابدال کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا: (1) پیٹ کو بھوکا رکھنا (2) بیداری (3) خاموشی (4) لوگوں سے دور رہنا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس...الخ، بیان شروط الإرادۃ ومقدمات المجاھدۃ...الخ، ۹٤/۳)

ابدال کس وجہ سے جنت میں داخل ہونگے؟

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ابدال جنت میں (محض) اپنے اعمال کی بنا پر داخل نہ ہونگے بلکہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت، نفس کی سخاوت، دل کی پاکیزگی اور تمام مسلمانوں پر رحیم ہونے کی وجہ سے جنت میں داخل ہونگے۔ (شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، ۷/۴۳۹، حدیث: ۱۰۸۹۳)

ابدال کہاں رہتے ہیں؟

چالیس ابدال ہمیشہ شام کے شہر دمشق میں رہیں گے اس لئے وہاں فرشتے حفاظت کے لئے مقرر ہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی برکت سے ملک میں حفظ و امان رہتی ہے۔ خیال رہے کہ اس سے یہ لازم نہیں کہ شام میں کبھی کسی کو کوئی تکلیف

نہیں ہوگی ہاں دوسرے مقامات سے کم یا وہاں کفر و گناہ کم ہوں گے جیسے ہر انسان کے ساتھ حفاظتی فرشتے رہتے ہیں مگر پھر بھی انسان کو تکلیف پہنچ جاتی ہے کہ یہ تکلیف رب تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے اس وقت فرشتے حفاظت نہیں کرتے۔(مراۃ المناجیح،۸/۵۸۰)

حکایت:41 راہبوں کا قبول اسلام

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو مدین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ صاحبِ کرامات وتصرُّفات بزرگ تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اُندُلُس کی جامع مسجد خضر میں نمازِ فجر کے بعد بیان فرمایا کرتے تھے۔دس بڑے راہب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو آزمانے کے لئے بھیس بدل کر مسلمانوں کے لباس میں لوگوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھ گئے اور کسی کو خبر تک نہ ہوئی۔جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان شروع کرنے لگے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو گئے، پھر ایک درزی حاضر ہوا۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے استفسار فرمایا: اتنی دیر کیوں لگا دی؟ اس نے عرض کی: حضور! آپ کے حکم پر رات کو ٹوپیاں بناتے ہوئے دیر ہو گئی۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس سے ٹوپیاں لیں اور کھڑے ہو کر سب راہبوں کو پہنا دیں۔لوگوں کو اس سے بڑا تعجب ہوا لیکن معاملہ ابھی تک واضح نہ ہوا تھا۔پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بیان شروع کر دیا، جس میں یہ جملہ بھی فرمایا: اے فقراء! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے توفیق کی ہوائیں سعادت مند دلوں پر چلتی ہیں تو وہ ہر روشنی کو بجھا دیتی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، اے فقراء! جب عنایت کے انوار مردہ دلوں پر روشنی کرتے ہیں تو وہ راحت وسکون سے

زندگی بسر کرتے ہیں اور ہر ظلمت ان کے لئے روشن ہوجاتی ہے، پھر آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے آیتِ سجدہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے جب سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا تو راہب بھی رسوائی کے خوف سے لوگوں کے ساتھ سجدہ میں گر گئے۔ آپ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے سجدے میں یوں دعا کی: **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! تو اپنی مخلوق کی تدبیر اور اپنے بندوں کی مصلحت بہتر جانتا ہے، یہ راہب مسلمانوں کے لباس میں مسلمانوں کے ساتھ تیری بارگاہ میں سجدہ کئے ہوئے ہیں، میں نے ان کے ظاہر کو تبدیل کر دیا، ان کے باطن کو تبدیل کرنے پر تیرے سوا کوئی قادر نہیں، میں نے انہیں تیرے خوانِ کرم پر بٹھا دیا ہے تو ان کو کفر کی تاریکی سے نکال کر نورِ ایمان میں داخل فرما دے۔ راہبوں نے ابھی سر سجدے سے نہ اٹھائے تھے کہ ان سے کفر و شرک کی ناپاکی دور ہوگئی اور وہ دائرہ اِسلام میں داخل ہوگئے۔

(الروض الفائق، المجلس الثلاثون، ص۱۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(32) تم سب میں بہترین میرے صحابہ ہیں

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رفعت نشان ہے: اَلَاوَ اِنَّ اَصْحَابِیْ خِیَارُکُمْ فَاَکْرِمُوْھُمْ یعنی خبردار! میرے صحابہ تم سب میں بہترین ہیں ان کی عزت کرو۔ (المعجم الأوسط، ۵/۶ حدیث: ۶۴۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام صحابہ کرام رضی اللّٰہ تعالٰی عنھم اہلِ خیر و صلاح

ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی وگمراہی واستحقاقِ جہنم ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ بغض ہے۔ تمام صحابہ کرام اعلیٰ وادنیٰ (اوران میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بھنک (ہلکی سی آواز بھی) نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔ (بہارشریعت،۱/۲۵۴) ان نفوسِ قدسیہ کی فضیلت ومدح، ان کے حسنِ عمل، حسنِ اخلاق اور حسنِ ایمان کے تذکرے سے کتابیں مالا مال ہیں اور انہیں دنیا ہی میں مغفرت، انعاماتِ اخروی اور باری تعالٰی کی رضا وخوشنودی کا مژدہ سنایا گیا۔ چنانچہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اِرشادِ باری تعالٰی ہے:

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

(پ۱۱، التوبہ: ۱۰۰)

صَحابہ کرام علیہمُ الرِّضوان کا نہایت ادب کیجئے

صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: مسلمان کو چاہیے کہ صَحابہ کرام (علیہم الرضوان) کا نہایت ادب رکھے اور دل میں ان کی عقیدت ومحبت کو جگہ دے۔ ان کی محبت حُضُور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی محبت ہے اور جو بدنصیب صَحابہ (علیہم الرضوان) کی شان میں بے ادَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دشمنِ خدا ورسول ہے۔ مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔ (سوانح کربلا، ص۳۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضُور
نَجم ہیں اور ناؤ ہے عِترَت رسولُ اللہ کی

(یعنی اہلسنّت کا بیڑا پار ہے کیوں کہ صَحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان ان کیلئے ستاروں کی مانند اور اہلبیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوان کشتی کی طرح ہیں۔)

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو ایذا دینے والے کی سزا

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے میرے صحابہ کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی اور جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے پکڑے۔

(ترمذی،کتاب المناقب،باب فی من سب اَصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ٥/٤٦٣، حدیث:٣٨٨٨)

حکایت:42 گستاخ کا انجام

منقول ہے کہ حجاج کا ایک قافلہ مدینہ منورہ پہنچا۔تمام اہلِ قافلہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مزارِ مبارک پر زیارت کرنے اور فاتحہ خوانی کے لئے گئے لیکن ایک شخص جو آپ سے بُغض وعناد رکھتا تھا توہین واِہانت کے طور پر آپ کے مزار کی زیارت کے لئے نہیں گیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ بہت دور ہے اس لئے میں نہیں جاؤں گا۔جب یہ قافلہ اپنے وطن کو واپس آنے لگا تو قافلہ کے تمام افراد خیر وعافیت اور سلامتی کے ساتھ اپنے اپنے وطن پہنچ گئے لیکن وہ شخص جو آپ رضی اللہ

تعالٰی عنہ کی قبر انور کی زیارت کے لئے نہیں گیا تھا اس کا یہ انجام ہوا کہ درمیان راہ میں بیچ قافلہ کے اندر ایک درندہ غراتا ہوا آیا اور اس شخص کو اپنے دانتوں سے دبوچ کر اور پنجوں سے پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ یہ منظر دیکھ کر تمام اہل قافلہ نے یک زبان ہو کر کہا یہ حضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بے ادبی و بے حرمتی کا انجام ہے۔(شواھدالنبوۃ، ص ۲۱۰)

صَحابہ کرام کے گستاخوں کے ساتھ برتاؤ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم ہے: میرے صحابہ کو گالی مت دو، کیونکہ آخر زمانے میں ایک قوم آئے گی، جو میرے صَحابہ کو گالی دے گی، پس اگر وہ (گالیاں دینے والے) بیمار ہو جائیں تو ان کی عِیادت نہ کرنا، اگر مر جائیں تو ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنا، ان سے ایک دوسرے کا نِکاح نہ کرنا، نہ انہیں وِراثت میں سے حصّہ دینا، نہ انہیں سلام کرنا اور نہ ہی ان کے لئے رَحمت کی دُعا کرنا۔

(تاریخ بغداد، ۱۳۸/۸ رقم: ۴۲۴۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان کو اللہ والوں کی بے ادبی و گستاخی کی لعنت سے محفوظ رکھے اور اپنے محبوبوں کی تعظیم و توقیر اور ان کے ادب و احترام کی توفیق بخشے۔ امین

بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(33) اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سب سے بہترین بندہ

حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودونوال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سب سے بہترین بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ کمزور اور ضعیف سمجھا جانے والا بوسیدہ لباس پہننے والا شخص ہے جسے کوئی اہمیت نہیں دی جاتی لیکن اگر وہ کسی بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم اٹھالے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قسم ضرور پوری فرمائے۔

(مسند احمد،۹/۱۲۰حدیث:۲۳۵۱۷)

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ وہ بندہ اگر اللہ تعالٰی کو قسم دے کر کوئی چیز مانگے کہ خدایا تجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی! یہ کردے تو رب تعالٰی ضرور کردے، یہ ہے بندہ کی ضد اپنے رب پر۔ دوسرے یہ کہ اگر وہ بندہ خدا کے کام پر قسم کھا کر لوگوں کو خبر دے دے تو خدا اس کی قسم پوری کردے مثلاً وہ کہہ دے کہ خدا کی قسم! تیرے بیٹا ہوگا یارب کی قسم! آج بارش ہوگی تو رب تعالٰی ان کی زبان سچی کرنے کے لئے یہ کردے، بعض لوگ بزرگوں کی زبان سے کچھ کہلواتے ہیں: حضور! کہہ دو کہ تیرے بیٹا ہوگا، کہہ دو کہ تُو مقدمہ میں کامیاب ہوگا، اس عمل کا

ماخذ یہ حدیث ہے۔(مراۃ المناجیح، ۷/۵۸)

حکایت:43 گدڑی میں لعل

حضرت سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں کچھ جھونپڑیاں آگ سے جل گئیں لیکن اُن کے درمیان ایک جھونپڑی سلامت رہی۔ان دنوں حضرت سیِّدُنا ابو مُوسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ بصرہ کے امیر تھے۔آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جب اس کا پتا چلا تو اس جھونپڑی کے مالک کو بلوا بھیجا۔ چنانچہ ایک بوڑھے شخص کو لایا گیا تو آپ نے اس سے فرمایا: شیخ! کیا وجہ ہے کہ تمہاری جھونپڑی کو آگ نہیں لگی؟ اس نے جواب دیا: میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو قسم دی تھی کہ اس کو نہ جلائے۔یہ سن کر حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ بے شک میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے بال پراگندہ اور کپڑے میلے ہوں گے اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی قسم کو ضرور پورا کرے گا۔

(موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، ۲/۳۹۸، حدیث: ۴۲)

حکایت:44 آگ کو قسم دی تو بجھ گئی

منقول ہے کہ ایک بار بصرہ میں کہیں آگ لگ گئی تو حضرت سیِّدُنا ابو عُبَیْدہ خوّاص علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ التَّوّاب تشریف لائے اور آگ پر چلنے لگے۔بصرہ کے امیر نے ان سے کہا: دیکھئے! کہیں آپ آگ میں جل نہ جائیں۔آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا:

بے شک میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو قسم دی ہے کہ وہ مجھے آگ سے نہ جلائے۔اس پر امیر نے عرض کی: پھر آپ آگ کو قسم دیں کہ بجھ جائے۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے آگ کو قسم دی تو وہ بجھ گئی۔(احیاء علوم الدین ، کتاب المحبۃ والشوق والأنس والرضا،بیان معنی الانبساط والادلال...الخ،۵/ ۶۰)

حکایت:45 گدھے کی واپسی

ایک دن حضرت سیِّدُ نا ابوحفص نیشاپوری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کہیں جارہے تھے کہ سامنے سے ایک دیہاتی آیا جس کے ہوش وحواس سلامت نہیں تھے۔حضرت سیِّدُ نا ابوحفص رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس سے فرمایا: تمہیں کیا مصیبت پہنچی ہے؟اس نے کہا: میرا گدھا گُم ہوگیا ہے اوراس کے علاوہ میرے پاس کوئی گدھا نہیں۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ٹھہر گئے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت اورجلال کی قسم! میں اس وقت تک ایک قدم بھی نہیں اٹھاؤں گا جب تک تو اس کا گدھا لوٹا نہ دے۔اسی وقت اس کا گدھا نظر آ گیا اور حضرت سیِّدُ نا ابوحفص رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ وہاں سے چل پڑے۔(احیاء علوم الدین ،کتاب المحبۃ والشوق والأنس والرضا،بیان معنی الانبساط والادلال...الخ، ۵/ ۶۰)

حکایت:46 مُستَجَابُ القَسَم صحابی

حضرت سیِّدُ نا براء بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ مشرکین کے خلاف ایک لڑائی میں شریک ہوئے ۔ اس جنگ میں مشرکین نے مسلمانوں کو بہت زیادہ نقصان

پہنچایا تو مسلمانوں نے حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا: ''اے براء رضی اللہ تعالٰی عنہ! سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھاؤ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور تمہاری قسم کو پورا فرمائے گا پس آپ (مشرکین کے خلاف) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھا لیجئے! حضرت سیِّدُنا براء رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں مشرکین پر غلبہ عطا فرما۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو مشرکین پر غلبہ عطا فرمادیا۔ پھر ایک مرتبہ ''سُوس'' کے پل پر مسلمانوں کا کفار سے آمنا سامنا ہوا تو کفار نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا، مسلمانوں نے کہا: ''اے براء رضی اللہ تعالٰی عنہ! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھائیے! انہوں نے عرض کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ ہمیں کفار پر غلبہ عطا فرما! اور مجھے اپنے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ ملا دے (یعنی شہادت عطا فرمادے)۔ حضرت سیِّدُنا براء بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی جبکہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید ہو گئے۔''

(المستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر شهادة البراء بن مالك، ٤ / ٣٤٠، حدیث: ٥٣٢٥)

بادشاہ کے سامنے حق گوئی

ایک دفعہ بادشاہ حضرت سیِّدُنا ابو محمد عبداللہ قطان رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے قتل

کے درپے ہو گیا تو سپاہی آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو گرفتار کر کے وزیر کے پاس لے گئے۔ وزیر نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو اپنے سامنے بٹھایا تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اے ظالم انسان! اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے نفس کے دشمن! مجھے کیوں تکلیف پہنچا رہا ہے؟'' وزیر بولا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو زندگی تمہیں دی ہے اس کے بعد اب تم کبھی زندہ نہیں رہ سکتے۔'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس سے ارشاد فرمایا: ''تو موت کو قریب نہیں لا سکتا اور تقدیر کا لکھا ٹال نہیں سکتا بلکہ یہ سب کچھ جو تُو کہہ رہا ہے نہیں ہوگا، البتہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تمہارے جنازے میں ضرور شریک ہوں گا۔'' وزیر نے اپنے محافظوں کو حکم دیا: ''اسے قید کر دو یہاں تک کہ میں اس کے قتل کے بارے میں بادشاہ سے مشورہ کر لوں۔'' پس اس رات آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو قید کر دیا گیا اور آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ قید خانے کی طرف جاتے ہوئے فرما رہے تھے: ''مومن کا قید خانے میں مسلسل رہنا انتہائی تعجب کی بات ہے بلکہ یہ بھی قید خانے (یعنی دُنیا) کے بعض گھروں میں سے ایک گھر ہے۔'' دوسرے دن جب بادشاہ تخت پر بیٹھا تو وزیر نے شیخ (رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ) کا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ بادشاہ نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو دربار میں بلا لیا، اس نے ایسی وضع قطع کے ایک انسان کو دیکھا جس کی طرف کوئی توجہ نہ کرے اور نہ ہی اہل دنیا میں سے کوئی اس کی بھلائی چاہتا ہو۔ یہ سب کچھ ان کی حقیقت بیانی اور لوگوں کے عیوب کو ظاہر کر دینے کے سبب تھا اور وہ لوگ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ پر ظلم و جبر کی قدرت نہ رکھتے تھے۔ بہر حال

بادشاہ نے آپ سے نام ونسب پوچھنے کے بعد کہا: ''کیا آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدت کا اقرار کرتے ہیں؟'' تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے مختلف جگہوں سے قرآنِ کریم کی تلاوت فرمائی جس سے بادشاہ کو بہت تعجب ہوا اور وہ آپ سے بے تکلف ہوکر اپنی سلطنت اور اس کی وسعت کے بارے میں پوچھنے لگا کہ ''آپ میری سلطنت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟'' تو آپ مسکرانے لگے۔ بادشاہ نے کہا: ''آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: ''جس یا وہ گوئی کا تو شکار ہے اسے تُو بادشاہی وسلطنت کا نام دیتا ہے جبکہ تُو خود کو بادشاہ وسلطان کہہ رہا ہے حالانکہ تمہاری حیثیت اس بادشاہ کی سی ہے جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ ارشاد فرمایا:

وَكَانَ وَرَآءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا۔

(پ ١٦، الکھف: ٧٩)

وہ بادشاہ تو آج آگ کی مشقت جھیل رہا ہوگا یا اسے آگ سے جزا دی جارہی ہوگی اور تو ایسا شخص ہے جس کے لئے روٹی پکائی گئی ہے اور کہا جاتا ہے: ''اسے کھایئے۔'' پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے بادشاہ پر اپنی گفتگو کو مزید سخت کرتے ہوئے ہر وہ بات کہہ ڈالی جو اسے ناپسند ہو اور غضب میں مبتلا کردے۔ دربار میں وزرا اور فقہاءِ کرام کی ایک کثیر تعداد موجود تھی، بادشاہ چپ ہوگیا اور شرمندہ ونادم ہوکر کہنے

لگا: ''یہ شخص ہدایت یافتہ ہے۔'' پھر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے عرض کی: ''اے عبداللّٰہ! آپ ہماری مجلس میں آتے رہا کریں۔'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ تیری مجلس زبردستی کی ہے اور جس محل میں تو رہتا ہے یہ بھی تم نے ناحق چھینا ہوا ہے، اگر میں مجبور نہ ہوتا تو کبھی بھی یہاں نہ آتا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے، تمہیں اور تم جیسوں کو الگ الگ رکھے۔'' ابھی زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ وہی وزیر فوت ہوگیا اور آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''میں اپنی قسم سے بَری ہوگیا۔'' (الحدیقة الندیة، ۱/ ۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائی! کسی کے سادہ لباس وغیرہ کو دیکھ کر اُسے حقیر اور کمزور جاننا بڑی بھول ہے۔ کیا معلوم ہم جسے حقیر تصوُّر کر رہے ہیں وہ کوئی گدڑی کا لعل یعنی مقبول ہستی ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(34) بہترین لوگ وہ ہیں جو پاک دامن رہتے ہیں

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: خِیَارُ اُمَّتِیْ اَلَّذِیْنَ یَعِفُّوْنَ اِذَا اَتَاھُمُ اللّٰہُ مِنَ الْبَلَاءِ شَیْئًا یعنی میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان کو آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے تو وہ پاک دامن رہتے ہیں، حاضرین نے عرض کی: وَاَیُّ الْبَلَاءِ؟ وہ کونسی آزمائش ہے؟ **رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ھُوَالْعِشْقُ وہ

آزمائش عشق ہے۔(جامع الاحادیث، ٤/ ٣١٤، حدیث: ١١٨٤٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے پاک دامنی اختیار کرنے کے لئے اچھی صحبت اختیار کرنا بہت ضروری ہے، نگاہوں کی حفاظت، خیالات کی پاکیزگی ہمیں بُرے کاموں سے بچائے رکھتی ہیں۔ ہمیں اپنا وقت اور صلاحیتیں تعمیری مقاصد کے لئے استعمال کرنی چاہئیں، اسی میں ہماری بھلائی ہے، اگر ہم کرنے کے کاموں میں لگ جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نہ کرنے کے کاموں سے بچیں رہیں گے، حضرتِ علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی نقل فرماتے ہیں کہ "عشق کی بیماری فراغت سے لگتی ہے۔"

(فیض القدیر، ٦/ ٣٧٥، تحت الحدیث: ٩٢٨٠)

حکایت: 47 باحیا نوجوان

علامہ ابن جوزی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے عیون الحکایات میں ایک سبق آموز حکایت نقل کی ہے کہ کوفہ میں ایک عبادت گزار، خوبصورت و نیک سیرت نوجوان رہتا تھا۔ وہ اپنا زیادہ تر وقت مسجد میں گزارتا اور یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہتا۔ ایک مرتبہ ایک حسین وجمیل اور عقل مند عورت نے اسے دیکھ لیا اور اس کی محبت میں مبتلا ہوگئی۔ ایک دن وہ راستے میں آکھڑی ہوئی اور نوجوان سے کچھ کہنا چاہا مگر شرم وحیا کے پیکر اس نوجوان نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور تیزی سے مسجد کی طرف بڑھ گیا۔ واپسی پر پھر وہی عورت ملی اور تیزی سے کہنے لگی: "میری بات تو سن لو! میں تم

سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔'' لیکن نوجوان نے جواب دیا کہ یہ تہمت کی جگہ ہے میں نہیں چاہتا ہے کہ لوگ مجھ پر تہمت دھریں۔عورت نے کہا: ''میں جانتی ہوں کہ تجھ جیسے نیک خصلت اور پاکیزہ لوگ آئینہ کی مثل ہوتے ہیں کہ ادنیٰ سی غلطی بھی ان کو عیب دار بنا دیتی ہے۔'''' پھر چند جملوں میں اس سے اپنی کیفیت بیان کر دی۔نوجوان اس کی بات سن کر کچھ کہے بغیر اپنے گھر کی جانب چلا گیا۔گھر جا کر اس نے نماز پڑھنا چاہی لیکن اسے خشوع وخضوع حاصل نہ ہوسکا، بالآخر اس نے ایک نصیحت بھرا مکتوب لکھا اور باہر جا کر اس عورت کے سامنے ڈال کر چلا آیا،عورت نے مکتوب کھولا تو لکھا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اے عورت! یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لے کہ بندہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ اس سے درگزر فرماتا ہے۔جب دوبارہ گناہ کرتا ہے تو اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے لیکن جب بندہ اتنا نافرمان ہوجاتا ہے کہ گناہوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے سخت ناراض ہوتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کو زمین وآسمان، پہاڑ، جانور، شجر وحجر کوئی بھی چیز برداشت نہیں کر سکتی پھر کس میں ہمت ہے کہ وہ اس کی ناراضی کا سامنا کرے! اے عورت! اگر تو اپنے بیان میں جھوٹی ہے تو میں تجھے وہ دن یاد دلاتا ہوں کہ جس دن آسمان پگھل جائے گا اور پہاڑ روئی کی طرح ہو جائیں گے، اور تمام مخلوق اللّٰہ جبّار وقہّار کے سامنے گھٹنے ٹیک دے گی۔اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تو اپنی اصلاح میں کمزور ہوں پھر بھلا میں دوسروں کی

اصلاح کیسے کرسکتا ہوں؟ اور اگر تو اپنی باتوں میں سچی ہے اور واقعی تیری کیفیت وہی ہے جو تو نے بیان کی، تو میں تجھے ایک ایسے طبیب کا پتہ بتاتا ہوں جو اُن دلوں کا بہترین علاج جانتا ہے جو مرضِ عشق کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہوں اور ان زخموں کا علاج کرنا بھی خوب جانتا ہے جو رنج واَلم کی بیماری میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ جان لے! وہ طبیبِ حقیقی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے، تو سچی طلب کے ساتھ اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جا۔ بے شک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان کی وجہ سے تجھ سے تعلق نہیں رکھ سکتا:

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔ (پ ۲۴، المؤمن: ۱۸-۱۹)

اے عورت! جب یہ معاملہ ہے تو خود سوچ لے کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے اور راہِ فرار کیوں کر ممکن ہے؟

عورت نے مکتوب پڑھ کر اپنے پاس رکھ لیا۔ کچھ دنوں بعد پھر اسی راستے پر کھڑی ہو گئی۔ جب نوجوان کی نظر اس پر پڑی تو وہ واپس اپنے گھر کی طرف جانے

لگا۔عورت نے پکار کر کہا:''اے نوجوان! واپس نہ جا، اس ملاقات کے بعد پھر کبھی ہماری ملاقات نہ ہوگی، سوائے اس کے کہ بروزِ قیامت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہماری ملاقات ہو۔ پھر روتے ہوئے کہنے لگی:''جس پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قدرت میں تیرے دل کے اختیارات ہیں، میں اسی سے سوال کرتی ہوں کہ تیرے بارے میں مجھ پر جو معاملہ مشکل ہوگیا ہے وہ اسے آسان فرمادے۔'' پھر اس نے نوجوان سے آخری نصیحت کی درخواست کی، باحیا نوجوان نے نفس کی خواہشات سے بچنے کا مشورہ دیا اور کہا: میں تجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان یاد دلاتا ہوں:

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَ یَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ دن میں کماؤ۔ (پ۷،الانعام:۶۰)

یہ آیتِ کریمہ سن کر عورت سر جھکا کر رونے لگی کچھ دیر بعد جب سر اٹھا کر دیکھا تو نوجوان جاچکا تھا۔ وہ اپنے گھر چلی آئی اور پھر عبادت و ریاضت کو اپنا مشغلہ بنالیا۔ وہ دن میں یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مصروف رہتی، جب رات ہوجاتی تو نوافل میں مشغول ہوجاتی اور بالآخر اسی طرح عبادت و ریاضت کرتے کرتے اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئی۔''(عیون الحکایات،الحکایة الرابعة والثلاثون بعد المائتین حکایة شاب عفیف،ص ۲۲۷،ملتقطاً)

حکایت:48 خوفِ خدا کا انعام

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ مبارکہ میں ایک نوجوان بہت متقی و پرہیزگار وعبادت گزار تھا۔ یہاں تک کہ حضرتِ سیِّدُ ناعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔ وہ نوجوان نمازِ عشاء کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک خوبرو عورت اسے اپنی طرف بلاتی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ کئے بغیر گزر جایا کرتا تھا۔ آخر کار ایک دن اس نوجوان پر شیطان نے غلبہ حاصل کرلیا اور یہ عورت کی دعوت پر برائی کے ارادے سے اس کی جانب بڑھا لیکن جب دروازے پر پہنچا، تو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ آیت یاد آ گئی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہوجاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

(پ۹، الاعراف: ۲۰۱)

یہ آیت یاد آتے ہی اس کے دل پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ عورت گھبرا کر اندر چلی گئی۔ جب نوجوان بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو بوڑھا باپ تلاش کرتا ہوا وہاں آ پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے معاملہ دریافت کیا، تو نوجوان نے پورا واقعہ بیان کر

دیا۔لیکن مذکورہ آیت کا ذکر کیا تو ایک مرتبہ پھر اس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا شدید خوف غالب ہوا اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور اس کے ساتھ ہی اس کا دم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غسل وکفن ودفن کا انتظام کردیا گیا۔

صبح جب یہ واقعہ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا: ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی، ہم بھی جنازے میں شریک ہوجاتے؟ اس نے عرض کی امیر المؤمنین! آپ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مناسب معلوم نہ ہوا۔آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ وہاں پہنچ کر آپ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی، **وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ** ﴿۴۶﴾ (پ۲۷،الرحمن:۴۶) (ترجمہ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں) تو قبر میں سے اس نوجوان نے بلند آواز سے پکار کر کہا: یا امیرَ المؤمنین! بے شک میرے رب نے مجھے دو جنتیں عطا فرمائی ہیں۔(تاریخ دمشق ،۴۵/ ۴۵۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ خوفِ خدا کی وجہ سے گناہ سے باز رہنے والے نوجوان کو کیسا شاندار اِنعام ملا! اور دوسری طرف ایسے نادان بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں جو ایسی جگہوں پر خود پہنچ جاتے ہیں جہاں طرح طرح کی بے حیائیوں اور دیگر گناہوں کے مواقع میسر ہوں، فی زمانہ عشق کے نام پر گناہوں بھری مصروفیات اور خرافات میں مبتلا ہونے والوں کی بھی کمی نہیں، ایسوں کو بھی سنبھل جانا

چاہئے کہ اگر نفس کی شرارتوں سے دامن نہ بچایا اور توبہ کئے بغیر دنیا سے رخصت ہوگئے تو کون انہیں جہنم کے ہولناک عذاب سے بچائے گا!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(35) عورتوں میں بہترین کون؟

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: خَیْرُکُنَّ اَطْوَلُکُنَّ یَداً یعنی اے عورتو! تم سب میں بہترین وہ ہے جس کے ہاتھ سب سے زیادہ طویل (لمبے) ہوں۔

(مسند ابی یعلی ، حدیث ابی برزۃ الاسلمی ، ٦/ ٢٧٠ ، حدیث : ٧٣٩٣)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءُوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: حدیثِ پاک میں یہ کلام اَزواجِ مطہرات سے متعلق ہے اور ہاتھوں کی لمبائی سے مراد صدقہ کرنا ہے یعنی تم سب میں بہترین وہ ہے جو زیادہ صدقہ کرتی ہے، اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا ازوجِ مطہرات میں سب سے زیادہ صدقہ کیا کرتی تھیں۔ (التیسیر شرح جامع الصغیر، ١/٥٣٤)

مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: (اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا زینب رضی اللہ تعالٰی عنہا) اپنے ہاتھ سے کھالیں رنگتی تھیں انہیں بیچتی تھیں اور قیمت خیرات کردیتی تھیں، اَزْواجِ مطہرات کا نان نفقہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی حضورِ انور صلی اللہ علیہ

وسلم ہی کے ذمہ ہے کیونکہ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں ہیں لہٰذا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا یہ محنت کرنا اپنے خرچ کے لئے نہ تھا بلکہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خیرات کرنے کے لئے تھا، ان کا خیال تھا کہ اپنی محنت کا پیسہ خیرات کرنا زیادہ لائقِ ثواب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۷۸/۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سب سے پہلے کون ملے گی؟

ام المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے:
میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں بعض ازواج نے عرض کی: ہم سب میں پہلے آپ سے کون ملے گی؟ فرمایا: تم میں لمبے ہاتھ والی، یہ سن کر انھوں نے بانس لے کر ہاتھ ناپنا شروع کر دیئے تو سودہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) دراز ہاتھ نکلیں، بعد میں معلوم ہوا کہ درازیٔ ہاتھ سے مراد صدقہ خیرات تھی، ہم سب میں پہلے حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے پاس زینب (رضی اللہ تعالٰی عنہا) پہنچیں، وہ صدقہ خیرات کرنا بہت پسند کرتی تھیں۔

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب ای الصدقۃ افضل، ۴۷۹/۱، حدیث: ۱۴۲۰)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: وہ بیبیاں یہ سمجھیں کہ ہاتھ سے یہ جسم کا ہاتھ مراد ہے، جسم کا ہاتھ تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا دراز تھا، مگر سخاوت کا حضرت زینب بنت

جَحْش رضی اللہ عنہا کا لمبا تھا۔ (مراۃ المناجیح،۳/۷۸)

صدقہ مریضوں کی دوا ہے

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشادفرمایا: زکوٰۃ کے ذریعے اپنے اَموال کی حفاظت کرو، صدقے کے ذریعے اپنے مریضوں کی دوا کرو اور مصیبت کے لئے دعا کو تیار رکھو۔

(المعجم الکبیر، ۱۰/۱۲۸، حدیث: ۱۰۱۹۶)

حکایت:49 ایک مَشک شہد عطا کر دیا

منقول ہے کہ ایک عورت نے حضرت سیِّدُنا لیث بن سعد علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاحد سے تھوڑا سا شہد مانگا تو آپ نے ایک مَشک شہد دینے کا حکم دیا۔ آپ سے کہا گیا کہ اِس عورت کا کام تو اِس سے کم میں بھی چل جائے گا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اس نے اپنی ضرورت کے مطابق مانگا ہے اور ہم پر جس قدر نعمتِ خداوندی ہے ہم نے اُسی کے مطابق اسے دیا ہے۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا معمول تھا جب تک تین سو ساٹھ مِسکینوں کو صَدَقہ نہ دے دیتے اس وقت تک گفتگو نہ فرماتے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان فضیلۃ السخاء، ۳/ ۳۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(36) بہتر وہ عورت ہے جس کا مہر بہت آسانی سے ادا کیا جائے

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر، محبوبِ ربِّ قدیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا

فرمانِ فضیلت نشان ہے: خَیْرُهُنَّ اَیْسَرُهُنَّ صَدَاقًا یعنی عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورت ہے جس کا مہر بہت آسانی سے ادا کیا جائے۔

(المعجم الكبير للطبراني، ۱۱/ ٦٥، حديث: ۱۱۱۰۰)

مہر کا کم ہونا کامیاب نکاح کی نشانی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں نکاح کے حوالے سے ایک اہم ترین مدنی پھول بیان کیا گیا ہے، نکاح اور ایمان یہ دو ایسی عبادتیں ہیں جو حضرت سیدنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے شروع ہوئیں اور تا قیامت رہیں گی، نکاح بہترین عبادت ہے کہ اس سے نسلِ انسانی کا بقا ہے یہ ہی صالحین وذاکرین وعابدین کی پیدائش کا ذریعہ ہے مگر صد کروڑ افسوس! آج کل اس اہم عبادت کو بھی ہم نے خود ہی مشکل بنا رکھا ہے مثلاً مہر (Dower) میں بھاری رقم کا مطالبہ کیا جاتا ہے حالانکہ بہتری اس بات میں پوشیدہ ہے کہ مہر میں اتنی کم رقم رکھی جائے جسے نکاح کرنے والا بآسانی ادا کر سکے، حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرؤف مناوی علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عورت کے مہر کا کم ہونا عورت کی برکت اور بہتری کی نشانی ہے اور یہ کامیاب نکاح کے لئے اچھا شگون ہے۔

(فيض القدير، ۳/ ٦٦٧، تحت الحديث: ٤١١٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بڑی برکت والا نکاح

ام المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو۔

(شعب الایمان ،باب الاقتصاد فی النفقۃ...الخ،۵/ ۲۵٤ ، حدیث : ٦٥٦٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جس نکاح میں فریقین کا خرچ کم کرایا جائے، مہر بھی معمولی ہو، جہیز بھاری نہ ہو، کوئی جانب مقروض نہ ہو جائے، کسی طرف سے شرط سخت نہ ہو اللہ کے توکل پر لڑکی دی جائے وہ نکاح بڑا ہی بابرکت ہے ایسی شادی خانہ آبادی ہے آج ہم حرام رسموں بیہودہ رواجوں کی وجہ سے شادی کو خانہ بربادی بلکہ خانہائے بربادی بنالیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس حدیث پاک پر عمل کی توفیق دے۔

(مراۃ المناجیح،۵/۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کم سے کم مہر کتنا ہونا چاہئے؟

مہر کم سے کم دس ۱۰ دِرَم (درہم) (یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ (30.618 گرام) چاندی یا اس کی قیمت) ہے، اس سے کم نہیں ہوسکتا، خواہ سکّہ ہو یا ویسی ہی چاندی یا اُس قیمت کا کوئی سامان۔ (بہارشریعت،۲/۶۴)

اَزواجِ پاک کا مہر کتنا تھا؟

حضرتِ سیِّدُنا ابوسلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں نے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم (کی ازواج) کا مہر کتنا تھا؟ فرمایا: آپ کا مہر اپنی بیویوں کے متعلق بارہ اوقیہ اور نَش تھا، فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ نَش کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا: آدھا اوقیہ، تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔ (مسلم، کتاب النکاح، ص ۷٤۰، حدیث : ۱٤۲٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ سوال عام ازواج پاک کے مہر کے متعلق تھا ورنہ بی بی اُمِّ حبیبہ (رضی اللہ تعالٰی عنہا) کا مہر چار ہزار درہم تھا جو نجاشی شاہ حبشہ نے ادا کیا تھا۔ (مراۃ المناجیح، ۵/٦۷)

حکایت: 50 عورت نے صحیح کہا

حضرتِ سیدنا عبدُاللّٰہ بن مُصْعَب رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اِرشاد فرمایا: لَا تَزِیْدُوْا فِیْ مُھُوْرِ النِّسَاءِ عَلٰی اَرْبَعِیْنَ اُوْقِیَۃً، فَمَنْ زَادَ اَلْقَیْتُ الزِّیَادَۃَ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ یعنی: عورتوں کا حق مہر چالیس اُوقیہ سے زیادہ نہ کرو، جو زیادہ ہوگا میں اسے بیت المال میں ڈال دوں گا۔ ایک عورت بولی: یا امیر المؤمنین! یہ آپ کیا فرما رہے ہیں حالانکہ قرآنِ پاک میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ یوں ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْــٴًـا ؕ (پ ٤،النساء: ٢٠)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اُسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اِرشاد فرمایا: ''اِمْرَاَةٌ اَصَابَتْ وَرَجُلٌ اَخْطَاَ یعنی: عورت نے صحیح کہا اور مرد نے خطا کی۔''

(کنزالعمال،کتاب النکاح، ۸/۲۲۶حدیث:۴۵۷۹۲،الجزء،۱۶)

(37) بہترین آدمی وہ جو دوسروں کو نفع پہنچائے

سُلطانِ مکّہ مکرّمہ، تاجدارِ مدینہ منوّرہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ منفعت نِشان ہے: خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ یعنی: لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔(کنز العمال، کتاب المواعظ والرقاق،۸/۵۳حدیث:۴۴۱۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لوگوں کو نفع پہچانے کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (۱) دینی نفع (۲) دنیاوی نفع۔

(۱) دینی نفع پہنچانے کی صورتیں

جیسے کسی کو کلمہ پڑھا کر دامنِ اسلام سے وابستہ کرنا، کسی کو شرعی مسائل سکھا دینا، کسی کو قرآن کریم پڑھنا سکھا دینا، کسی پر اِنفرادی کوشش کر کے اسے گناہوں سے توبہ کروا دینا وغیرہ۔ نبی پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے جب حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو

ارشاد فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے **دُنیاو مافِیہا** (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہے۔

(الزهد لابن المبارك ،ص٤٨٤،حديث:١٣٧٥)

(۲) دنیاوی نفع پہنچانے کی صورتیں

دنیوی حوالے سے نفع پہنچانے کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) انفرادی (۲) اجتماعی۔

انفرادی حوالے سے بھی نفع پہنچانے کے کئی مواقع ہماری زندگی میں آتے ہیں مثلاً: راستہ بھولنے والے کو راستہ بتانا، راستہ میں پڑے کسی زخمی کو ہسپتال پہنچانا، کسی مظلوم کی مدد کرنا، کسی سِن رَسیدہ (oldman) کو سہارا دے کر اس کی منزل تک پہنچا دینا، نابینا (blind) کو سہارا دینا، ضرورت مند کی حاجت پوری کرنا، غریب لوگوں کے بچوں کو مفت پڑھانا، اپنا ہنر آگے کسی کو سکھا کر نفع پہنچانا، کسی کی جائز کام میں سفارش کرنا، اگر کوئی مسلمان پریشان ہو اس کی پریشانی دور کرنا۔ ان صورتوں کے علاوہ اور بہت صورتیں ہیں کہ جن میں آدمی دوسرے کو نفع پہنچا کر اپنے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرسکتا ہے۔

جنت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خصوصی کرم

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بارگاہِ

رسالتِ مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم میں عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ! جنت کی وادیوں میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے جوارِ رحمت میں کون ہوگا؟ دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشادفرمایا: جو میری سنت کو زندہ کرے اور میرے پریشان امتی کی تکلیف دور کریگا۔

(تمهيد الفرش فی الخصال الموجبة لظل العرش، ص ٦١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"رجب" کے تین حروف کی نسبت سے جائز سفارش کے تین فضائل

(۱) زبان کا صدقہ

حضرتِ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشادفرمایا: سب سے افضل صدقہ زبان کا صدقہ ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ! زبان کا صدقہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ سفارش جس سے کسی قیدی کو رہائی دے دی جائے، کسی کا خون گرنے سے بچا لیا جائے اور کوئی بھلائی اپنے بھائی کی طرف بڑھادی جائے اور اس سے کوئی مصیبت دور کردی جائے۔

(شعب الايمان، باب فی تعاون علی البر والتقوی، ٦/١٢٤ حديث: ٧٦٨٢)

(۲) سفارش کے ذریعے نفع

حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ جب مدنی آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں کوئی سائل یا ضرورت مند حاضر ہوتا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم فرماتے: (حاجت روائی میں) اسکی سفارش کرو اجر پاؤ گے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔

(بخاری، کتاب الادب، باب ٣٧، ١٠٧/٤ حدیث: ٦٠٢٧)

(۳) سفارش کر کے اجر پاؤ

حضرتِ سیدنا معاویہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: سفارش کرو ثواب دیا جائے گا، میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں پھر اسے مؤخر کر دیتا ہوں تاکہ تم سفارش کر کے ثواب حاصل کرو کیونکہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سفارش کرو اجر دیئے جاؤ گے۔ (ابوداؤد، کتاب الادب، ٤٣١/٤ حدیث: ٥١٣٢)

اجتماعی حوالے سے نفع پہنچانے کی صورتیں

اجتماعی حوالے سے نفع پہنچانا فردِ واحد کو نفع پہنچانے سے زیادہ اہم ہے مثلاً پانی کا کنواں کھدوانا، پانی کی سبیل لگانا، مسافروں کے لئے سرایا (مسافر خانہ) بنوانا، پُل بنوانا، رات کے وقت گلی میں بلب روشن رکھنا تاکہ راہ گیروں کو سہولت رہے، غریبوں کے لئے لنگر کا انتظام کرنا، راستہ سے تکلیف دہ چیز (مثلاً کیل، پتھر، ہڈی، لوہا)

ہٹا دینا، یہ وہ کام ہیں جن کو کرنے سے کئی مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ جہاں یہ تمام کام دیگر لوگوں کے لئے نفع بخش ہیں وہیں نفع پہنچانے والا بھی اچھی اچھی نیتیں کر کے ثواب کما سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کی فضیلت

حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: مجھ پر میری اُمت کے اعمال پیش کیے گئے تو میں نے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا پایا۔

(مسلم،کتاب المساجد،باب النھی عن البصاق فی المسجد،ص ۲۷۹ حدیث:۵۵۳)

حکایت:51 کانٹے دار شاخ مغفرت کا سبب بن گئی

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا راستے سے کانٹے دار شاخ کو ہٹا دیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کا یہ عمل پسند آیا اور اس کی مغفرت فرمادی۔

(ابوداؤد،کتاب الادب،باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق،۴/۴۶۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی ذات سے دوسرے مسلمانوں کو نفع پہنچانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ماٰخذ و مراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
ترجمۂ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع لاحکام القرآن	ابوعبد اللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
روح البیان	علامہ شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
کتاب الجامع فی آخر المصنف	امام حافظ معمر بن راشد ازدی، متوفی ۱۵۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
مصنف عبد الرزاق	امام ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
مصنف ابن ابی شیبۃ	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن الدارمی	امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ
مسند البزار	امام ابوبکر احمد عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۴ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث، بیروت ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
مستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
عمل الیوم واللیلۃ	احمد بن محمد الدینوری المعروف بابن السنی، متوفی ۳۶۴ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت

الموسوعۃ لابن ابی الدنیا	حافظ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد قُرشی، متوفی ۲۸۱ ھ	مکتبۃ العصریہ، بیروت ۱۴۲۶ ھ
مسند الفردوس	الحافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ ھ
مسند اسحاق بن راھویۃ	امام اسحاق بن راھویۃ مروزی، متوفی ۲۳۸ ھ	مکتبۃ الایمان، مدینۃ المنورۃ ۱۴۱۰ ھ
الثقات لابن حبان	الحافظ محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ ھ
صفۃ الصفوۃ	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۳ ھ
تاریخ دمشق	علامہ علی بن حسن المعروف بابن عساکر، متوفی ۵۷۱	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۴ ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ ھ
مسند ابی یعلی	شیخ الاسلام ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ ھ
تمھید الفرش	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ ھ	دار عمار
الجامع الصغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۵ ھ
کنز العمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ ھ
حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ ھ
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ ھ
نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ ھ	فرید بک اسٹال، لاہور
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ ھ
التیسیر بشرح جامع الصغیر	علامہ محمد عبدالرءُوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ ھ	مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض ۱۴۰۸ ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرءُوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ ھ	دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ ھ	کوئٹہ ۱۳۳۲ ھ
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
السیرۃ النبویۃ لابن ہشام	ابومحمد عبدالملک بن ہشام، متوفی ۲۱۳ ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ ھ
الشفا بتعریف حقوق المصطفی	القاضی ابوالفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ ھ
شواہد النبوۃ	مولانا عبدالرحمٰن جامی، متوفی ۸۹۸ ھ	استنبول، ترکی

مکارم الاخلاق	الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
الزواجر	احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
اسد الغابۃ	عز الدین ابوالحسن علی بن محمد الجزری، متوفی ۶۳۰ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۱۷ھ
عیون الاخبار	ابومحمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری، متوفی ۲۷۶ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
مکاشفۃ القلوب	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
منہاج القاصدین	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار التوفیق، دمشق ۱۴۳۱ھ
عیون الحکایات	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
کتاب الزہد	امام عبداللہ بن مبارک مروزی، متوفی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
قوت القلوب	الشیخ محمد بن علی المعروف بابی طالب مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت
اتحاف السادۃ المتقین	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
الروض الفائق	شیخ شعیب حریفیش، متوفی ۸۱۰ھ	کوئٹہ
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفی ۸۵۰ھ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ
الحدیقۃ الندیۃ	سیدی عبدالغنی نابلسی حنفی، متوفی ۱۱۴۱ھ	پشاور
اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ	امام شیخ ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن حسن طبری لالکائی، متوفی ۴۱۸ھ	دار البصیرۃ، اسکندریہ
المجموع شرح المہذب	حافظ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الفکر بیروت
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۸ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
معین الارواح	خادم حسن زبیری	باب المدینہ کراچی
سوانح کربلا	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
اسلامی زندگی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
فرشتوں کی اِمامت	1	حلال اور حرام کمائی کا انجام	15
سب سے بہتر وہ جو کھانا کھلائے	2	توبہ کر لینے والے بہتر ہیں	16
جنتیوں کا کام	2	گناہ سے توبہ کرنے والے کی فضیلت	16
کبھی گوشت نہ چکھا	3	معافی مانگنے کا طریقہ	17
ہر رات 80 افراد کو کھانا کھلاتے	3	دل گناہ کرنا بھول جائے	17
رضائے الٰہی کی خاطر کھانا کھلایئے	4	کل نہیں آج بلکہ ابھی توبہ کر لیجئے	18
جنتی بالاخانہ	4	لمبی امیدوں کی وجہ	19
روزانہ ہمارے ہاں ناشتہ کریں	5	توبہ کرنے والے سب سے بہترین	
مغفرت کا سبب	5	لوگ ہیں	21
کھانا بھی کھلایا، کپڑے بھی پہنائے	6	توبہ خود توبہ کی محتاج ہے	21
جہنم سے دور کر دے گا	7	سچی توبہ اللہ تعالٰی کی نعمت ہے	21
فتویٰ بھی دیتے ہیں کھانا بھی کھلاتے ہیں	7	تیری توبہ قبول کر لیں گے	22
جنت کی خوشخبری	8	بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے	
تین افراد کی بخشش کا سامان	8	اور دوسروں کو سکھائے	23
روٹی کھلانے کا ثواب گناہوں پر		فضول باتوں کے دلدادہ اٹھ گئے	24
غالب آگیا	8	قرآنِ کریم سیکھیں اور سکھائیں	25
کفن کی واپسی	9	قرآن سیکھنے کا شوق رکھنے والے کو	
فقیر کو کھانا کھلا دیا	10	نگران بنا دیا	25
سلام بھی ایک تحفہ ہے	10	جو سیکھ سکتا ہو وہ ضرور سیکھے	25
جوابِ سلام کے مَدَنی پھول	11	فرشتے اِستغفار کرتے ہیں	26
توحید و رسالت کی گواہی دینے والے		میری امت کے بہترین لوگ	26
بہترین لوگ ہیں	12	قرآن اٹھانے والوں سے کون مراد ہیں؟	27
کامل مومن کی ایک نشانی	13	لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟	27
اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش کا سوال کرو	13	یہ خوشبوئیں کیسی ہیں؟	28
طمانچہ مار کر آنکھ سُجا دی	13	شب بیداری کا فائدہ	28
تم میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں		اگر قبولیت دعا چاہتے ہو تو ایمان کامل کرو	28
پر بوجھ نہ بنے	14	جنتی محلات	29
دنیا اور آخرت دونوں کمایئے	15	سب سے افضل نماز	30

عنوان	صفحہ نمبر
تم سب میں بہتر وہ ہے جو لوگوں سے کچھ قبول نہ کرے	31
اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ	31
جس مسلمان میں تین صفتیں ہوں وہ خدا تعالیٰ کو بڑا پیارا ہے	31
اللہ تعالیٰ کی محبت کیسے حاصل کی جائے؟	32
تحفہ قبول نہ کیا	33
خُراسانی تحائف واپس کر دیئے	33
تم سب میں بہترین وہ ہیں جو پاکیزہ دل سچی زبان والے ہیں	34
ناپاک دل قربِ الٰہی کے قابل نہیں	35
قبولیتِ دُعا کا راز	35
بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے	36
بہترین اخلاق والا کون؟	36
عمریں دراز اور اخلاق اچھے ہونا بہتری کی نشانی ہے	37
لمبی عمر اور جنت	37
لمبی عمر اور رزق میں کشادگی پانے کا مدنی نسخہ	38
اسلام میں بہترین کون؟	38
افضلیت کی چار صورتیں	38
میری امت کے بہترین لوگ علماء ہیں	39
عُلماء ستاروں کی مثل ہیں	40
علم کا شعبہ اختیار کیا	40
جاہل بھی عالم کہے جانے پر خوش ہوتا ہے	41
بہتر وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے	41
نیکی کی دعوت اور سایۂ عرش	42
نیکی کی خاموش دعوت	42
نیکی کی دعوت اور رحمتِ خداوندی	43
اِصلاح کا محبت بھرا مثالی انداز	43
بہتر وہ ہے جو نماز میں نرم کندھے والا ہو	45
اپنی صفیں سیدھی رکھو	46
شیطان صفوں میں گھس جاتا ہے	46
بہتر وہ ہیں جن کو دیر سے غصہ آئے اور جلد چلا جائے	48
دل کو ایمان سے بھر دے گا	49
غصہ پینے کا ثواب	49
غصے کا گھونٹ کڑوا ضرور ہے مگر اس کا پھل بہت میٹھا ہے	49
تھپڑ معاف کیا مگر کب؟	50
شیطان کی گیند	51
غصے میں گاڑی توڑ ڈالی	52
غصہ نکلنے کا کلب	52
غصہ کے وقت کی دعا	53
غصے کی عادت نکلنے کے دو وظیفے	53
سب سے بہترین دوست	54
خوشی داخل کرنے کا نرالا انداز	54
دوستی کس سے کرنی چاہئے؟	55
آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے	56
فاسق کی صحبت سے بچو	58
میرے دوست کو مجھ سے مانگنا پڑا	58
اللہ عَزَّوَجَلَّ کا زیادہ محبوب	58
یہی ایمان ہے	59
سب سے بہترین پڑوسی	59
اسلام میں پڑوسی کا خیال	60
پڑوسی کے حقوق	61
جنّتی اور جہنمی عورت	61
پڑوسی کی دیوار کی مٹی	62
خواجہ غریب نواز اور پڑوسیوں کے حقوق	62
پڑوس کے چالیس گھروں پر خرچ کیا کرتے	62

عنوان	صفحہ نمبر
بہترین شخص وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے	63
خوش دلی سے قرض ادا کریں	63
قرض اچھی نیت سے لیجئے	63
نیک آدمی کا قرض ادا ہو ہی جاتا ہے	64
قرض واپس کرنے کی دلچسپ حکایت	65
تنگ دست مقروض کو مہلت دینے کی فضیلت	66
مکان کی سیڑھی ٹوٹ گئی!	67
دنیا کا بہترین سامان نیک بی بی ہے	67
نیک بیوی مرد کو نیک بنا دیتی ہے	68
مال جمع کرنے سے بہتر ہے	68
نیک بیوی تحفہ ہے	69
نیک عورت سونے سے زیادہ نفع بخش ہے	69
بے وقوف عورت شوہر کو برباد کر دیتی ہے	70
اچھی اور بُری عورت کی مثال	70
بہترین وہ ہے جو اپنی بیویوں سے بہترین ہو	71
کوئی مؤمن اپنی بیوی کو دشمن نہ جانے	71
بے عیب بیوی ملنا ناممکن ہے	71
انسان کے چار باپ ہوتے ہیں	72
بیوی کے ساتھ حُسنِ سُلوک	72
دو بیویوں میں انصاف کی عمدہ مثال	73
دنیا والی زوجہ جنت میں بھی زوجہ کیسے بنے؟	73
بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو	74
تم سب میں بہتر وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اچھا ہو	75
کامل ایمان والا ہے	75
جنت میں داخل فرمائے گا	75
بیٹی پر ماہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت	76
بہترین شخص وہ جو حاکم بننے سے متنفر ہو	76
حکومت نہ مانگو!	77
گورنر بننے سے انکار کر دیا	78
بہتر وہ جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے	79
تم سب میں بہترین وہ ہے جو دنیا سے بے رغبتی رکھنے والا ہے	80
دنیا سے بے رغبتی کسے کہتے ہیں؟	80
حلال کو حرام ٹھہرا لینا بے رغبتی نہیں ہے	81
دنیا سے بے رغبتی کے فضائل	82
دنیا سے بے رغبتی اپنانے کے بارے میں انفرادی کوشش	82
دنیا سے بے رغبتی دل و جان کو راحت بخشتی ہے	82
برائی اور بھلائی کے گھروں کی چابیاں	83
دنیا کی پیدائش کا مقصد	83
کاش! یہ پیالہ مجھے نہ ملا ہوتا	83
نگران حاجت مندوں کی فہرست میں	84
مرنے کے بعد میری قمیص صدقہ کر دینا	85
ایک چادر کے حساب کا ڈر!	85
بڑھاپے میں زیادہ حرص کا سبب	86
شیطان کا مال	86
بہترین آدمی وہ ہے جس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں	86
جس کے شر سے لوگ محفوظ رہیں وہ جنت میں داخل ہوگا	87
ناکام شخص	87
مَدَنی پھول	88
میں شراب پیا کرتا تھا	88
بہترین نوجوان کون؟	90
بیس سالہ عاجزی پسند نوجوان	90
بزرگوں کے انداز اپنانے کی فضیلت	91

عنوان	صفحہ نمبر
عبادت گزار نوجوان پر عرش کا سایہ	92
تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جو وعدہ پورا کرتے ہیں	93
اپنے وعدے پورے کرو	94
فرض قبول ہوگا نہ نفل	95
تم نے تو مجھے مشقت میں ڈال دیا	96
وعدے کے سچے پیغمبر	97
دس ہزار دینے کا وعدہ پورا کیا	97
وعدہ خلافی کیا ہے؟	98
وعدہ پورا کرنے کی نیّت نہ ہو مگر اتّفاقاً پورا ہوجائے تو	98
وعدے کے بارے میں دو مدنی پھول	99
بہترین لوگوں کی نشانیاں	100
خوف اور امید کیسی ہونی چاہیئے؟	100
فاروق اعظم کی امید اور خوف	100
بارگاہِ الٰہی تک رسائی کی دو خصلتیں	101
مکّھی کے سر برابر آنسو کی اہمیت	101
خوفِ خدا کے سبب بیمار دکھائی دیتے	102
بہترین امتیوں کی تعداد	102
ابدالوں کے چار اوصاف	103
ابدال کس وجہ سے جنت میں داخل ہونگے؟	103
ابدال کہاں رہتے ہیں؟	103
راہبوں کا قبول اسلام	104
تم سب میں بہترین میرے صحابہ ہیں	105
صحابہ کرام کا نہایت ادب کیجئے	106
صحابۂ کرام کو ایذا دینے والے کی سزا	107
گستاخ کا انجام	107
صحابہ کرام کے گستاخوں کے ساتھ برتاؤ	108
اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سب سے بہترین بندہ	109
گدڑی میں لعل	110

عنوان	صفحہ نمبر
آگ کو قسم دی تو بجھ گئی	110
گدھے کی واپسی	111
مُستَجابُ القَسَم صحابی	111
بادشاہ کے سامنے حق گوئی	112
بہترین لوگ وہ ہیں جو پاک دامن رہتے ہیں	115
باحیا نوجوان	116
خوفِ خدا کا انعام	120
عورتوں میں بہترین کون؟	122
سب سے پہلے کون ملے گی؟	123
صدقہ مریضوں کی دوا ہے	124
ایک مَشک شہد عطا کر دیا	124
بہترین عورت	124
مہر کا کم ہونا کامیاب نکاح کی نشانی ہے	125
بڑی برکت والا نکاح	126
کم سے کم مہر کتنا ہونا چاہیے	126
ازواجِ پاک کا مہر کتنا تھا؟	127
عورت نے صحیح کہا	127
بہترین آدمی وہ جو دوسروں کو نفع پہنچائے	128
دینی نفع پہنچانے کی صورتیں	128
دنیاوی نفع پہنچانے کی صورتیں	129
جنت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خصوصی کرم	129
جائز سفارش کے تین فضائل	130
زبان کا صدقہ	130
سفارش کے ذریعے نفع	131
سفارش کرکے اجر پاؤ	131
اجتماعی نفع پہنچانے کی صورتیں	132
راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کی فضیلت	132
کانٹے دار شاخ مغفرت کا سبب بن گئی	132
ماخذ و مراجع	133

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-624-4
0126135

MC 1286
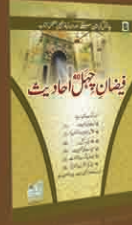
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net